سپیشل نمبر

عمران سیریز

شیطان کے پجاری

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں، بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ---- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ---- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 185/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرا نیا ناول ''شیطان کے پجاری'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول بیک وقت نیم ماورائی بھی ہے اور جاسوسی بھی۔ مجھے یقین ہے کہ میرے وہ قارئین جن کی فرمائش ماورائی ناولوں کی ہوتی ہے اور وہ قارئین جو صرف جاسوسی ناول پڑھنے کے شائق ہیں دونوں ہی کو یہ ناول پسند آئے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے گا کیونکہ آپ کی آراء میری رہنمائی کرتی ہیں البتہ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ کسی سے کم نہیں ہیں۔

اورنگی ٹاؤن کراچی سے محمد ارشد لکھتے ہیں۔ میں آپ کے ناولوں کا طویل عرصے سے خاموش قاری ہوں۔ میں نے آپ کے ناول اس وقت پڑھنے شروع کئے تھے جب میں چوتھی جماعت کا طالب علم تھا اور اب میں ماسٹرز کرنے کے بعد جاب کر رہا ہوں البتہ خط پہلی بار اس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ اور عمران دونوں کی عمروں کا اندازہ میں نے لگایا ہے کیا وہ درست ہے۔

محترم محمد ارشد صاحب۔ خط لکھنے کا شکریہ۔ آپ نے خط میں میری اور عمران کی عمر کا اندازہ لگایا ہے وہ واقعی بے حد دلچسپ ہے۔ آپ نے مجھے عمران کی عمر کے برابر لا کھڑا کیا ہے۔ اصل

میں آپ طبعی عمر کا اندازہ لگا رہے ہیں جبکہ کاؤنٹ عقل کی عمر کی جاتی ہے۔ آپ میری اور عمران کی عقل کی عمر کا اندازہ لگا کر پھر خط لکھیں تو معلوم ہو سکے گا کہ طبعی اور عقلی عمر میں کتنا فرق ہوتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

دیوی گاؤں کے حاجی راجہ دلیر خان لکھتے ہیں کہ وہ آج کل جدہ سعودی عرب کے ہسپتال میں کام کر رہے ہوں۔ پہلے بھی آپ کو خط لکھا تھا جو امید ہے مل گیا ہو گا۔ امید ہے آپ دونوں خطوط کے جواب ضرور دیں گے۔

محترم ڈاکٹر حاجی راجہ دلیر خان صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کا پہلا خط تو نہیں ملا۔ یہ خط ملا ہے اس کا وقت آنے پر جواب دیا جا رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ پورے خلوص کے ساتھ ہسپتال میں کام کر رہے ہوں گے اور امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اورنگی ٹاؤن کراچی سے کمال احمد لکھتے ہیں کہ مجھے آپ کے ناولوں کی لسٹ درکار ہے۔ برائے مہربانی مجھے لسٹ ارسال کر دیں۔

محترم کمال صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ لیکن ناولوں کی لسٹ کے لئے آئندہ آپ سرکولیشن منیجر کو علیحدہ خط لکھیں گے تو آپ کو لسٹ بھجوا دی جائے گی البتہ اس بار میں آپ کا خط انہیں بھجوا رہا ہوں۔ امید ہے آپ کو ناولوں کی لسٹ مل جائے گی۔

وزیر آباد سے سجاد نبی لکھتے ہیں۔ میں عرصہ 29 سالوں سے آپ کا خاموش قاری ہوں۔ میں نویں کلاس کا طالب علم تھا جب میں نے آپ کے ناول پڑھنے شروع کئے تھے اور اب ماشاء اللہ میرے چار بچے ہیں اور بڑا لڑکا آٹھویں کلاس میں پڑھ رہا ہے۔ میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا ہے آپ کی قلم پر گرفت کمزور پڑنے کی بجائے پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط ہوتی جا رہی ہے۔ ناول کا موضوع چاہے کوئی بھی ہو قاری آپ کی بے پناہ معلومات اور انداز بیاں کے سحر میں کھو جاتا ہے اس لئے آپ کے تمام ناول یادگار کہلائے جا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر خضر عطا فرمائے اور مزید کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازے۔ آمین۔ ہم سب قارئین کی تو یہی دعا ہے۔

محترم سجاد نبی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہی ممکن ہوسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت ہے کہ میں قارئین کی امیدوں پر پورا اتر رہا ہوں۔ آپ کی دعاؤں کا بے حد مشکور ہوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

راولپنڈی سے فوزیہ جمشید لکھتی ہیں۔ آپ نے اپنے ایک ناول میں لکھا ہے کہ عمران کی اماں بی نے عمران سے کہا ہے کہ چونکہ سر عبدالرحمٰن موجود نہیں ہیں اور وہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں اس لئے ان کی اجازت کے بغیر وہ گھر سے باہر نہیں جا سکتیں۔ یہ کس دور کی بات ہے۔ کیا واقعی ایسا ہوتا تھا یا یہ صرف خیالی باتیں ہیں۔

محترمہ فوزیہ جمشید صاحبہ۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کو جس بات نے حیران کر دیا ہے یہ باتیں پچاس سال پہلے مسلم شرفاء گھرانوں کا کلچر تھیں۔ آج بھی خال خال ایسی بزرگ خواتین مل جاتی ہیں جو اب تک اس پر قائم و دائم چلی آ رہی ہیں۔ آپ اگر اپنے گھرانے کی بزرگ خواتین سے معلوم کریں تو یقیناً وہ آپ کو اس بارے میں مثبت معلومات مہیا کریں گی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا ایک سائنسی رسالہ پڑھ رہا تھا۔ صبح ناشتے کے بعد سلیمان اپنی عادت کے مطابق شاپنگ کرنے چلا گیا تھا۔ گو وہ کافی دیر بعد واپس آیا کرتا تھا اور اب تک اسے کافی دیر ہو چکی تھی اس لئے وہ کسی وقت بھی واپس آ سکتا تھا۔ عمران اس کی آمد کا منتظر تھا کیونکہ اسے ایک کپ تازہ چائے کی طلب ہو رہی تھی۔ گو سلیمان مارکیٹ جانے سے پہلے چائے کے دو کپ فلاسک میں ڈال کر عمران کی میز پر رکھ گیا تھا لیکن عمران نے صرف ایک کپ چائے پی تھی۔ اسے فلاسک والی چائے اب لطف نہیں دیتی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ فلاسک میں بند ہو کر مشروب تازہ نہیں رہتا اس تک چونکہ آکسیجن پہنچنا بند ہو جاتی تھی اس لئے وہ اسے مردہ مشروب کہا کرتا تھا اس لئے اب وہ سلیمان کے انتظار میں تھا تا کہ اس سے کہہ کر تازہ چائے پی سکے۔ اچانک کال بیل کی آواز سنائی دی تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا

کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بیل دینے والا سلیمان نہیں ہو سکتا کیونکہ سلیمان کے پاس چابی موجود تھی اور وہ لاک کھول کر خود اندر آ سکتا تھا۔ بیل ایک بار پھر بجی تو عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا راہداری سے گزر کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''کون ہے''...... عمران نے دروازہ کھولنے سے پہلے اپنی عادت کے مطابق پوچھا۔

''میرا نام سیٹھ افضل ہے اور مجھے جناب آغا سلیمان پاشا صاحب سے ملنا ہے''...... باہر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ بتا رہا تھا کہ بولنے والا خاصی عمر کا ہے۔ عمران نے دروازہ کھولا تو دروازے کے سامنے ایک معزز آدمی سوٹ پہنے کھڑا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں سٹک تھی جس کے سہارے وہ چل کر آیا تھا۔

''آپ کون ہیں۔ کیا آغا سلیمان پاشا کے ملازم ہیں''...... سیٹھ افضل نے عمران کو سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں سلیمان کا ملازم نہیں بلکہ ملزم ہوں۔ آیئے''...... عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ملزم۔ مطلب تم جرائم پیشہ ہو''...... سیٹھ افضل نے اندر داخل ہوتے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

''آج کل جرائم پیشہ افراد کو ملازم رکھنے کا رواج پڑ گیا ہے کیونکہ لوگ جانتے ہیں کہ چور سے چور ہی زیادہ اچھی طرح نمٹ سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ واقعی مجھے پہلے کیوں نہیں پتہ چلا اس بات کا اور میں خواہ مخواہ لٹ گیا''...... سیٹھ افضل نے عمران کے پیچھے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''بیٹھیں سیٹھ صاحب''...... عمران نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود بھی اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تم کرسی پر بیٹھ رہے ہو۔ ایک تو تم ملازم ہو دوسرا جرائم پیشہ بھی''...... سیٹھ افضل نے کہا۔

''جرائم پیشہ ملازموں کو کرسیوں پر بٹھانا پڑتا ہے ورنہ گھر کی سب قیمتی چیزیں وہ خود ہی چرا لیتے ہیں''...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ پھر تو یہ بڑے خطرناک ملازم ہوتے ہیں''...... سیٹھ افضل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''آپ کے ساتھ کیا ہوا ہے مجھے بتائیں شاید آپ کو لوٹنے والا میرا واقف کار ہو اور میں آپ کی دولت آپ کو واپس دلا دوں''...... عمران نے فلاسک میں موجود چائے کپ میں ڈالی اور کپ سیٹھ افضل کے سامنے رکھ دیا۔

'' میری قاسم مارکیٹ میں کریانہ کی بڑی دکان ہے۔ ہم کئی سالوں سے یہ کاروبار کرتے آئے ہیں اس لئے ہمیں اس کاروبار کی تمام اونچ نیچ کا علم ہے لیکن پھر ایک آدمی مجھے ملا۔ اس نے مجھے کہا

کہ وہ میری دولت کو دس گنا بڑھا سکتا ہے۔ میں بہت حیران ہوا تو اس نے مجھے ایک کرشمہ دکھایا۔ اس نے مجھ سے ایک ہزار والا نوٹ لیا اور اسے دونوں ہاتھوں میں رکھ کر اس نے چند لمحوں بعد ہاتھ کھولے تو اس کے ہاتھوں میں پانچ نوٹ تھے اور نوٹ بھی اصلی تھے۔ مجھے اس پر اعتبار ہو گیا اس نے مجھے بتایا کہ میری دولت دس گنا بڑھ سکتی ہے اگر میں شیطان کو سلام کر دوں تو اس پر میں لالچ میں آ گیا اور میں نے حامی بھر لی۔ اس کے پاس ایک فریم تھا جو کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس کے پاس شیطان کی اصل تصویر ہے۔ میں اس تصویر کو سلام کر دوں تو میری دولت دس گنا بڑھ جائے گی۔ میں رضامند ہو گیا۔ اس نے فریم سے کپڑا ہٹایا تو فریم میں ایک تصویر موجود تھی جو شاید بندر اور انسان کی ملی جلی شکل تھی۔ اس نے کہا کہ یہی شیطان ہے جو دولت کو بڑھا سکتا ہے۔ میں نے اسے سلام کیا تو اس آدمی نے مجھے کہا کہ اب میں جتنی دولت دس گنا بڑھوانا چاہتا ہوں وہ لے آؤں اور ابھی کے ابھی اسے دس گنا کرا کر واپس لے جاؤں لیکن میرے پاس کیش صرف دس پندرہ ہزار روپے موجود تھے جبکہ بینک میں پندرہ لاکھ سے اوپر رقم موجود تھی۔ میں نے اس سے ایک گھنٹے کی مہلت لی ملازم کو کہا کہ وہ اس آدمی کی خدمت کرے۔ میں نے بینک سے پندرہ لاکھ نکلوائے اور پھر ایک دوست سیٹھ کے پاس گیا۔ اس سے میں نے معمولی سے منافع پر پچاس لاکھ روپے

لئے۔ ہم سیٹھوں میں ایسے کام ہوتے رہتے ہیں۔ ایک اور سیٹھ سے مزید بیس لاکھ روپے معمولی منافع پر لئے اور واپس گھر آ گیا تا کہ انہیں دس گنا کرا کر جن سے رقم ادھار لی ہے انہیں واپس کر دوں۔ اس طرح میں بڑا سیٹھ بن سکتا تھا۔ اس آدمی نے تمام رقم ایک تھیلے میں ڈالی اور پھر اس نے تھیلا شیطان کی تصویر پر رکھ دیا اور مجھے کہنے لگا کہ رقم بہت زیادہ ہے اس لئے اسے دس گنا ہونے میں دیر لگے گی۔ پھر اس نے وہ تھیلا اٹھا کر مجھے دے دیا اور کہا کہ میں صبح کو اس تھیلے کو کھولوں گا تو تمام رقم دس گنا ہو چکی ہو گی اور خود وہ چلا گیا۔ میں ساری رات جاگتا رہا صبح جب میں نے تھیلا کھولا تو اس میں نوٹوں کے سائز کے مطابق سادہ کاغذ موجود تھے۔ اس تھیلے میں ایک بھی اصل نوٹ نہ تھا۔ یہ دیکھ کر میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر مجھے ہسپتال میں ہوش آیا۔ میں نے رشتہ داروں کو اصل بات بتائی لیکن کسی نے مجھ پر یقین نہ کیا۔ میری تمام جائیداد ادھار کی واپسی میں ختم ہو گئی۔ میری دکان بھی ختم ہو گئی۔ میرا ذاتی مکان بک گیا۔ میں نے پولیس میں شکایت کی لیکن وہ اس آدمی کو آج تک تلاش نہیں کر سکی۔ اب میں اپنے دو معصوم بیٹوں اور بیوی کے ساتھ اس بلڈنگ کے قریب ایک چھوٹے سے مکان میں کرایہ پر رہتا ہوں۔ میں اب باقاعدگی سے نماز پڑھتا ہوں اور میں نے اللہ سے دعا مانگی ہے کہ وہ مجھے معاف کر دے۔ مسجد کے مولوی صاحب نے مجھ سے میرے بارے میں پوچھا تو میں نے انہیں

ساری تفصیل بتا دی۔ انہوں نے آغا سلیمان پاشا کو بلایا اور انہیں میری روئیداد سنا کر میری مدد کرنے کے لئے کہا۔ میں نے آغا سلیمان پاشا سے پوچھا کہ وہ کتنے بڑے سیٹھ ہیں کہ میری مدد کر سکتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اس لئے میری مدد کر سکتے ہیں کیونکہ ان کے پاس شیطان کی اصل تصویر ہے اور میں اس تصویر پر لعنت بھیجوں گا تو شیطان بھاگ جائے گا اور وہ آدمی شیطان کے بھاگ جانے پر سامنے آ جائے گا اور میری تمام دولت مجھے واپس مل جائے گی۔ میں بڑا خوش ہوا۔ انہوں نے مجھے یہ وقت دیا تھا کہ میں اس وقت فلیٹ پر آ جاؤں میں آ گیا لیکن وہ یہاں شاید موجود ہی نہیں ہیں۔ میری بیوی خوش ہو گئی تھی۔ میرے بچے بھی یہ سن کر کہ ہم دوبارہ سیٹھ بن جائیں گے بے حد خوش ہوئے تھے لیکن شاید میری غلطی ابھی تک معاف نہیں کی گئی۔ میں نے واقعی ایسی غلطی کی تھی جو شاید معاف ہی نہیں کی جا سکتی‘‘...... سیٹھ افضل نے سر جھکاتے ہوئے بڑے لاچار سے لہجے میں کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا بیرونی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ آنے والا سلیمان ہے۔ پھر قدموں کی آواز سنائی دی۔

’’سلیمان۔ تمہارے مہمان آئے ہیں‘‘...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

’’میں آ رہا ہوں‘‘...... سلیمان کی آواز سنائی دی تو سیٹھ افضل

جو سر جھکائے بیٹھا تھا، نے سر اٹھایا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

’’آپ ان کے ملازم ہیں اور ان سے اس طرح بات کر رہے ہیں‘‘...... سیٹھ افضل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’جس کے پاس شیطان کی تصویر ہو گی اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہونا چاہئے‘‘...... عمران نے قدرے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے سلیمان کمرے میں داخل ہوا تو سیٹھ افضل ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

’’میں حاضر ہو گیا ہوں آغا صاحب۔ پلیز میری امداد کریں‘‘...... سیٹھ افضل نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

’’آپ کو شیطان کی تصویر پر لعنت بھیجنی پڑے گی‘‘...... سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ عمران حیرت بھری نظروں سے سلیمان کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر غصے اور رنج کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سلیمان اس طرح اس کے سامنے ایک دکھی آدمی سے جھوٹ بول رہا ہے۔

’’میں بھیجوں گا لعنت۔ ضرور بھیجوں گا۔ ایک بار نہیں ہزار بار بھیجوں گا‘‘...... سیٹھ افضل نے بڑے تیز لہجے میں کہا۔

’’یہ تم کیا کہہ رہے ہو سلیمان۔ تم نے ایک دکھی آدمی کو اپنے مذاق کا نشانہ بنایا ہے۔ کیوں۔ یہ تو شیطان کو سلام کرنے سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے‘‘...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے کوئی مذاق نہیں کیا آپ بھی آ جائیے"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور واپس مڑ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگا تو سیٹھ افضل اس کے پیچھے چل پڑا۔ عمران بھی ہونٹ بھینچے ان کے پیچھے تھا۔ سائیڈ میں ایک کمرے میں پہنچ کر سلیمان رک گیا۔ اس کے پیچھے سیٹھ افضل اور عمران تھے۔ عمران کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔

"کہاں ہے شیطان کی تصویر"...... سیٹھ افضل نے کمرے کی دیواروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ سامنے موجود ہے۔ اس کے سامنے کھڑے ہو جائیں آپ کو تصویر نظر آ جائے گی"...... سلیمان نے کہا۔

"یہ۔ یہ تو آئینہ ہے"...... سیٹھ افضل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سلیمان کیا کر رہا ہے۔

"یہ طلسمی آئینہ ہے۔ آپ آئیں"...... سلیمان نے کہا اور سیٹھ افضل کو بازو سے پکڑ کر آئینے کے سامنے کھڑا کر دیا۔

"اب بھیجو لعنت شیطان پر"...... سلیمان نے کہا۔

"لیکن آئینے میں تو میں ہی نظر آ رہا ہوں۔ شیطان کہاں ہے"...... سیٹھ افضل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری آنکھوں پر لالچ کی پٹی بندھ گئی تھی۔ تمہیں اس وقت شرم نہ آئی کہ تم کیا کر رہے ہو۔ تم خود شیطان بن گئے ہو۔ ایسا کر

کہ تم اللہ تعالیٰ کے بندے نہ رہے اور شیطان کے بندے بن گئے۔ بھیجو لعنت اس پر۔ جلدی کرو۔ ایسا نہ ہو کہ ایسا کرنے سے پہلے تمہیں موت آ جائے"...... سلیمان نے کہا تو سیٹھ افضل نے دایاں ہاتھ اٹھا کر آئینے پر پھیلا ہوا پنجہ رکھ دیا۔

"لعنت ہو تم پر۔ ہزار بار لعنت ہو۔ تم پر لعنت ہو"...... سیٹھ افضل نے یکلخت چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو اس طرح گر رہے تھے جیسے دو آبشاریں بہہ رہی ہوں اور وہ مسلسل لعنت ہو تم پر چیخ رہا تھا۔

"بس کرو۔ اللہ تعالیٰ بے حد رحیم اور رحمان ہے۔ وہ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ تم بھی توبہ کرو"...... سلیمان نے اسے بازو سے پکڑ کر آئینے کے سامنے سے ہٹاتے ہوئے کہا تو سیٹھ افضل زمین پر دو زانو بیٹھ کر سجدے میں گر گیا اور اس نے دھاڑیں مار مار کر رونا شروع کر دیا۔ ساتھ ساتھ وہ توبہ بھی کرتا جا رہا تھا۔

عمران نے ایک لمبا سانس لیا اور مڑ کر کمرے سے باہر آ گیا۔ سلیمان نے جو ڈرامائی انداز اختیار کیا تھا وہ اسے اچھا لگا تھا۔ وہ سلیمان کی ذہانت سے بے حد خوش ہوا تھا لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ اب وہ سیٹھ افضل کی مالی مدد کیسے کرے گا۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان اور سیٹھ افضل بھی واپس سٹنگ روم میں آ گئے۔

"میں آپ کے لئے چائے بنا لاتا ہوں"...... سلیمان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"مم۔مم۔مگر"...... سیٹھ افضل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سیٹھ صاحب۔ یہ عمران صاحب ہیں اور میں ان کا باورچی ہوں اس لئے حیرت کی ضرورت نہیں ہے"...... سلیمان نے دروازے پر رک کر کہا اور پھر کمرے سے باہر نکل گیا۔ سیٹھ افضل حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"سیٹھ افضل صاحب۔ آپ کتنی رقم میں دوبارہ سیٹھ بن سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سیٹھ افضل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"وہ میری پہلے والی حالت تو میری زندگی میں واپس نہیں آ سکتی۔ اگر میں اپنے پیروں پر کھڑا ہو جاؤں تو مجھے یقین ہے کہ میں اور میری فیملی باعزت زندگی بسر کر سکیں گے"...... سیٹھ افضل نے کہا۔

"پھر بھی پتہ تو چلے کہ آپ کتنی رقم سے اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی یہ تو دکان پر منحصر ہے۔ اگر مارکیٹ میں بڑی دکان مل جائے تو چالیس پچاس لاکھ کی ضرورت ہو گی اور اگر کسی محلے میں چھوٹی دکان ہو تو چار پانچ لاکھ سے بھی کام چل جائے گا اور اگر کہیں کوئی کھوکھا ہو تو ساٹھ ستر ہزار سے بھی کام چل سکتا ہے"...... سیٹھ افضل نے کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آ گیا۔ اس نے میز کے قریب ٹرالی روکی اور ٹرالی سے چائے کے برتن اٹھا کر

میز پر رکھے اور ساتھ ہی دو پلیٹیں بسکٹوں کی بھی رکھ دیں۔ سیٹھ افضل، سلیمان کو کام کرتے اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ عمران اس کی کیفیت کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ پھر سیٹھ افضل کے چہرے پر یکلخت مایوسی کے تاثرات ابھر آئے اور عمران سمجھ گیا کہ سیٹھ افضل، سلیمان کو دل ہی دل میں نجانے کیا سمجھ کر آیا تھا لیکن یہاں اس نے سلیمان کو ملازموں کی طرح کام کرتے دیکھا تو اس کے چہرے پر مایوسی اور ناامیدی کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم بھی بیٹھ کر چائے پی لو"...... عمران نے کہا۔

"میں بعد میں پی لوں گا"...... سلیمان نے کہا اور ٹرالی ایک طرف کھڑی کر کے وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران اور سیٹھ افضل دونوں چائے پینے اور بسکٹ کھانے میں مصروف تھے۔

میرا خیال ہے کہ مجھے اب اجازت دیں میں نے آپ کا وقت ضائع کیا ہے"...... سیٹھ افضل نے چائے پی کر بڑے مایوس سے لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ کے لئے اسی دکان کی بات کی ہے جو آپ کی بنیادی دکان تھی اور جسے آپ نے قرضہ کی ادائیگی کے لئے نیلام کیا تھا۔ یہ دکان جس آدمی نے لی تھی اس نے اسے کرایہ پر دے دیا لیکن شاید اس کا مزاج ایسا تھا کہ کوئی کرایہ دار وہاں ٹھہر ہی نہیں سکا اور اب دکان پچھلے کئی ماہ سے بند پڑی ہے۔ میں اس آدمی سے ملا

اور میں نے اسے دکان فروخت کرنے کی بات کی تو وہ رضامند ہو گیا۔ میں نے وہیں مارکیٹ کے ایک آدمی کو درمیان میں ڈالا اور پھر قیمت طے ہوگئی۔ کل ہم قیمت ادا کر کے دکان تمہارے نام پر تمہارے لئے خرید لیں گے“...... سلیمان نے کہا۔

”کتنی قیمت طے ہوئی ہے“...... سیٹھ افضل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”پچھتر لاکھ روپے“...... سلیمان نے جواب دیا تو سیٹھ افضل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”جب یہ دکان نیلام کی گئی تو اس وقت اس کی قیمت پچاس لاکھ تھی لیکن اسے پچیس لاکھ میں نیلام کر دیا گیا تھا لیکن اب پچھتر لاکھ روپے کہاں سے آئیں گے“...... سیٹھ افضل کے لہجے میں حیرت تھی۔

”مسئلہ صرف دکان لینے سے حل نہیں ہو جاتا۔ اس دکان کو مال سے بھی بھرنا ہوگا۔ میں نے اپنے چند دوستوں سے جو یہ کام کرتے ہیں بات کی ہے تو مشترکہ آئیڈیا یہ تھا کہ جس لیول کی یہ دکان ہے اس میں پچاس لاکھ کا مال پہلے ڈالنا ہو گا کیونکہ آغاز میں بیوپاری ادھار مال نہیں دیتے اور آپ کی تو ویسے ہی ہوا اکھڑ چکی ہے اس لئے بیوپاریوں کا اعتماد بحال ہونے میں کچھ وقت لگ جائے گا اس لئے پچاس لاکھ روپے لازماً مال ڈالنے میں لگ جائیں گے اس کے بعد آپ نے لالچ کو دل سے نکال دیا تو آپ بہت ترقی کریں

گے اور مجھے یقین ہے کہ بہت جلد آپ سابقہ پوزیشن پر پہنچ جائیں گے“...... سلیمان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن سلیمان صاحب۔ یہ تو بہت بڑی رقم ہے۔ اب تو یہی ہو سکتا ہے کہ آپ مجھے کرائے پر کھوکھا دلوا دیں کرائے پر تاکہ میں وہاں کام کر سکوں۔ یہ کام بیس پچیس ہزار میں ہو جائے گا۔ میں آپ کو ساری عمر دعائیں دیتا رہوں گا“...... سیٹھ افضل نے کہا۔

”سنیں سیٹھ افضل صاحب۔ میری، چند مخیّر حضرات سے بات ہو چکی ہے۔ کل دکان آپ کی مالیت بن جائے گی اور مال بھی آپ کی دکان پر پہنچ جائے گا۔ مبارک ہو لیکن یہ یاد رکھنا کہ آئندہ آپ نے لالچ، حرص اور طمع سے ہر صورت بچنا ہے۔ آپ نے مولوی صاحب کے ساتھ وعدہ کیا تھا“...... سلیمان نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کل مجھے دکان بھی مل جائے گی اور مال بھی۔ ایک کروڑ پچیس لاکھ روپے لیکن یہ ادھار میں کیسے اتاروں گا“...... سیٹھ افضل نے کہا۔

”یہ ادھار نہیں ہے بلکہ یہ رقم تمہیں اس شرط پر دی جا رہی ہے کہ جب تم کاروبار میں مستحکم ہو جاؤ تو کسی اپنے جیسے آدمی کو تلاش کر کے اسے اس کے پیروں پر کھڑا کرنے کے لئے جو تم سے زیادہ سے زیادہ ہو سکے کر دینا اور جب تک تمہاری زندگی ہو تم نے یہ کام کرنا ہے“...... سلیمان نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا یہ واقعی ایسا ادھار ہے جو میں اس

انداز میں ضرور اتار دوں گا۔ اب میں نے شیطان پر لعنت بھیج دی
ہے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لی ہے اب میں خوش ہوں اور اب میں
جا کر اپنی بیوی، بچوں کو خوشخبری سناؤں گا''...... سیٹھ افضل نے
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ خوشی کی شدت سے اس کی آنکھوں میں
آنسو بھر آئے تھے اور لہجہ گلوگیر ہو گیا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو''...... سلیمان نے کہا۔

''کل میں کس وقت حاضر ہوں''...... سیٹھ افضل نے سلیمان
سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ مسلسل سلیمان سے ہی باتیں کر رہا تھا۔
اس نے عمران کو اس طرح نظر انداز کر دیا تھا جیسے عمران یہاں
موجود ہی نہ ہو اور عمران کو معلوم تھا کہ ایسا کیوں ہے کیونکہ سلیمان
اس پر اپنی کارکردگی ظاہر کر رہا تھا اور چونکہ یہ سارا کام سلیمان نے
کیا تھا اس لئے سیٹھ افضل اسی کی طرف متوجہ تھا۔

''صبح نماز کے دو گھنٹے بعد یہاں آ جائیں پھر ہم اکٹھے ہی
مارکیٹ جائیں گے''...... سلیمان نے کہا۔

''اوکے شکریہ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزا دے گا۔ تم واقعی
ہمدرد آدمی ہو۔ اللہ حافظ''...... سیٹھ افضل نے کہا اور پھر تیزی سے
اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سلیمان اس کے پیچھے
تھا۔ سیٹھ افضل کے جانے کے بعد دروازہ بند ہونے کی آواز عمران
کو سنائی دی۔

''سلیمان۔ ادھر آؤ''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو چند

لمحوں بعد سلیمان سٹنگ روم میں داخل ہوا۔

''تم نے اتنی بڑی رقم کا انتظام کیسے کیا۔ سوا کروڑ بہت بڑی
رقم ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اللہ تعالیٰ نے آپ کو مفلس اور قلاش بنایا ہے اور مجھے سزا دی
ہے کہ میں ایسے مفلس اور قلاش آدمی کا باورچی ہوں لیکن اس دنیا
میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو کمانے کے ساتھ ساتھ نیک کاموں
پر بھی خرچ کرنا جانتے ہیں۔ مولوی صاحب نے جب مجھے سیٹھ
افضل کے بارے میں بتایا تو میں نے اس معاملے کی تحقیق کی تو
سیٹھ افضل کی باتیں درست ثابت ہوئیں۔ پھر مولوی صاحب سے
ڈسکشن کرنے کے بعد میں نے اس علاقے کے چند افراد سے رابطہ
کیا اور انہیں مولوی صاحب سے رابطہ کرنے کے لئے کہا تو انہوں
نے مولوی صاحب سے رابطہ کیا لیکن اپنے طور پر انہوں نے بھی
انکوائری کی اور پھر مولوی صاحب سے آخری میٹنگ کی گئی جس میں
یہ سب باتیں طے ہو گئیں اور مجھے کہا گیا کہ میں اس سلسلے میں عملی
کام کروں جو میں نے کیا البتہ سیٹھ افضل کو سمجھانے کے لئے میں
نے اسے شیطان پر لعنت بھیجنے پر آمادہ کیا تا کہ وہ آئندہ غلط کام نہ
کرے''...... سلیمان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم نے شیطان کی تصویر والی بات کر کے سب کو سبق دیا ہے
کہ شیطان انسان کے اندر ہوتا ہے۔ اس لئے تم نے آئینے کو
استعمال کیا جس پر مجھے ذاتی طور پر خوشی ہوئی لیکن تمہیں مجھ سے

بات کرنا چاہئے تھی۔ میں بھی اس نیک کام میں شامل ہو جاتا''...... عمران نے کہا۔

''آپ خود تو اپنے آپ کو مفلس اور قلاش کہتے ہیں اور ہیں بھی سہی کیونکہ آپ کے ناشتے، لنچ اور ڈنر کرنے کے لئے نجانے مجھے کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ آپ تو خود امداد کے مستحق ہیں۔ ٹھیک ہے میں مولوی صاحب سے بات کروں گا''...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

وسیع و عریض کمرہ کتابوں کے ریکوں سے بھرا ہوا تھا۔ یہ ایکریمیا کی نیشنل لائبریری تھی جس کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا تھا کہ دنیا بھر میں کسی بھی زبان اور کسی بھی موضوع پر کوئی کتاب چھپے گی تو اس لائبریری میں موجود ہو گی کیونکہ دنیا کے تمام بڑے ممالک کے بڑے شہروں میں ایسے آدمی موجود تھے جو کتابیں مسلسل اور باقاعدگی سے نیشنل لائبریری پہنچایا کرتے تھے۔ اس لائبریری میں ریسرچ سکالرز کے لئے علیحدہ جگہ مختص تھی۔ یہ ایک وسیع کمرہ تھا جہاں لوگ بیٹھ کر کتابیں پڑھتے اور نوٹس تیار کرتے تھے۔ یہاں چائے اور کافی لائبریری انتظامیہ کی طرف سے مفت مہیا کی جاتی تھی اور چونکہ ان ریسرچ سکالرز میں سے غالب اکثریت بوڑھے افراد کی ہوتی تھی اس لئے چائے اور کافی تقریباً سارا دن ہی یہاں پہنچتی رہتی تھی۔ یہاں اونچی آواز میں گفتگو کرنا سختی سے منع تھا اس لئے یا تو انتہائی ہلکی آواز میں بات کی جاتی تھی یا پھر بات کرنے

والے اٹھ کر باہر چلے جاتے تھے۔ اس طرح کتابیں منگوانے کا طریقہ کار بھی علیحدہ تھا۔ ریسرچ سکالرز کو جو کتاب چاہئے ہوتی تھی وہ چٹ پر اس کا نام لکھ کر وہاں موجود لائبریری ملازموں کی طرف بڑھا دیتا اور چند لمحوں بعد انتہائی خاموشی کے ساتھ کتاب اس کے پاس پہنچ جاتی تھی۔ ریسرچ کا کام جاری تھا کہ ایک بڑی عمر کا آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ سر سے تقریباً گنجا تھا۔ موٹے شیشوں والی نظر کی عینک جس کا سیاہ رنگ کا چوڑا سا فریم تھا اس کی آنکھوں پر موجود تھی۔ اس نے گہرے کلر کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ یہ سر راڈرک تھے جو اس لائبریری کے اعزازی منتظم بھی تھے اور دنیا کے بڑے بڑے ریسرچ سکالرز میں سے ایک گنے جاتے تھے۔ ان کی ریسرچ کی فیلڈ قدیم تاریخ یا تاریخی آثار تھے۔ انہوں نے مصر کے فرعونوں، بابل ونینوا کے کھنڈرات کے ساتھ ساتھ کئی گم گشتہ تہذیبوں پر ریسرچ کی تھی۔ اس پر انہیں سر کا خطاب بھی دیا گیا تھا۔ وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئے وہاں موجود تمام ملازمین نے سر جھکا کر ان کا استقبال کیا۔ سر راڈرک نے بھی جواب میں سر ہلایا اور پھر وہ ایک علیحدہ کونے میں بیٹھ گئے۔ اسی لمحے ایک ملازم ان کے قریب پہنچ گیا۔

”ہاٹ کافی اور وہ کتاب جو کل میں پڑھتے ہوئے چھوڑ گیا تھا“..... سر راڈرک نے آہستہ سے کہا۔

”یس سر“..... ملازم نے بھی آہستہ سے کہا اور واپس مڑ گیا۔ سر

راڈرک نے جیب سے سیل فون نکالا اور اسے سائلنٹ پر لگا کر جیب میں واپس ڈال لیا۔ اب کال آنے پر گھنٹی نہیں بجے گی البتہ وائبریشن کی وجہ سے کال آنے کا فوراً پتہ چل جائے گا لیکن یہاں کال چیک تو کی جا سکتی تھی لیکن جواب نہیں دیا جا سکتا تھا۔ اس کے لئے فون روم علیحدہ بنا ہوا تھا جہاں سے کال کی بھی جا سکتی تھی اور فون سنا بھی جا سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ریسرچ سکالرز ایریا میں قبرستان جیسی خاموشی ہر وقت چھائی رہتی تھی اور ریسرچ کرنے والے بغیر کسی معمولی سی ڈسٹربنس کے اپنا کام کرتے رہتے تھے۔
تھوڑی دیر بعد کافی کا کپ اور ایک موٹی سی کتاب سر راڈرک کے سامنے پہنچ گئی تو سر راڈرک نے کتاب کھولی اور جہاں پڑھتے ہوئے اسے چھوڑا تھا وہاں موجود چٹ کو نکال کر اس نے چٹ رکھنے کے کیس میں ڈالا اور کتاب کی طرف متوجہ ہو گیا۔ ساتھ ساتھ وہ کافی کی چسکیاں لے رہا تھا کہ ایک ملازم ان کے قریب پہنچ کر جھک گیا۔

”یس“..... سر راڈرک نے ملازم کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

”جناب سر ہنری ملاقات کے لئے موجود ہیں“..... ملازم نے بتایا۔

”سر ہنری ولیم اور یہاں“..... سر راڈرک نے چونک کر کہا۔

”یس سر“..... ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں"...... سر راڈرک نے کہا اور چٹ کیس سے ایک چٹ نکال کر اس نے اسے کتاب میں رکھا اور پھر کتاب بند کر کے وہیں میز پر رکھی اور اٹھ کر وزیٹر روم کی طرف بڑھ گئے۔ وہ سر ہنری ولیم کو اچھی طرح جانتے تھے۔ وہ اکیریمیا کے بہت بڑے سائنسدان تھے۔ اکیریمیا کی سائنس ریسرچ کونسل کے چیئرمین تھے۔ سر راڈرک کے خیال کے مطابق یہ سر ہنری ولیم کی مہربانی تھی کہ وہ ان سے ملاقات کے لئے خود چل کر یہاں آئے تھے ورنہ وہ اسے کال کر لیتے تو سر راڈرک خود چل کر ان کے پاس پہنچ جاتے۔ سر ہنری ولیم بزرگ تھے۔ بھاری جسم کے مالک تھے اور آنکھوں پر نظر کی عینک تھی۔ وہ ایک کونے میں کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سر راڈرک کو دیکھ کر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپ تشریف رکھیں سر ولیم۔ آپ نے خود تکلیف کیوں کی مجھے کال کر لینا تھا"...... سر راڈرک نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"مجھے آپ جیسے عالم لوگوں سے مل کر خوشی ہوتی ہے۔ کتنی دلچسپ بات ہے کہ آپ ماضی کے لئے کام کرتے ہیں اور ہم مستقبل کے لئے"...... سر ہنری ولیم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اچھی بات کی لیکن ہم قدیم دور میں مرنے والوں کو دنیا کے سامنے پیش کر کے زندہ کر دیتے ہیں اور آپ انتہائی خوفناک ہتھیار بنا کر زندہ لوگوں کو مردہ بنانے پر کام کرتے رہتے

ہیں"...... سر راڈرک نے کہا تو دونوں ہی بے اختیار ہنس پڑے۔

"دو ہاٹ کافی لاؤ"...... سر راڈرک نے ایک ملازم کو بلا کر کہا۔

"آپ نے کیسے تکلیف کی۔ کوئی خاص بات"...... سر راڈرک نے سر ہنری ولیم سے مخاطب ہو کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو ڈسٹرب کیا لیکن اکیریمیا کے سائنس دانوں کو جلدی ہے اس لئے مجبوراً مجھے یہاں آ کر آپ کو ڈسٹرب کرنا پڑا"...... سر ہنری ولیم نے کہا۔ اسی لمحے ملازم ٹرے میں ہاٹ کافی کے دو مگ رکھ کر لے آیا۔ اس نے ایک ایک مگ دونوں کے سامنے رکھا اور واپس چلا گیا۔

"میں سمجھا نہیں۔ آپ کھل کر بات کریں"...... سر راڈرک نے ہاٹ کافی کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں ایک ایسے قبیلے کی تلاش ہے جو شیطان کی پوجا کرتا ہے۔ اسے ڈیول ٹرائب کہا جاتا ہے۔ یہ قبیلہ کہاں رہتا ہے ہمیں فوری طور پر یہ معلوم کرنا ہے"...... سر ولیم ہنری نے بھی ہاٹ کافی کی چسکی لیتے ہوئے کہا تو سر راڈرک بے اختیار چونک پڑے۔

"ڈیول ٹرائب۔ شیطان کی پوجا کرنے والا قبیلہ۔ ایسا تو کوئی قبیلہ میرے ذہن میں نہیں ہے اور نہ ہی اس بارے میں، میں نے کبھی سنا یا پڑھا ہے"...... سر راڈرک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر آپ جیسے عالمی سکالر اس بارے میں نہیں جانتے تو پھر

کون جانتا ہو گا"...... سر ہنری ولیم نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"آپ تفصیل تو بتائیں۔ آپ سائنس دانوں کو اس قبیلے کی تلاش کیوں ہے اور کس نے آپ کو اس بارے میں بتایا ہے"...... سر راڈرک نے کہا۔

"سر راڈرک۔ آج سے ایک سال قبل ہمارے ایک سائنس دان ڈاکٹر انتھونی کو ان کے شاگرد سائنس دان نے ایک پڑیا دی۔ جس میں ایک نئی دھات کے ذرات موجود تھے جو سبز رنگ کے ایک جیلی نما مادے میں ملے ہوئے تھے۔ اس نے بتایا کہ اسے یہ ذرات ایک ایسے آدمی نے لا کر دیئے ہیں جو شیطان کی پوجا کرتا ہے اور یہ ذرات اس جگہ پر کافی مقدار میں موجود ہیں جہاں یہ شیطان قبیلہ رہتا ہے۔ اس قبیلے کے پجاری نے ان ذرات کو شیطانی ذرات قرار دے رکھا ہے۔ ان ذرات میں سے ایک ذرہ بھی علیحدہ کر کے کسی برتن میں ڈال دیا جائے تو وہ برتن اس سپیڈ سے اڑتا ہے کہ پلک جھپکنے میں کئی میل دور پہنچ جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ ذرہ ہر چیز کی سپیڈ بڑھا دیتا ہے۔ یہ عجیب ذرات تھے۔ ہمارے سائنس دانوں نے اس پر تجربات کئے تو یہ معلوم ہوا کہ یہ غیر ارضی دھات ہے اس کا نام کلاسیم رکھا گیا۔ یہ کسی شہاب ثاقب کے ذریعے اس دنیا میں آئی تھی۔ اس دھات پر کام کرنے والے سائنس دانوں کو اس کے ذریعے ایک انقلاب برپا ہوتا نظر آیا۔ کسی

بھی میزائل، ہوائی جہاز، ریل گاڑی، کار، بس ٹرانسپورٹ کے تمام ذرائع کی سپیڈ میں ان ذرات کی وجہ سے ہزار گنا اضافہ ہو جائے گا بلکہ گیس و تیل کی ضرورت بھی باقی نہ رہے گی۔ یہ بہت بڑا انقلاب ہوگا۔ اس دھات کا ایک ذرہ ایک ہوائی جہاز کو سینکڑوں سالوں تک چلا سکتا ہے۔ بہرحال یہ ایک انقلابی انکشاف تھا چنانچہ اس سائنس دان کو کال کیا گیا۔ وہ ایکریمیا کی ایک ریاست لوپولو میں رہتا تھا لیکن وہاں سے معلوم ہوا ہے وہ چند روز پہلے ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا ہے کیونکہ کار اچانک ہوائی جہاز سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے چلی اور ایک دیوار سے ٹکرا کر مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ کسی کو اس کار کی اچانک اس قدر تیز رفتاری کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی تھی لیکن جب ہمیں معلوم ہوا تو ہم سمجھ گئے کہ اس نے کلاسیم دھات کا ذرہ فیول ٹینکی میں ڈال دیا ہو گا۔ پھر سائنس دانوں نے کار کے ڈھانچے سے وہ ذرہ تلاش بھی کر لیا۔ بہرحال ان کی موت کی وجہ سے ہم اندھیرے میں رہ گئے۔ پھر ایکریمین حکومت نے اس بات کو ٹریس کرنے کے لئے اخبارات میں باقاعدہ اشتہارات شائع کرائے لیکن کافی عرصہ گزر جانے کے باوجود آج تک اس بارے میں حتمی طور پر کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ اچانک مجھے آپ کا خیال آیا کہ آپ یقیناً اس بارے میں جانتے ہوں گے کیونکہ آپ بہت بڑے عالم ہیں اس لئے میں یہاں آیا ہوں"...... سر ہنری ولیم نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”میں نے یہ اشتہارات پڑھے تھے اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں اسی وقت بتا دیتا لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ اس کی ایسی اہمیت ہے“...... سر راڈرک نے کہا۔

”کیا آپ اپنے تعلقات کو استعمال کرتے ہوئے حکومت ایکریمیا کی مدد کریں گے کیونکہ اس دھات کو وہ شیطانی قبیلہ ضائع کر رہا ہے جبکہ ہم اس سے دنیا کو سہولیات مہیا کرنا چاہتے ہیں“...... سر ہنری ولیم نے کہا تو سر راڈرک بے اختیار ہنس پڑے۔

”سوری ڈاکٹر ہنری ولیم۔ آپ مجھے بچہ سمجھ کر بہلا رہے ہیں حالانکہ اصل بات حکومت کے سامنے تیز ترین میزائل اور لڑاکا طیارے تیار کرنے ہیں تاکہ ایکریمیا کی سرداری پوری دنیا پر قائم رہے لیکن میں ایکریمی ہوں اور میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ ایکریمیا کا ہاتھ سب سے اونچا رہے لیکن واقعی مجھے معلوم نہیں ہے البتہ میں کوشش ضرور کروں گا اور مجھے امید ہے کہ دو چار دنوں میں، میں حتمی طور پر اس بارے میں معلوم کر لوں گا“...... سر راڈرک نے کہا تو سر ہنری ولیم بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔

”بہت خوب۔ آج کا دن ایکریمیا کے لئے بے حد اہم رہے گا۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ آپ اس بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر لیں گے۔ اوکے۔ اب مجھے اجازت دیں“...... سر ہنری ولیم نے کہا اور پھر راڈرک سے مصافحہ کر کے وہ واپس چلے گئے لیکن سر راڈرک واپس اسی کرسی پر بیٹھ گئے جس پر وہ پہلے بیٹھے

ہوئے تھے۔ انہوں نے جیب سے سیل فون نکالا اور اسے آن کر کے انہوں نے فون بک سے ایک نام کو سلیکٹ کر کے اسے اوکے کر دیا تو دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

”یس میکیتھ بول رہا ہوں“...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”راڈرک بول رہا ہوں میکیتھ۔ تم اس وقت کہاں ہو۔ کیا اپنی رہائش گاہ پر یا کہیں اور“...... سر راڈرک نے کہا۔

”میں اپنی رہائش گاہ پر ہوں۔ حکم فرمائیں آپ کہاں ہیں میں خود وہاں آ جاتا ہوں“...... میکیتھ نے کہا۔

”نہیں۔ میں خود آ رہا ہوں۔ میرا انتظار کرو“...... سر راڈرک نے کہا اور رابطہ ختم کر کے اس نے سیل فون واپس جیب میں ڈالا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ انہیں معلوم تھا کہ میکیتھ نے دنیا کی قدیم ترین تہذیب پر طویل کام کیا ہے اور کئی کتابیں لکھی ہیں جنہیں دنیا بھر میں بے حد پسند کیا گیا ہے اس لئے انہیں یقین تھا کہ شیطان کی پوجا کرنے والے قبیلے کے بارے میں وہ لازماً جانتا ہو گا۔ گو اس کی لکھی ہوئی تمام کتابیں انہوں نے پڑھی تھیں لیکن اس نے شیطان کی پوجا کرنے والے قبیلے کے بارے میں کسی کتاب میں کچھ نہ کچھ لکھا تھا لیکن انہیں یقین تھا کہ وہ بہرحال کچھ نہ کچھ ضرور جانتا ہو گا یا کسی ایسے آدمی کے بارے میں بتا سکتا ہے جو اس سلسلے میں کچھ جانتا ہو۔ تھوڑی دیر بعد وہ

میکیتھ کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ میکیتھ ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ سر کے بال سفید تھے اور چہرے پر بھی سلوٹیں موجود تھیں۔

"آپ نے یہاں تشریف لا کر میری عزت افزائی کی ہے سر۔" میکیتھ نے سر راڈرک کا استقبال کرتے ہوئے کہا تو سر راڈرک بے اختیار مسکرا دیئے۔

"میکیتھ ۔ میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ ہماری حکومت کو ایک قبیلے کے بارے میں فوری معلومات چاہئیں اور یہ ہمارے لئے جاننا ضروری ہے"...... سر راڈرک نے کہا۔

"حکومت کو قبیلے کے بارے میں معلومات چاہئیں۔ میں سمجھا نہیں"...... میکیتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سر راڈرک نے سر ہنری ولیم کی بتائی ہوئی تفصیل مختصر طور پر بتا دی۔

"شیطان کی پوجا کرنے والا قبیلہ ۔ میں نے تو آج تک اس کے بارے میں نہیں پڑھا ہے اور نہ ہی کسی سے سنا ہے"...... میکیتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری خصوصی فیلڈ ہے اس لئے تم اس بارے میں کوئی ٹپ تو دے سکتے ہو"...... سر راڈرک نے کہا۔

"ہاں۔ اس پوری دنیا میں صرف ایک آدمی ہے جو اس قبیلے کو تلاش کر سکتا ہے لیکن ہم اسے کلاسیم دھات کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتے ورنہ وہ اس قبیلے سے کلاسیم دھات خود حاصل کر لے گا۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے"...... میکیتھ نے کہا۔

"وہ کیا کرے گا اس غیر ارضی دھات ہے اور کون ہے وہ"...... سر راڈرک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہ خود سائنس دان ہے لیکن کسی لیبارٹری میں کام کرنے کی بجائے وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ آپ شاید اسے نہ جانتے ہوں لیکن میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ اسے خدا نے ایسا ذہن دیا ہے کہ دوسروں کو اس پر حیرت ہوتی ہے۔ اس کا نام عمران ہے۔ وہ آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹر آف سائنس کا ڈگری ہولڈر ہے۔ سائنس سے وہ بچ رہتا ہے لیکن اس کی ذہانت ہر جگہ کام کرتی ہے۔ اس نے قدیم مصریات پر ایسا کام کیا ہے کہ بڑے بڑے ماہرین حیران رہ گئے"...... میکیتھ نے کہا۔

"آپ تو کہہ رہے ہیں کہ وہ عملی طور پر سائنس دان نہیں ہے تو پھر وہ اس دھات کو حاصل کر کے کیا کرے گا اور ویسے بھی پاکیشیا پسماندہ ملک ہے۔ اس کا کوئی آدمی حکومت ایکریمیا سے کیسے ٹکر لے سکتا ہے۔ اگر وہ دھات حاصل بھی کر لے تو حکومت ایکریمیا کی ایک فون کال پر پاکیشیائی حکام خود یہ دھات ایکریمیا کو پیش کرنے کے لئے مجبور ہوں گے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہ اس قبیلے کو ٹریس کر سکتا ہے یا نہیں"...... سر راڈرک نے کہا۔

"سر راڈرک۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں بتانے کی بجائے از خود اس قبیلے کو ٹریس کر کے اس سے یہ دھات حاصل کر لے اور ہمیں اس کا علم ہی نہ ہونے دے اس لئے میں آپ سے

درخواست کرتا ہوں کہ آپ چیف سیکرٹری صاحب سے اس بارے میں معلوم کر لیں۔ اگر وہ اجازت دیں تو میں ابھی آپ کی بات عمران سے کرا دیتا ہوں“...... میکیتھ نے کہا۔

”تمہیں یقین ہے کہ وہ اس بارے میں جانتا ہو گا“...... سر راڈرک نے کہا۔

”مجھے سو فیصد یقین ہے کہ وہ کہیں نہ کہیں سے اس کا سراغ ڈھونڈ نکالے گا“...... میکیتھ نے کہا۔

”تو پھر اسے دھات کے بارے میں مت بتاؤ۔ اس سے ہم نے صرف معلومات حاصل کرنی ہیں اس کی خدمات تو حاصل نہیں کرنی“...... سر راڈرک نے کہا۔

”شاید وہ کام نہیں کرے گا۔ وہ دوسروں کے لئے اپنا وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہے“...... میکیتھ نے جواب دیا۔

”پھر کیا ہو سکتا ہے مجھے اجازت دو“...... سر راڈرک نے اٹھتے ہوئے کہا۔ ان کے لہجے میں ناراضگی کا تاثر نمایاں تھا۔

”آپ بیٹھیں میں بات کرتا ہوں۔ میں آپ کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا“...... میکیتھ نے کہا اور میز پر پڑے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

”انکوائری پلیز“...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”ایشیا کے ملک پاکیشیا اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر

دیں“...... میکیتھ نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کے بعد رابطہ نمبرز بتا دیئے گئے۔ میکیتھ نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

”علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں“...... ایک خوشگوار سی آواز سنائی دی تو سر راڈرک کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”عمران۔ میں ونگٹن سے میکیتھ بول رہا ہوں“...... میکیتھ نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

”میکیتھ۔ تم ونگٹن کب گئے۔ دو سال پہلے تو مجھے بتایا گیا تھا کہ تم مستقل طور پر ناراک چلے گئے ہو اور وہاں کا نمبر میرے پاس نہ تھا“...... عمران نے بھی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

”میں ریسرچ کی غرض سے ناراک گیا تھا۔ ایک سال بعد واپس آ گیا پھر فرصت ہی نہیں مل سکی“...... میکیتھ نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اب تم فارغ ہو چکے ہو اور تمہیں میری یاد اس وقت ہی آ سکتی ہے جب تمہاری ریسرچ کہیں اٹک جائے“...... عمران نے کہا تو میکیتھ بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم نے درست سمجھا ہے۔ معروف عالم جناب سر راڈرک بھی میرے ساتھ موجود ہیں۔ ہم دونوں قدیم قبیلوں پر ریسرچ کر رہے

ہیں۔ اس سلسلے میں ایک ایسے قبیلے کا نام سامنے آیا ہے جس کے بارے میں ہمیں کہیں سے کوئی سراغ نہیں ملا اور وہ ہے شیطان کی پوجا کرنے والا قبیلہ۔ صرف چند روایتیں سامنے آئی ہیں۔ وہاں پر چیک کیا گیا لیکن وہاں بھی کوئی ثبوت نہیں ملا چنانچہ میں نے سوچا کہ تمہیں فون کیا جائے"...... میکیتھ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ براہ راست شیطان سے ہی پوچھ لیا جائے اس لئے فون کیا ہے تم نے"...... دوسری طرف سے عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو میکیتھ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا جبکہ سر راڈرک جیسے سنجیدہ آدمی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"چلو یوں ہی سمجھ لو۔ اب تم بڑے اچھے انداز میں بتا دو گے"...... میکیتھ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ بہت بڑا قبیلہ ہے۔ لاکھوں نہیں کروڑوں افراد اس میں شامل ہیں اور مزید شامل ہوتے رہتے ہیں"...... عمران نے کہا تو میکیتھ اور سر راڈرک دونوں ہی بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا کہہ رہے ہو تم۔ کیا تم اس بارے میں جانتے ہو"۔ میکیتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کیا سب جانتے ہیں کہ کون شیطان کی پوجا کرتا ہے اور کون نہیں۔ جو شخص بھی دانستہ گناہ کرتا ہے وہ شیطان کی ہی پوجا کرتا ہے اور لاکھوں، کروڑوں افراد پوری دنیا میں کسی نہ کسی حوالے

سے گناہ کرتے رہتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو دونوں نے بے اختیار طویل سانس لیا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن ہم ایسے قدیم قبیلے کی تلاش میں ہیں جو بر ملا شیطان کی پوجا کرتا ہے"...... میکیتھ نے کہا۔

"مجھے معلوم نہیں لیکن معلوم کیا جا سکتا ہے لیکن آپ نے اس کام کے لئے میرا انتخاب کیوں کیا۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ شیطان میرا دوست ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں ایسا مت سوچو پلیز۔ مجھے تو تمہارا خیال اس لئے آیا کہ میں جانتا ہوں کہ تم چاہو تو سب کچھ کر سکتے ہو۔ مجھے یقین ہے کہ تم ہماری ریسرچ میں ضرور مدد کرو گے"...... میکیتھ نے کہا۔

"اوکے۔ میں کوشش کرتا ہوں لیکن مجھے کچھ وقت دینا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"کتنا وقت لو گے تم"...... میکیتھ نے کہا۔

"دو روز اور دو روز بعد میں خود آپ کو فون کروں گا۔ آپ اپنا فون نمبر بتا دیں اور رابطہ نمبر بھی"...... عمران نے کہا تو میکیتھ نے دونوں نمبر بتا دیئے۔

"گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو میکیتھ نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ شخص کام کر لے گا"...... سر راڈرک نے کہا۔

"ہاں مجھے یقین ہے"...... میکیتھ نے کہا۔

"اوکے۔ لگتا تو تیز اور ذہین ہے۔ بہرحال تمہارا شکریہ۔ معلوم ہونے پر مجھے فون کر دینا"...... سر راڈرک نے کہا۔

"لیس سر۔ میرے پاس آپ کا فون نمبر موجود ہے"...... میکیتھ نے کہا اور پھر دونوں بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

عمران نے کار رانا ہاؤس کے جہازی سائز کے گیٹ کے سامنے روکی اور مخصوص انداز میں ہارن دیا تو کچھ دیر بعد بڑا گیٹ کھلتا چلا گیا اور عمران کار اندر لے گیا۔ سامنے برآمدے میں جوانا موجود تھا۔ عمران نے کار پورچ میں لے جا کر روک دی اور پھر نیچے اتر کر وہ آگے بڑھا تو جوزف نے پہلے گیٹ بند کیا اور پھر عمران کی طرف آتے ہوئے اس نے سلام کیا۔ اس کے بعد برآمدے سے نیچے اتر کر آنے والے جوانا نے بھی سلام کیا۔

"کیسے ہو تم دونوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سب ٹھیک ہے ماسٹر۔ آپ نے اس بار بڑے دنوں بعد چکر لگایا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"آقا سے گلہ نہیں کیا جا سکتا جوانا۔ وہ جس وقت چاہیں آئیں جب تک چاہیں نہ آئیں۔ آقا تو آقا ہی ہوتا ہے"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں گلہ نہیں کر رہا صرف کہہ رہا ہوں"...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے دراصل یہاں آنے سے ڈر لگتا ہے۔ اب بھی کانپتا ہوا آیا ہوں"...... عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا دونوں اچھل پڑے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ماسٹر"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ جوزف بھی حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھتا رہا لیکن اس نے زبان سے کچھ نہیں کہا تھا۔

"اس ڈر سے کہ جب بھی میں یہاں آؤں گا تم دونوں لڑنا شروع کر دو گے اور میں بے چارہ مفت میں مارا جاؤں گا۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ جب دو سانڈ لڑتے ہیں تو شامت بے چارے گھاس کی آ جاتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"وعدہ رہا ماسٹر آپ کے سامنے ایک دوسرے کے خلاف کبھی بات بھی نہیں کریں گے"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو کبھی کچھ نہیں کیا آقا"...... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم دونوں سے مل کر مجھے دلی خوشی ہوئی ہے لیکن بعض اوقات ایسے کام پڑ جاتے ہیں کہ چاہنے کے باوجود انسان بے بس ہو جاتا ہے اور جوزف میں نے تم سے کچھ پوچھنا ہے۔ آؤ"...... عمران نے

کہا تو جوزف اور جوانا دونوں کے چہرے کھل اٹھے۔

"جوزف۔ مجھے ایک ایسے قبیلے کی تلاش ہے جو باقاعدہ شیطان کی پوجا کرتا ہے۔ کیا تمہیں اس بارے میں معلوم ہے"...... عمران نے کمرے میں کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ جوانا تو کرسی پر بیٹھ گیا لیکن جوزف کھڑا تھا۔ اس کی عادت تھی کہ وہ عمران کے سامنے کرسی پر نہ بیٹھتا تھا۔

"میں نے وچ ڈاکٹر لوسائی سے سنا تھا کہ ہانگو کے پہاڑوں میں شیطان کی پوجا کرنے والا قبیلہ رہتا ہے۔ بس اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم وچ ڈاکٹر لوسائی سے مزید تفصیل معلوم کر سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"لوسائی شیطان کا پیروکار ہے آقا۔ اس لئے میں نے اسے اپنے سر پر ہاتھ نہیں رکھنے دیا تھا۔ جس پر اس نے کہا تھا کہ اب وہ ہانگو چلا جائے گا جہاں شیطان کی پوجا کرنے والا قبیلہ ہے اور پھر وہ ناراض ہو کر چلا گیا"...... جوزف نے براہ راست انکار کرنے کی بجائے گھما کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب ہانگو کو ڈھونڈنا پڑے گا۔ جوزف الماری میں براعظم افریقہ کا تفصیلی نقشہ موجود ہو گا وہ لے آؤ"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر۔ آپ نے جوزف کی وجہ سے اندازہ لگایا ہے کہ یہ

علاقہ براعظم افریقہ میں ہے''...... جوانا نے کہا۔

''براعظم افریقہ سے باہر وچ ڈاکٹر نہ جاتے ہیں اور نہ ہوتے ہیں اس لئے اگر یہ علاقہ وچ ڈاکٹر نے بتایا ہے تو لازماً براعظم افریقہ میں ہی ہوگا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک رول شدہ نقشہ موجود تھا جس کا سائز کافی بڑا تھا۔

''چائے بنا لاؤ''...... عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس مڑ گیا۔

''آپ نقشہ دیکھیں میں باہر جا رہا ہوں''...... جوانا نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جوانا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے نقشے کو اپنے سامنے میز پر پھیلایا اور اس پر جھک گیا۔

''یہ لیجئے باس چائے''...... چند لمحوں بعد جوزف کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جوزف نے چائے کا کپ عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

''جوزف۔ یاد کرو شاید وچ ڈاکٹر لوسائی نے کچھ اور بھی کہا ہو''...... عمران نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ آپ کے کہنے پر میں نے ذہن پر زور دیا ہے اور مجھے یاد آ گیا ہے کہ وچ ڈاکٹر لوسائی نے کہا تھا کہ قبیلہ پہاڑوں

میں رہتا ہے''...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ گڈ۔ یہ اہم بات ہے۔ ٹھیک ہے اب میں اسے تلاش کر لوں گا''...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر نقشے پر جھک گیا۔ وہ ساتھ ساتھ چائے کی چسکیاں بھی لے رہا تھا۔

''ہاں پہاڑی علاقے کی فہرست پہلے چیک کر لی جائے''۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تفصیلی نقشہ کے نچلے حصے میں براعظم افریقہ کے بارے میں جو تفصیلات درج تھیں ان میں پہاڑی علاقوں کی فہرست علیحدہ تھی۔ عمران نے یہ فہرست چیک کی لیکن ہانگو نام کا کوئی علاقہ اس فہرست میں شامل نہ تھا۔

''یہ کیا مطلب ہوا۔ کیا اس وچ ڈاکٹر نے غلط بتایا تھا یا یہ غلط کہا تھا کہ وہ پہاڑی علاقہ ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر اس کی نظریں فہرست میں ایک جگہ رک گئیں۔

''نگولا۔ یہ اس ہانگو سے ملتا جلتا نام ہے۔ اسے چیک کر لوں''...... عمران نے خود کلامی کے انداز میں کہا اور پھر نقشے پر اس نگولا کو تلاش کیا اور تھوڑی سی کوشش کے بعد اسے یہ نام مل گیا۔ یہ ایک چھوٹے سے افریقی ملک کا نام تھا۔

عمران نے اب اس ملک کے مختلف علاقوں کو چیک کرنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہاں ہانگو کا نام موجود تھا اور یہ واقعی پہاڑی علاقہ تھا۔ عمران نے بے اختیار

ایک طویل سانس لیا اور ایک بار پھر چیکنگ کے بعد اس نے نقشے کو رول کیا اور جوزف کو آواز دی۔ اسے معلوم تھا کہ جب تک وہ اس کمرے میں رہے گا جوزف دروازے کے باہر موجود ہو گا اور وہی ہوا جیسے ہی عمران نے جوزف کو آواز دی جوزف کسی جن کی طرح نمودار ہو گیا۔

"لیس باس"...... جوزف نے کہا۔

"تمہارے وچ ڈاکٹر لوسائی نے درست بتایا تھا۔ افریقی ملک نگولا میں ایک پہاڑی علاقہ ہانگو ہے۔ اب میں مزید ریسرچ کر لوں گا۔ تمہارا شکریہ"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ غلام ایک درخوست کرتا ہے کہ اگر آپ ہانگو جائیں تو مجھے ضرور ساتھ لے جائیں تاکہ میں وہاں جا کر وچ ڈاکٹر لوسائی کا شکریہ ادا کر سکوں"...... جوزف نے کہا۔

"لیکن وہ شیطان کا پیروکار ہے اور تم نے تو اسے اپنے سر پر ہاتھ بھی نہ رکھنے دیا تھا پھر تم اب اس کا شکریہ کیسے ادا کرو گے"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس کی طرف پشت کر لوں، آنکھیں بند کر لوں گا پھر شکریہ ادا کروں گا کیونکہ اس کی بتائی ہوئی بات آج آپ کے کام آ گئی"...... جوزف نے معصوم سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے۔ تمہیں اور جوانا دونوں کو ساتھ لے جاؤں گا بشرطیکہ

مجھے وہاں جانا پڑا کیونکہ میں وہاں صرف سیر کرنے نہیں جا سکتا لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ مجھے وہاں جانا پڑے گا اور میری چھٹی حس کبھی غلط نہیں کہتی"...... عمران نے کہا۔

"لیس باس۔ آپ کی کوئی حس بھی غلط نہیں کہہ سکتی کیونکہ آپ باس ہیں"...... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو نے اٹھ کر اس کا استقبال کیا۔

"بیٹھو"...... عمران نے کہا اور خود بھی اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کچھ سنجیدہ نظر آ رہے ہیں عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جب شیطان سے پالا پڑ جائے یا ہر طرف سے شیطان تمہیں گھیر لے تو پھر سنجیدہ ہونا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ سب آپ کو اس لئے محسوس ہو رہا ہے کہ آپ نے شادی نہیں کی۔ آپ کی عمر خاصی ہو چکی ہے اب شادی آپ کے لئے ضروری ہے ورنہ آپ شیطان کا آسان شکار ثابت ہوں گے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بات تم کر رہے ہو جو خود ابھی تک کنوارہ ہے"...... عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ لیڈر ہیں اور لیڈر کے تحت لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تم نے جو کچھ کہا ہے اس سے یہی سمجھ آتا ہے کہ تم نے میری بات سمجھی نہیں ہے۔ میں واقعی شیطان کی ہی بات کر رہا ہوں۔ آغا سلیمان پاشا نے پہلے مجھے شیطان کو دکھایا پھر مجھے اس قبیلے کو تلاش کرنا پڑا جو شیطان کی پوجا کرتا ہے اس لئے میں نے کہا تھا کہ ہر طرف سے شیطان نے مجھے گھیر لیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں میری سمجھ میں نہیں آیا''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے سیٹھ افضل کی آمد سے لے کر میکیتھ کی کال تک کی تفصیل بتا دی۔

''حیرت انگیز۔ یہ کیا اتفاق ہے کہ ایک ہی دن شیطان اتنا ایکٹو ہو گیا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ تو بہرحال اتفاق ہے اصل مسئلہ یہ ہے کہ میکیتھ نے ایک ایکریمی عالم فاضل سر راڈرک کا حوالہ دیا ہے جس پر میں چونک اٹھا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ سر راڈرک کا ایسے قبیلوں میں کبھی کوئی تعلق نہیں رہا۔ وہ قدیم مصریات کے ماہر ہیں۔ ان کی فیلڈ قدیم ترین ہسٹری ہے البتہ میکیتھ نے ایسے قبیلوں پر کتابیں لکھی ہیں لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اس قبیلے کی تلاش سر راڈرک کو ہے

دوسرے لفظوں میں ایکریمیا کو ہے اور میکیتھ کو آگے کیا جا رہا ہے۔ ایسا کیوں ہے سر راڈرک یا حکومت ایکریمیا کو اس قبیلے سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ نے اس قبیلے کو تلاش کر لیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ ایک افریقی ملک نگولا کا پہاڑی علاقہ جس کا نام ہانگو ہے وہاں یہ قبیلہ موجود ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''آپ نے کیسے معلوم کیا۔ کیا آپ خود بھی گئے ہیں وہاں یا کسی اور سے آپ نے پوچھا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے جوزف اور وچ ڈاکٹر لوسائی کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ لیکن اب آپ کو شک کیا پڑا ہے آپ انہیں فون کر کے بتا دیں اور مسئلہ ختم۔ اب ہر بات پر شک کرنا ہماری فطرت ثانیہ بن گئی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''بتا تو دوں لیکن میری چھٹی حس مسلسل الارم بجا رہی ہے اس لئے میں حقیقت جاننا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''پھر آپ کیا کریں گے۔ کیا آپ وہاں جا کر معلوم کریں گے کہ ایکریمیا کیوں اس قبیلے کے بارے میں جاننا چاہتا ہے''...... بلیک زیرو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس

کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ داور بول رہا ہوں''...... رابطہ ہونے پر دوسری طرف سے سر داور کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''آکسفورڈ یونیورسٹی والوں کو تمہیں پرائیڈ ایمبیسڈر بنا لینا چاہئے تھا''...... سر داور نے کہا۔

''آپ کی زبان مبارک ہو۔ چلو کم از کم اتنی رقم تو مل ہی جائے گی کہ میں آغا سلیمان پاشا کے ادھار کا ایک مختصر سا حصہ ادا کر سکوں''...... عمران نے کہا تو انتہائی سنجیدہ رہنے والے سر داور بے اختیار ہنس پڑے۔

''اچھا اب تم یہ بتاؤ کہ فون کیوں کیا ہے''...... سر داور نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اس لئے کہ لوگ شیطانوں کو بڑی شدت سے تلاش کر رہے ہیں۔ کیوں آخر شیطان سے انہیں اتنا پیار کیوں ہو گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب ہوا اس بات کا''...... سر داور نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مطلب ہی تو معلوم نہیں ہو رہا اس لئے آپ کو فون کیا ہے۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ایکریمین حکومت اعلیٰ سطح پر شیطان کی پوجا

کرنے والے قبیلے کو اتنی شدت سے کیوں تلاش کر رہی ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آج پہلی بار میں نے تمہیں اس طرح کنفیوژ دیکھا ہے۔ تم خود واضح نہیں ہو تو میں کیا جواب دے سکتا ہوں''...... سر داور نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میں نے تو اس جھونک میں آپ کو فون کر دیا ہے کہ آپ ہمیشہ بہت اچھی طرح سمجھاتے ہیں''...... عمران نے جواب دیا تو سر داور بے اختیار ہنس پڑے۔

''ایک منٹ مجھے ایک خیال آ رہا ہے مجھے معلومات حاصل کرنا پڑیں گی۔ تم مجھے آدھے گھنٹے بعد فون کرنا''...... سر داور نے اچانک چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ایسی شرارت بھری مسکراہٹ تھی جیسے کوئی معصوم بچہ دلچسپ شرارت کے بعد شرارت بھرے انداز میں مسکراتا ہے۔

''سر داور کو اچانک کیا یاد آ گیا ہو گا''...... بلیک زیرو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہی جو میں انہیں یاد دلانا چاہتا تھا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ کیا یاد دلانا چاہتے تھے۔ آپ کو تو خود معلوم نہ تھا کہ اس قبیلے کے بارے میں معلومات کیوں حاصل کی جا رہی ہیں''......

بلیک زیرو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ قبیلہ افریقہ کے ایک پہاڑی علاقے میں رہتا ہے۔ اس بات کا علم ایکریمیا کو نہیں ہے۔ اس نے یہ کام سر راڈرک کے ذمے لگایا۔ سر راڈرک نے میکیتھ سے بات کی اور میکیتھ نے میری صلاحیتوں کو آزمائش میں ڈال دیا۔ میں نے اپنے طور پر کام کیا اور جوزف کی وجہ سے میں اصل جگہ پر پہنچ گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ ایکریمیا چاہتا ہے کہ اسے جو کچھ چاہئے اس بارے میں ہمیں معلوم نہ ہو سکے لیکن انہیں جو چاہے وہ اس شیطان کی پوجا کرنے والے قبیلے میں موجود ہے اور وہ قبیلہ پہاڑی علاقے میں رہتا ہے۔ تم بتاؤ تمہارے ذہن میں کیا آتا ہے۔ ایکریمیا کو کیا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"کوئی دھات ہی ہو سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ تم نے درست اندازہ لگایا ہے لیکن اس دھات کے بارے میں ہم نہیں جانتے اور ایکریمیا نے دانستہ اسے ہم سے چھپایا اور سر داور جس پوزیشن پر ہیں ان کے رابطے پوری دنیا کے سائنس دانوں سے رہتے ہیں اس لئے مجھے یقین تھا کہ اس دھات کے بارے میں انہیں کچھ نہ کچھ یقیناً معلوم ہو گا۔ چاہے وہ کتنی ہی معمولی سی بات کیوں نہ ہو لیکن اگر وہ سر داور کو یاد آ جائے تو ہمیں اصل صورت حال کا علم ہو سکتا ہے اور پھر یہ فیصلہ ہم کریں گے۔ کیا اس دھات میں ہمیں بھی حصہ دار بننا چاہئے یا نہیں اور شکر ہے

کہ سر داور کو اچانک یاد آ گیا ہے اور اب وہ مزید معلومات حاصل کر کے ہمیں اصل بات بتائیں گے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے بڑا نفسیاتی حربہ استعمال کیا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے تمام نفسیاتی حربوں کا اصل استاد آغا سلیمان پاشا ہے جس نے سیٹھ افضل کو شیطان کی تصویر دکھائی اور مجھے بھی تاکہ ہم اس پر لعنت بھیج سکیں اور جب تک آئینہ سامنے نہیں آیا میں خود بھی سمجھ نہ سکا تھا کہ سلیمان نے یہ تصویر کہاں چھپا رکھی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔ پھر نصف گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ ہونے پر دوسری طرف سے سر داور کی آواز سنائی دی کیونکہ یہ نمبر سر داور کا ڈائریکٹ نمبر تھا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"مجھے اچانک یاد آ گیا تھا کہ ایکریمیا کے ایک سائنسدان سر ہائیو نے ایک بار ایسی دھات کا ذکر کیا تھا جو غیر ارضی تھی اس میں سپیڈ بڑھانے کی غیر معمولی خاصیت تھی۔ انہوں نے کہا تھا اس دھات کے صرف چند ذرات ایک سائنس دان کو ملے ہیں اس

سائنس دان نے صرف اتنا بتایا تھا کہ دھات اس قبیلے کے پجاری کے قبضے میں ہے جو شیطان کی پوجا کرتا ہے۔

پھر وہ سائنس دان جس نے اس دھات کو ایکریمیا میں متعارف کرایا تھا ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا۔ اس لئے یہ دھات ٹریس نہیں ہو سکی اور کسی کو معلوم نہیں ہے کہ شیطان کی پوجا کرنے والا قبیلہ کہاں رہتا ہے''...... سر داور نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''اس دھات کا کیا نام رکھا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے یاد نہیں ہے کچھ بتایا تو تھا سر ہائیو نے۔ میں نے فون پر ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن ان سے رابطہ نہیں ہو رہا''...... سر داور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ان کا فون نمبر کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم کہاں سے فون کر رہے ہو''...... سر داور نے کہا۔

''میں اس وقت ایک مارکیٹ میں ہوں۔ وہاں کے فون بوتھ سے بات کر رہا ہوں۔ آپ چیف کو فون کر کے بتا دیں میں انہیں کہہ دیتا ہوں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو مسکرا دیا۔

''او کے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''داور بول رہا ہوں سر۔ ابھی عمران بیٹے سے بات ہوئی ہے۔ انہوں نے ایکریمیا کے ایک سائنس دان سر ہائیو کا فون نمبر پوچھا تھا''...... سر داور نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''مختصر بات کیا کریں سر داور۔ آپ کا میرا دونوں کا وقت بے حد قیمتی ہے''...... عمران نے خاصے سرد اور سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ فون نمبر بتا رہا ہوں۔ وہ عمران تک پہنچا دیں''۔ سر داور نے خشک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی فون نمبر بتا کر انہوں نے بغیر کچھ کہے رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''کیا ضرورت تھی سر داور کو اس طرح ناراض کرنے کی''۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''سر داور بے حد ذہین آدمی ہیں۔ میں نے جس طرح مارکیٹ کا بہانہ کیا ہے وہ ان سے آسانی سے ہضم نہیں ہو سکتا تھا اور وہ اس نتیجے تک بھی پہنچ سکتے تھے کہ میں ہی سب کچھ ہوں لیکن جو ڈانٹ انہیں چیف نے پلائی ہے وہ انہیں بھی معلوم ہے کہ کم از کم عمران انہیں ڈانٹ نہیں سکتا''...... عمران نے کہا۔

''آپ بڑے دور کی بات سوچتے ہیں''...... بلیک زیرو نے بے اختیار طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''جو سیٹ پر تم ہو۔ اس سیٹ پر بیٹھ کر ہر معاملے میں دور تک سوچنا پڑتا ہے۔ ورنہ ہم سے کہیں ذہین لوگ یہاں موجود ہیں جو

چند منٹ میں اس سیٹ اپ کو ٹریس کر لیں جسے ہم نے اتنے طویل عرصے سے چھپایا ہوا ہے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا تو عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ ہونے پر دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے ایکریمیا اور ولنگٹن کے رابطہ نمبرز دے دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے اس کے ساتھ ہی رابطہ بھی ختم ہو گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا اور ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سر۔ پی اے ٹو سر ہائیو بول رہی ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی ڈی ایس سی (آکسن) پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ سر ہائیو سے کہیں کہ ان کا یہ نمبر مجھے پاکیشیا کے سرداور نے دیا ہے اور میں ان سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد پی اے کی آواز سنائی دی۔

"لائن پر نہیں کرسی پر بیٹھا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"سر ہائیو سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے قدرے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو ہائیو بول رہا ہوں"...... چند لمحے بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یہ سارے سر کیا ایک جیسے ہوتے ہیں۔ سرداور بھی اپنا تعارف کراتے ہوئے صرف داور کہتے ہیں اور آپ نے بھی سر کو گول کر دیا ہے"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا البتہ بلیک زیرو ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"اوہ۔ اوہ ناٹی بوائے عمران تم ہو۔ اوہ کتنے طویل عرصے بعد تم سے بات ہو رہی ہے۔ مجھے تمہارا نام یاد نہیں رہا تھا البتہ تمہارے مذاق سے یاد آ گیا ہے۔ کیسے فون کیا ہے ناٹی بوائے"...... دوسری طرف سے سر ہائیو نے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اللہ تعالیٰ نے آپ کو واقعی بے پناہ یادداشت بخشی ہے اب مجھے یاد آ گیا ہے کہ آپ سے پانچ چھ سال پہلے ایکریمیا کی ایک سائنس کانفرنس میں ملاقات ہوئی تھی میں سرداور کے ساتھ شریک ہوا تھا۔ آپ کو سرداور نے پہلے فون کیا لیکن آپ سے رابطہ نہ ہو سکا تو میں نے آپ کا نمبر ان سے حاصل کیا اور آپ کو فون کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا کوئی خاص بات"...... سر ہائیو نے سنجیدہ ہوتے

ہوئے کہا تو عمران نے انہیں دھات کے بارے میں تفصیل بتا
دی۔

"مجھے اس دھات کا نام معلوم کرنا ہے کیونکہ کچھ عرصہ پہلے میں
نے غیر ارضی دھاتوں پر مشتمل ایک کتاب پڑھی تھی اس میں اس
دھات کا ذکر موجود تھا لیکن میں نام بھول گیا ہوں اور کتاب بھی
اب میسر نہیں ہو رہی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں مجھے یاد آ رہا ہے میں نے ذکر کیا تھا ایک منٹ مجھے یاد
کرنے دو اور ہاں مجھے یاد آ گیا ہے اس دھات کا نام کلاسیم تھا۔
جس سائنس دان نے اس کے چند ذرات اوپن کئے تھے اور ان پر
تجربات کئے تھے ان کا نام کلاسیم تھا اور وہ بغیر تفصیل بتائے ایک
روڈ ایکسڈنٹ میں ہلاک ہو گیا۔

صرف اتنا اس نے بتایا تھا کہ جس جگہ سے اسے یہ ذرات
ملے ہیں وہاں شیطان کی پوجا کرنے والا قبیلہ رہتا ہے پھر اس کے
ہلاک ہو جانے کے بعد چونکہ دھات کے مزید ذخیرے کا علم نہ ہو
سکا تھا اس لئے خاموشی طاری ہو گئی۔ اس لئے میں بھی بھول گیا
تھا"...... سر ہائیو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"سر ہائیو۔ ایکریمیا کے پاس ایسے خصوصی سیٹلائٹ موجود ہیں
جو ایسی دھاتوں کو ٹریس کر لیتے ہیں پھر اس کے بارے میں کیوں
معلومات نہ مل سکیں"...... عمران نے کہا۔

"سیٹلائٹس سے بھرپور کوششیں کی گئیں لیکن کلاسیم دھات ٹریس

نہیں ہو سکی"...... سر ہائیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ بے حد شکریہ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور
رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ دھات اب اس دنیا میں
کہیں بھی موجود نہیں ہے۔ پھر میکیتھ اور سر راڈرک اسے کیوں تلاش
کر رہے ہیں اور آپ کو کیوں کہا گیا کہ اسے ٹریس کریں"۔ بلیک
زیرو نے کہا۔

"انہوں نے دھات کے بارے میں تو کوئی بات نہیں کی صرف
قبیلے کی بات کی ہے۔ یہ دھات والا آئیڈیا تو میرا تھا اور وہ درست
ثابت ہوا۔ اب یہ ہم نے سوچنا ہے کہ کیا کیا جائے"...... عمران
نے کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ ہونے پر دوسری طرف سے سر
داور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا
ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"بولو"...... سر داور نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کو اتنا غصہ کیوں آ رہا ہے۔ کیا کسی نے غلط بات کہہ دی
ہے"...... عمران نے بلیک زیرو کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھتے
ہوئے کہا۔

"میں بے حد مصروف ہوں ایک گھنٹے بعد فون کرنا"...... دوسری

طرف سے کہا گیا۔

"ارے ارے ایک گھنٹے میں تو ہو سکتا ہے کہ قیامت آ جائے اور پھر میری آپ سے بات ہی نہ ہو سکے"...... عمران نے کہا لیکن دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تھا۔

"سر داور ناراض ہیں آپ نے ان کی قدر نہیں کی اور انہیں ڈانٹ دیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"او کے۔ اب کوئی دوسرا چینل استعمال کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"غلام حسین بول رہا ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"غلام حسین۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ آنٹی سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"جی اچھا ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران اب کون سا چینل استعمال کر رہا ہے۔ وہ سر داور کی بیگم سے بات کر رہا تھا۔

"ہیلو کون بول رہا ہے"...... چند لمحوں بعد ایک خاتون کی بھاری آواز سنائی دی۔

"آنٹی۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ نے سر داور کو کیا کہا ہے کہ وہ میری بات سننے سے انکاری ہیں"...... عمران نے ناراض لہجے میں کہا۔

"میں نے کیا کہنا ہے۔ میری تو کوئی بات نہیں ہوئی۔ کیوں وہ کیوں نہیں سن رہے تمہاری بات"...... سر داور کی بیگم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ان سے ایک ضروری بات کرنے کے لئے فون کیا لیکن انہوں نے ناراضگی بھرے لہجے میں کہا کہ میں ایک گھنٹے بعد فون کروں۔ میں سمجھا کہ آپ نے میری شکایت کی ہے کیونکہ ایسا رویہ وہ اس وقت اپناتے ہیں جب آپ انہیں شکایت کرتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے تو تمہاری شکایت نہیں کی اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں تمہاری شکایت کروں"...... سر داور کی بیگم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر اب بتائیں کہ میں کیا کروں۔ وہ تو میری بات ہی نہیں سنتے"...... عمران نے انتہائی بے بس ہو جانے والے لہجے میں کہا۔

"میں ابھی پوچھتی ہوں ان سے کہ ایسی بھی کیا مصروفیت ہے کہ وہ میرے بیٹے کی بات ہی نہیں سن رہے"...... سر داور کی بیگم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو آنٹی میں دس منٹ بعد انہیں دوبارہ فون کروں"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ خوش ہو رہا ہو کہ سر داور اس کی بات سن لیں گے۔

"بالکل کرو اور اگر وہ پھر بھی بات نہ سنیں تو پھر تم بھی ان کے

آفس پہنچ جانا میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گی پھر میں دیکھوں گی کہ وہ
کیسے تمہاری بات نہیں سنتے''...... سر داور نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی رابطہ ختم ہو گا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''اب سر داور کو پتہ چلے گا کہ عمران کی کال نہ سننے کا کیا نتیجہ
نکلتا ہے''...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ نے زیادتی کی ہے۔ وہ بہت زیادہ ڈسٹرب ہو جائیں
گے''...... بلیک زیرو نے سر داور کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

''ہوتے رہیں۔ اب وہ کم از کم ایک سال میری کال سننے سے
انکار نہ کریں گے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ آنٹی کا غصہ کیا ہوتا ہے۔ وہ
آتش فشاں خاتون ہیں۔ جب انہیں غصہ آ جائے تو پھر لاوا ہر
طرف پھیلتا اور ہر چیز کو جلاتا چلا جاتا ہے اور اس کے اثرات سر
داور جیسے ٹھنڈے مزاج کے آدمی پر بھی پورا سال رہتے ہیں''......
عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔

''داور بول رہا ہوں''...... رابطہ ہونے پر دوسری طرف سے سر
داور کی آواز سنائی۔ لہجہ بے حد سرد تھا۔

''آپ کا بھتیجا علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی
(آکسن) عرض کر رہا ہوں۔ اگر آپ کے پاس وقت ہو تو میری
بات سن لیں''...... عمران نے کہا۔

''سوری عمران۔ میں نے تمہاری کوئی بات نہیں سننی۔ تم نے اپنی

آنٹی کو شکایت کی ہے تو کرتے رہو میں نے تمہاری آنٹی کی بات
بھی نہیں سنی اور اگر تم جیسا آدمی اس سطح پر اتر آئے تو میرے پاس
سوائے استعفیٰ دینے کے اور کوئی چارہ نہیں رہے گا''...... سر داور نے
انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوری سر داور۔ آپ بزرگ ویسے تو ملک اور قوم کے لئے
دن رات کام کرتے رہتے ہیں لیکن ذرا سا جذباتی ہونے پر ملک و
قوم کو بھول کر فوراً استعفیٰ دینے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ میں نے تو
آنٹی سے صرف یہ پوچھا تھا کہ کہیں انہوں نے تو میری شکایت
نہیں کی کہ آپ نے میری بات سننے سے ہی انکار کر دیا۔ اب یہ
بات آپ کو بھی معلوم ہے کہ میں نے آپ کے سامنے قصیدے تو
نہیں پڑھنے تھے''...... عمران نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو
بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ
خاموش رہا۔

''آئی ایم سوری۔ میں واقعی غلطی پر تھا۔ مجھے تمہاری بات سننی
چاہئے تھی۔ بولو کیا بات ہے''...... سر داور نے کہا۔ لہجہ خشک تھا۔

''ایک شرط پر آپ سے مزید بات ہو گی کہ آپ آج رات آنٹی
سمیت ڈنر میرے ساتھ کریں گے آپ کے پسندیدہ ہوٹل بریز
میں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار بلیک زیرو کھلکھلا
کر ہنس پڑا۔

''تو تم واقعی مجھے اپنی آنٹی کے ہاتھوں پٹوانا چاہتے ہو کیونکہ

جب اسے معلوم ہو گا کہ تم مجھے راضی کرنے کے لئے ڈنر دے رہے ہو تو اس نے واقعی مجھے سب کے سامنے پیٹ دینا ہے۔ وہ تم سے اپنے بیٹے سے بھی زیادہ محبت کرتی ہے''...... سر داور نے کہا۔

''تو پھر آپ مجھے اس خرچ سے بچا لیں اور آنٹی کو راضی کرنے کے لئے مجھے اور آنٹی کو ڈنر کرا دیں''...... عمران نے کہا تو سر داور پہلی بار بے اختیار ہنس پڑے۔

''ٹھیک ہے۔ تم نے اچھا نسخہ بتایا ہے۔ اوکے رات کے ڈنر کے لئے ہوٹل بریز پہنچ جانا۔ اب مجھے بتاؤ کہ تم کیا کہنا چاہتے تھے''...... سر داور نے کہا تو عمران نے سر ہائیو سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

''اوہ تو یہ بات ہے۔ اس دھات کے بارے میں مجھے بھی بتایا گیا تھا لیکن بس سرسری طور پر''...... سر داور نے کہا۔

''میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس دھات کو ٹریس کر کے حاصل کرنے سے پاکیشیا کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''مجھے اس دھات کے بارے میں یہ بتایا گیا تھا کہ موجودہ میزائل دور میں اس دھات کی وجہ سے میزائل کی رفتار اس قدر تیز ہو جائے گی کہ وہ دنیا کے ایک کونے سے پلک جھپکنے میں دوسرے کونے میں پہنچ جائے گا اور اس قدر تیز رفتار میزائل کو یقیناً کوئی اینٹی سسٹم نہ روک سکے گا اور نہ ہی راستے میں تباہ کر سکے گا اس

لئے اگر یہ دھات مل سکتی ہے تو بہرحال یہ مستقبل کی مفید دھات ہو گی''...... سر داور نے کہا۔

''تو آپ کا خیال ہے کہ ہمیں اس سلسلے میں کام کرنا چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''یہ تمہاری مرضی ہے یا تمہارے چیف کی کیونکہ اگر ایکریمیا کے جدید ترین سیٹلائٹ اس کو ٹریس نہیں کر سکے تو تم کیسے کر سکو گے۔ یہ اور بات ہے کہ شیطان کی پوجا کرنے والوں سے تمہاری ملاقات ہو جائے''...... سر داور نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''وہ تو یہاں بھی ہوتی رہتی ہے۔ ناجائز منافع خوری، رشوت، کرپشن، جھوٹی گواہی، جھوٹا الزام اور اس جیسی ہزاروں باتیں ہیں جو ایسا کرنے والوں کو شیطان کے پجاری بنا دیتی ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ یہ لوگ اسے تسلیم نہیں کرتے جبکہ اس قبیلے کے لوگ اسے تسلیم کرتے ہیں''...... سر داور نے کہا۔

''ہاں یہ بات درست ہے۔ بہرحال اب چیف کی مرضی ہے کہ وہ کیا فیصلہ کرتا ہے۔ آپ کی رائے بھی انہیں پہنچ جائے گی۔ اوکے اللہ حافظ۔ ڈنر پر ملاقات ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''اللہ حافظ''...... سر داور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"اب آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو ساتھ لے کر وہاں جاؤں۔ اگر دھات مل سکتی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ کم از کم ایسے لوگوں کو ہی دیکھ لیں گے جو کھلے عام شیطان کی پوجا کرتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

آفس کے انداز میں سجا ہوا کمرہ خاصا بڑا تھا۔ جس میں مہاگنی کی بنی ہوئی بڑی سی آفس ٹیبل کی ایک سائیڈ پر اونچی نشست کی ریوالونگ کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا اس طرح جھول رہا تھا جیسے بوڑھے طوطے کرسی پر بیٹھ کر جھومتے رہتے ہیں۔ کمرہ خالی تھا البتہ ایک طرف ریک تھا جس میں شیلڈز موجود تھیں۔ یہ آفس ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن کے مضافات میں ایک بڑی رہائش گاہ میں موجود تھا۔ یہ رہائش گاہ ایکریمیا کی ایجنسی بلیک سٹار کا ہیڈ آفس تھا۔ بلیک سٹار ایجنسی کا شمار دنیا کی چند بہترین ایجنسیوں میں ہوتا تھا۔ ایکریمیا کے لئے بلیک سٹار ایجنسی نے بے شمار شاندار کارنامے سر انجام دیئے تھے اور ان کامیابیوں کا کریڈٹ اس کے چیف کرنل ڈیوڈ کو جاتا تھا جس کے تحت دس سپر ایجنٹس اور دس سٹار ایجنٹس کام کرتے تھے۔ دونوں کے آفس بھی علیحدہ علیحدہ تھے اور ان کے کارنامے بھی علیحدہ تھے۔ یہی وجہ تھی کہ پوری دنیا میں

بلیک سٹار ایجنسی کو بے پناہ شہرت حاصل تھی اور کہا جاتا تھا کہ بلیک سٹار ایجنسی کبھی کسی مشن میں ناکام نہیں ہوئی اور نہ کبھی ہو سکے گی۔ کرنل ڈیوڈ اس وقت کرسی پر بیٹھا جھولنے کے انداز میں جھول رہا تھا۔ یہ اس کی پرانی عادت تھی جب بھی وہ کسی خاص معاملے کے بارے میں سوچنے لگتا تو وہ اس طرح ساتھ ساتھ جھولتا رہتا تھا اور جب وہ کوئی پلان بنا لیتا تو پھر وہ سنجیدہ ہو کر کام میں مصروف ہو جاتا تھا۔ اس وقت بھی وہ کرسی پر بیٹھا جھول رہا تھا۔ وہ کلاسیم دھات کی دستیابی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اسے دارالحکومت کے اعلیٰ حکام نے بتایا تھا کہ سر رابرٹ ہائیو نے کلاسیم دھات کو ٹریس کرنے کے لئے سر ہنری ولیم سے بات کی اور سر ہنری ولیم نے سر راڈرک سے بات کی اور سر راڈرک نے میکیتھ سے بات کی اور میکیتھ نے پاکیشیا کے عمران سے بات کر دی اور عمران نے وعدہ کر لیا تھا کہ وہ جلد از جلد شیطان کے پجاری قبیلے کے بارے میں معلومات مہیا کر دے گا جبکہ اسے دھات کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا تھا اور کرنل ڈیوڈ اس وقت بیٹھا اسی سوچ میں گم تھا کہ کیا عمران، شیطان کے پجاری قبیلے کو ٹریس کر لے گا جبکہ خلاء میں موجود ایکریمیا کے خصوصی سیٹلائٹس بھی اس دھات کو ٹریس نہیں کر سکے اور نہ ہی بلیک ایجنسی اسے تلاش کر سکی ہے۔ خصوصی سیٹلائٹس انہیں اس لئے کہا گیا کیونکہ سیٹلائٹس کے ذریعے شیطانی قبیلے کو ٹریس کرنے کے لئے خصوصی سافٹ ویئر فیڈ کر دیا گیا تھا لیکن اس

کے باوجود سیٹلائٹس بھی انہیں تلاش نہیں کر سکے۔ پھر بلیک سٹار ایجنسی کے سٹار ایجنٹس نے بھی بے حد کوشش کی لیکن وہ بھی اس شیطانی قبیلے کو تلاش کرنے میں ناکام رہے۔ ابھی وہ اسی سوچ بچار میں گم تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار سیدھا ہوا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں“...... کرنل ڈیوڈ نے رسیور کو کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

”سر ہائیو سے بات کریں چیف“...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

”کراؤ بات“...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”ہیلو۔ ہائیو بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

”میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں سر ہائیو۔ کیسے کال کیا آپ نے“...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”میرے ذمے کام لگایا گیا تھا کہ میں میکیتھ کے ذریعے پاکیشیا کے عمران کو آمادہ کروں کہ وہ شیطان کی پوجا کرنے والے قبیلے اور اس کے علاقے کو ٹریس کرے اور اعلیٰ حکام کا خیال تھا کہ عمران لازماً اسے ٹریس کر لے گا لیکن وہ براہ راست اسے کہنا نہیں چاہتے تھے کیونکہ پھر وہ اصل معاملے تک پہنچ جائے گا چنانچہ انہوں نے خود اسے کہنے یا کسی سائنس دان کے ذریعے کہنے کی بجائے میکیتھ کو

استعمال کیا۔ میکیتھ صاحب چونکہ قدیم قبائل کے بارے میں کئی کتابیں لکھ چکے ہیں اس لئے عمران کو اس پر کسی طرح کا شک نہیں پڑے گا۔ آپ میری بات سمجھ رہے ہیں"...... سر ہائیو نے کہا۔

"لیس سر لیکن آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔ جو باتیں آپ بتا رہے ہیں یہ تو سب کو معلوم ہیں اور چیف سیکرٹری صاحب خواہ مخواہ اس مسخرے عمران پر اتنا بھروسہ کرتے ہیں جب بلیک سٹار ایجنسی اس قبیلے کو ٹریس نہیں کر سکی تو مسخرہ عمران کیسے ٹریس کر سکتا ہے۔ آپ نے یقیناً یہی بتانے کے لئے فون کیا ہے کہ عمران ناکام ہو گیا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری چیف۔ میں نے یہ بتانے کے لئے آپ کو فون کیا ہے کہ عمران نے چند گھنٹوں میں اس علاقے کو ٹریس کر لیا ہے اور میکیتھ کو فون کر کے تفصیل بتا دی جنہوں نے مجھے اطلاع دی اور میں نے چیف سیکرٹری کو اطلاع دی تو چیف سیکرٹری صاحب نے اسے کنفرم کرنے کے لئے خصوصی لوگوں کی ڈیوٹی لگائی جنہوں نے کنفرم کر دیا کہ عمران نے درست بتایا ہے جس پر چیف سیکرٹری صاحب نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کو اطلاع کر دوں"...... سر ہائیو نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر بولتے ہوئے کہا۔

"مسٹر چیف۔ آپ جس پوسٹ پر ہیں اس میں اس قدر جذباتی

پن اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ آپ مجھ پر شاؤٹ کر رہے ہیں"...... سر ہائیو نے سخت لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری۔ میں جذباتی ہو گیا تھا۔ آئی ایم رئیلی سوری"...... چیف کرنل ڈیوڈ نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"او کے۔ اب سن لیں کہ عمران کے مطابق شیطان کا پجاری قبیلہ افریقہ کے ملک نگولا کے پہاڑی علاقے ہانگو میں رہتا ہے اور چیف سیکرٹری صاحب نے اسے کنفرم کر لیا ہے۔ وہاں واقعی ایک وادی میں یہ قبیلہ رہتا ہے۔ اس کا مقامی نام کارے ڈور ہے۔ مقامی زبان میں کارے شیطان کو کہتے ہیں اور ڈور کا مطلب پوجا کرنے والا یعنی کارے ڈور کا مطلب ہے شیطان کی پوجا کرنے والا"...... سر ہائیو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ بہرحال اب ہمارے لئے کیا حکم ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو چیف سیکرٹری صاحب نے حکم دیا تھا کہ میں آپ کو فون کر کے بتا دوں۔ باقی میرا آپ کے کام سے کیا تعلق۔ گڈ بائی"...... سر ہائیو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ مسخرہ عمران پاکیشیا میں بیٹھ کر چند گھنٹوں میں وہ سب کچھ صحیح صحیح معلوم کر لے جو ہم جدید ترین

آلات کی دستیابی کے باوجود معلوم نہ کر سکیں“...... کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”چیف سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے“...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری نے کہا۔

”کراؤ بات“...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”یس سر۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف بلیک سٹار ایجنسی“...... کرنل ڈیوڈ نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

”کرنل ڈیوڈ۔ تمہیں سر ہائیو نے فون کیا ہے شیطان قبیلے کے بارے میں“...... دوسری طرف سے بھاری آواز سنائی دی۔ لہجہ سرد تھا۔

”یس سر۔ ابھی چند منٹ پہلے ان کا فون آیا تھا۔ میرے لئے کیا حکم ہے سر“...... کرنل ڈیوڈ نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ چیف سیکرٹری عملی طور پر ایکریمیا کا حکمران تھا۔

”میں اس عمران کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ یہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ میری کوشش تو یہی تھی کہ سر راڈرک اور میکیتھ کے ذریعے صرف یہ معلوم ہو جائے کہ شیطانی قبیلہ کہاں رہتا ہے تا کہ ہم ان سے کلاسیم دھات کا ذخیرہ حاصل کر سکیں اور پھر ایکریمیا کو قیامت تک کوئی شکست نہیں دے سکے گا۔ عمران نے توقع کے عین

مطابق معلومات حاصل کر لیں۔ کیسے، کیوں، کہاں سے۔ اس بارے میں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ہمارا دردِ سر نہیں ہے۔ میں نے افریقی ملک نگولا کے گورنر سے فون پر کنفرم کر لیا ہے کہ نگولا کے پہاڑی علاقے ہانگو کی ایک وادی کارے ڈور میں ایسا قبیلہ رہتا ہے جو شیطان کی پوجا کرتا ہے۔ وہاں قدیم دور کا بنا ہوا ایک بڑا سا عبادت خانہ بھی موجود ہے جسے وہاں کے لوگ شیطان کا گھر یا ڈیول ہاؤس کہتے ہیں۔ یہ لوگ شیطان کے علاوہ اور کسی کو تسلیم نہیں کرتے۔ بے حد ذہین، شاطر اور خطرناک لوگ ہیں۔ ان کے قبیلے میں کسی قسم کی کوئی اخلاقیات موجود نہیں ہیں اور نہ ہی کوئی ایسا رشتہ یہ قائم رکھتے ہیں جیسے ہمارے ہاں ہیں۔ ماں، بیٹا، بہن، بھائی اور ایسے ہی دیگر محترم رشتوں کا یہ لوگ تصور ہی نہیں رکھتے۔ ان کے تحت پورا ہانگو علاقہ ہے۔ حکومت نگولا نے اس ہانگو علاقے کے گرد اونچی خار دار تاریں لگائی ہوئی ہیں۔ وہاں ہر طرف چیک پوسٹیں بنی ہوئی ہیں جو باہر سے آنے والے سیاحوں کو وہاں جانے سے روکتی ہیں اور اندر سے بھی کسی کو باہر نہیں جانے دیا جاتا“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”یہ تو زیادتی ہے افریقی حکومت کی۔ انہیں باہر جانے دیں تا کہ وہ لوگ دنیا کے بارے میں جان سکیں اور ان میں اخلاقیات کا تصور بیدار ہو اور وہ شیطان کی پوجا سے باز آ سکیں“...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”میں نے یہ بات کی تھی گورنر سے لیکن انہوں نے جواب دیا کہ اول تو کوئی آدمی اپنی مرضی سے باہر نہیں آتا۔ اجنبی آدمی اگر ان کے قبیلے میں رہے تو اسے بھی شیطان کی پوجا کرنی پڑتی ہے اور تمام تر اخلاقیات کو اس وقت تک چھوڑنا پڑتا ہے جب تک وہ ان کے ساتھ رہے۔ یہ تمام تفصیل تمہیں اس لئے بتائی جا رہی ہے کہ تم وہاں بلیک سٹار ایجنسی کی جو ٹیم بھیجو اس کا انتخاب سوچ سمجھ کر کرو“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”کلاسیم دھات کو ٹریس کرنے کے لئے سر“...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”ظاہر ہے۔ ہمیں شیطانی قبیلے اور اس کی عادات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ہمیں تو کلاسیم دھات کا ذخیرہ چاہئے“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”لیکن سر جب سائنس دانوں نے سیٹلائٹ کے ذریعے اس دھات کو ٹریس کرنے کی کوشش کی تھی تو مجھے بتایا گیا کہ اس دھات کو خصوصی طور پر چیک کرنے کے لئے سیٹلائٹ میں خصوصی سافٹ ویئر نصب کیا گیا لیکن پھر بھی اس دھات کو ٹریس نہیں کیا جا سکا تو اب کیا گارنٹی ہے کہ یہ دھات وہاں موجود ہو گی“...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”اس لئے کہ پاکیشیا سے رپورٹ ملی ہے عمران اپنے ساتھیوں سمیت نگولا جا رہا ہے اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تفصیل

پوچھی گئی تو بتایا گیا کہ اس گروپ میں عمران کے علاوہ اس کا افریقی ساتھی جوزف، اس کا ایکریمی ساتھی جوانا اور اس کا شاگرد ٹائیگر شامل ہے البتہ ایک عورت جولیا بھی اس گروپ میں شامل ہے جس پر مجھے ذاتی طور پر حیرت ہوئی کیونکہ عمران اخلاقیات کے بارے میں بے حد بچی واقع ہوا ہے اور وہاں عورت کو لے جانا انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ اس قبیلے کے پجاری کو اس عورت کے ذریعے ٹریپ کرنے کے لئے ساتھ لے جا رہا ہو“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”سر۔ آپ بے فکر رہیں اگر یہ دھات وہاں موجود ہے تو اسے ایکریمیا ہی حاصل کرے گا۔ میں اس دھات کے حصول کے لئے سپر ایجنٹس بھیجوں گا جن کے مقابل عمران ایک بچے کی سی حیثیت بھی نہیں رکھتا“...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ عمران کو کمتر نہ سمجھو اور ہاں سپر ایجنٹس میں تو زیادہ تعداد عورتوں کی ہے۔ اگر تم کسی عورت کو وہاں بھیجو تو اسے بھی ساری تفصیل سے آگاہ کر دینا جو میں نے تمہیں بتائی ہے“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”یس سر۔ میں سمجھتا ہوں آپ بے فکر رہیں۔ عمران اور اس کے ساتھ کوئی بھی ہو موت کا شکار ہو کر ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے غائب ہو جائیں گے اور اگر واقعی دھات وہاں موجود ہے تو وہ ایکریمیا کا مقدر ہو گی“...... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ساتھ ساتھ مجھے رپورٹ دیتے رہنا۔ گڈ بائی"......
چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"لیس چیف"...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈیانا سے بات کراؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"لیس چیف۔ میں ڈیانا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔ آواز سے ہی لگ رہا تھا کہ بولنے والی نوجوان لڑکی ہے۔

"ڈیانا۔ ایک اہم مشن کے سلسلے میں تم سے ڈسکس کرنی ہے۔ فوراً میرے آفس پہنچو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈیوڈ نے بغیر مزید کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔ سپر ایجنٹس کی سربراہ ڈیانا تھی۔ وہ بلیک سٹار ایجنسی کی بہترین ایجنٹ، مارشل آرٹ کی ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی ذہین بھی تھی۔ اس لئے اس کے کارناموں کی دھوم پوری دنیا میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس کی عمر بھی زیادہ نہ تھی۔ جسم بھی بے حد متناسب تھا اور مجموعی طور پر وہ انتہائی خوبصورت تھی۔

کرنل ڈیوڈ مقابلے میں عمران کی وجہ سے ڈیانا سے کھل کر بات کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے محسوس ہو گیا تھا کہ چیف سیکرٹری عمران کے مقابلے میں انہیں کم اہمیت دے رہے تھے اور یہی بات اسے پسند نہیں آئی تھی۔ اس لئے وہ چاہتا تھا کہ چیف سیکرٹری پر ہمیشہ کے لئے ثابت کر دیا جائے کہ سپر سٹارز کے مقابلے میں ایشیائی عمران کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس لئے اس نے ڈیانا کو کال کیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک سمارٹ اور خوبصورت نوجوان ایکریمین لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے بال مردانہ انداز میں تراشے ہوئے تھے۔ چہرے پر بھی میک اپ کا ہلکا سا ٹچ تھا۔ آنکھیں بڑی اور خوبصورت تھیں۔ اس کے سر کے بال اور آنکھیں کالی تھیں جن کی وجہ سے اس کے حسن میں بے حد اضافہ ہو گیا تھا۔ ڈیانا کے والد ایشیائی اور والدہ ایکریمین تھی۔ وہ ایشیا میں ہی پیدا ہوئی تھی پھر اس کے والد ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے تو اس کی والدہ اسے لے کر مستقل طور پر ایکریمیا شفٹ ہو گئی اور اس نے بچپن میں ایکریمیا آ جانے کے بعد دوبارہ کبھی ایشیا کا چکر نہیں لگایا تھا۔ بحیثیت ایجنٹ بھی وہ کبھی بھی کسی مشن پر ایشیا نہیں گئی تھی۔

"آؤ بیٹھو ڈیانا"...... کرنل ڈیوڈ نے اس کے سلام کا سر ہلا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ ضرورت سے کچھ زیادہ سنجیدہ نظر آ رہے ہیں چیف۔

کوئی خاص وجہ''...... ڈیانا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''ہاں ایک مشن ہے اور یہ میرے لئے عزت کا معاملہ بن گیا ہے۔ چیف سکرٹری صاحب نے مجھے چیلنج کر دیا ہے''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''چیف سیکرٹری صاحب نے''...... ڈیانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ہاں''...... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ مجھے تفصیل بتائیں اور یقین رکھیں کہ ہم آپ کا سر جھکنے نہیں دیں گے۔ چاہے ہمیں اپنی جانیں کیوں نہ دینا پڑیں''۔ ڈیانا نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

''تمہارا شکریہ۔ مجھے پہلے ہی معلوم ہے کہ تم میرا بھرم قائم رکھو گی''...... کرنل ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ تفصیل تو بتائیں''...... ڈیانا نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے چیف سیکرٹری کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی اور پھر اس کے اور چیف سیکرٹری کے درمیان ہونے والی گفتگو کے بارے میں بھی بتا دیا۔

''عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بہت کچھ سنا ہوا ہے لیکن کبھی ان سے براہ راست ٹکراؤ نہیں ہوا۔ اب ہو گا تو واقعی لطف آئے گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے بلکہ وہ ہمارے ہاتھوں ہلاک ہو

جائیں گے''...... ڈیانا نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم نے جو کچھ کہا ہے ویسے ہی ہو گا کیونکہ تمہاری صلاحیتوں سے سب سے زیادہ میں ہی واقف ہوں لیکن ایک اور مسئلہ بھی غور طلب ہے''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''وہ کیا چیف''...... ڈیانا نے کہا۔

''شیطان کا پجاری قبیلہ ہر قسم کی اخلاقیات سے ماورا ہے خاص طور پر عورتوں کے معاملے میں وہ بے حد خطرناک ثابت ہوئے ہیں اور تم بھی خوبصورت ہو اور تمہارے گروپ میں زیادہ تعداد بھی عورتوں کی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں کوئی اخلاقی نقصان پہنچا دیں''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ڈیانا بے اختیار ہنس پڑی۔

''چیف۔ حیرت ہے کہ آپ ایکریمیا جیسے ملک میں رہ کر ایسی بات کر رہے ہیں۔ وہاں کی عورت کمزور، بے بس اور مجبور ہو گی ایکریمیا کی نہیں اور پھر وہ عورتیں جو اس پورے قبیلے کی ہڈیاں توڑنے پر قادر ہوں۔ آپ فکر نہ کریں۔ وہ ہمارے ساتھ ایسی کوئی حرکت نہ کر سکیں گے جو ہمارے نزدیک غلط ہو''...... ڈیانا نے کہا۔

''ایک بات یاد رکھنا۔ وہ افریقی ملک ہے اور نگولا حکومت نے ہانگو کے گرد خار دار تاروں سے محاصرہ کر رکھا ہے اور جگہ جگہ چیک پوسٹیں بنا رکھی ہیں اور وہ کسی کو قبیلے میں نہیں جانے دیتے اور نہ ہی کسی کو باہر آنے دیتے ہیں اس لئے انہیں معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ تم اندر گئے اور نہ انہیں یہ معلوم ہو سکے کہ تم کوئی قیمتی دھات لینے

گئے ہو ورنہ یہ افریقی ملک اس دھات پر قبضہ کر کے ہم سمیت سب کو بلیک میل کرے گا''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں چیف۔ ہم یہ کام پہلی بار نہیں کر رہے''...... ڈیانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ کل تمہیں فائل مل جائے گی باقی کام تم خود کرو گی۔ مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ ملتی رہنی چاہئے۔ تم اب جا سکتی ہو''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ڈیانا مسکراتی ہوئی اٹھی اور سلام کر کے آفس سے باہر چلی گئی۔

اونچی پہاڑی کے تقریباً درمیان میں ایک بڑا سا غار تھا جس کا دہانہ کھلا ہوا تھا۔ ایک دیو قامت افریقی جس نے باقاعدہ افریقی لباس پہنا ہوا تھا تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس غار کے دہانے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کا نام ماریو تھا اور یہ شیطان کی پوجا کرنے والے قبیلے کا سردار تھا۔ وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتا ہوا اور چٹانوں کو پھلانگتا ہوا غار کے دہانے تک پہنچ گیا۔ غار میں چار بوڑھے افریقی اس طرح بیٹھے ہوئے تھے جیسے کہیں دور سے چل کر آنے کی وجہ سے بری طرح تھک گئے ہوں لیکن سردار ماریو کو دیکھتے ہی وہ چاروں اس طرح اٹھ کھڑے ہوئے جیسے ان کے جسموں کو طاقتور الیکٹرک کرنٹ لگا ہو اور پھر وہ چاروں سردار کے سامنے جھکتے چلے گئے۔

''ہم ڈیول کے پجاری ہیں''...... چاروں نے مل کر کہا تو غار ان کی آوازوں سے گونج اٹھا۔

"سنو۔ تم سب کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہم اگر چاہیں تو دنیا کے دوسرے لوگوں کی طرح امیر ہو سکتے ہیں۔ ہمارے مکانات پختہ ہو سکتے ہیں اور ہم عیش کی زندگی بسر کر سکتے ہیں لیکن ہمیں حکومت نگولا نے قید کر رکھا ہے۔ ہم اپنے قبیلے سے باہر نہیں جا سکتے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم ڈیول کے پجاری ہیں اور اس کی پوجا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی تعلیمات پر بھی عمل کرتے ہیں لیکن اس پوری دنیا میں لاکھوں لوگ ڈیول کے پجاری ہیں۔ وہ زبان سے بے شک اقرار نہ کریں لیکن عملاً وہ سب ڈیول کی پوجا کرتے ہیں اس کے باوجود وہ سب عیش بھری زندگی گزار رہے ہیں۔ تم چاروں ہمارے قبیلے کے چار حصوں کے سردار ہو اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے کہ تم میرے ساتھ مل کر بڑے پجاری کو سمجھاؤ اور اگر وہ نہ سمجھے تو پھر جو ڈیول کہتا ہے وہی اس کے ساتھ کریں۔ کیا تمہیں منظور ہے"۔ سردار ماریو نے کہا۔

"ہاں سردار۔ ہم چاروں آپ کے ساتھ ہیں"...... باری باری چاروں سرداروں نے کہا۔

"تو آؤ بڑے پجاری سے بات کر لیتے ہیں"...... سردار ماریو نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔ پھر اس غار کا اختتام ایک بڑے کمرے پر ہوا جو کسی قدیم معبد کے انداز میں بنایا گیا تھا۔ وہاں سامنے دیوار پر باقاعدہ کھدائی کر کے ایک بڑی سی تصویر بنائی گئی تھی۔ یہ عجیب سی تصویر تھی۔ جھاڑیوں اور پتوں کے پیچھے سے دو شعلہ بار

آنکھیں نظر آ رہی تھیں۔ لومڑی نما انسانی چہرہ تھا اور سر پر دو سیدھے لیکن قدرے بڑے سینگ نظر آ رہے تھے۔ یہ شیطان کی تصویر تھی جس کی باقاعدہ یہاں پوجا کی جاتی تھی لیکن پوجا کا باقاعدہ وقت مقرر تھا۔ صبح جب سورج پوری طرح نکل آتا اور رات جب سورج مکمل طور پر ڈوب جاتا باقی سارا دن صرف شیطان کے سامنے جھکنا پڑتا تھا۔

سردار ماریو اور چاروں سردار اندر داخل ہوئے اور اس تصویر کے سامنے جھک گئے۔ کافی دیر تک جھکے رہنے کے وہ سیدھے کھڑے ہو گئے تو وہاں موجود ایک آدمی نے ہاتھ اٹھا کر انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور وہ جس ترتیب سے کھڑے تھے اسی ترتیب کے ساتھ پجاری کے سامنے بیٹھ گئے۔ سب سے آگے سردار ماریو تھا جبکہ چاروں چھوٹے سردار ایک قطار میں اس کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ سردار ماریو پڑھا لکھا تھا کیونکہ سردار کے والد کو ایک بار کچھ عرصے کے لئے ہانگو سے باہر بڑی دنیا میں جا کر رہنے کا موقع ملا تو اسے احساس ہوا کہ تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے وہ سب دنیا سے بہت پیچھے ہیں اس لئے اس نے سب سے پہلے اپنے بیٹے ماریو کو اس کی ماں سمیت بڑی دنیا میں بھیج دیا اور حکم دیا کہ جب تک ماریو تعلیم مکمل نہ کر لے اسے واپس نہ لایا جائے لیکن پھر ابھی ماریو نے ثانوی تعلیم ہی مکمل کی تھی کہ اس کا والد بیمار ہو گیا اور بڑے پجاری نے ماریو کو واپس بلا لیا اور پھر اس کے والد کی وفات کے

بعد ماریو کو قبیلے کا بڑا سردار بنا دیا گیا۔

ماریو کو سردار بنے ہوئے صرف پانچ سال ہوئے تھے لیکن ان پانچ سالوں میں اس نے اپنے قبیلے کو اس حد تک تعلیم کے حصول کے لئے قائل کر لیا تھا کہ چھوٹے سردار بھی جو پہلے اس بات کو تسلیم نہ کرتے تھے اب اس کے قائل ہو چکے تھے۔ صرف شیطانی معبد کا بڑا پجاری تعلیم کے لئے کسی کو بھی قبیلے سے باہر بھیجنے پر آمادہ نہ تھا اور سردار ماریو آج حتمی فیصلہ کرنے آیا تھا کیونکہ کافی عرصہ پہلے اس کے قبیلے نے ایک آدمی کو پکڑا تھا جو اجنبی تھا اور ہانگو پہاڑیوں پر گھومتا پھر رہا تھا۔ اسے پکڑ کر بڑے پجاری کے سامنے پیش کر دیا گیا۔

بڑے پجاری نے اسے قتل کرانا چاہا تو اس آدمی نے اسے بتایا کہ اس کے پاس ایک شیطانی حربہ ہے اور وہ یہ حربہ شیطانی قبیلے کے بڑے پجاری کو دینے آیا ہے۔ پھر اچانک وہ آدمی غائب ہو گیا۔ بڑے پجاری نے سردار کو صرف اتنا بتایا کہ وہ فرار ہو گیا ہے لیکن پھر بڑے پجاری نے ایک مقدس دن جسے شیطان کا دن کہا جاتا تھا اور اس روز جس کا جو جی چاہتا تھا کرتا تھا۔ کوئی کسی کو پوچھتا نہیں تھا۔ کسی دھات کا ایک ذرہ ایک مٹی کی ہانڈی میں ڈال کر اس ہانڈی کو ہوا میں اچھالا تو پلک جھپکنے میں ہانڈی فضا میں بہت اونچی اڑتی ہوئی پہاڑیوں کی چوٹیوں کے پیچھے نجانے کہاں غائب ہو گئی۔

سارے قبیلے والے بے حد حیران ہوئے اور وہ بڑے پجاری کے قدموں میں گر گئے۔ اس وقت سردار ماریو بھی بے حد متاثر ہوا تھا لیکن پھر اسے پتہ چلا کہ یہ سارا کام اس چھوٹے سے ذرے کا تھا جو اس ہانڈی میں ڈالا گیا تھا اور یہ ذرات ہانگو کی پہاڑی سے ملے ہیں اور جو آدمی فرار ہو گیا تھا اس کے پاس ان ذرات کا ذخیرہ تھا جس میں سے اس نے کچھ پجاری کو دیئے اور فرار ہو گیا۔ سردار ماریو نے اس مقام کو تلاش کرایا جہاں سے یہ ذخیرہ ملا تھا اور پھر وہ مقام مل جانے پر پتھر کے ایک ٹکڑے پر موجود ایک ذرہ اسے بھی مل گیا۔ اس نے ذرے کو نیزے پر لگا کر نیزے کو دور ایک پہاڑی کی چوٹی کی طرف اچھال دیا۔

عام حالات میں تو یہ نیزہ اس پہاڑی تک پہنچ ہی نہ سکتا تھا لیکن پورا قبیلہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ نیزہ بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اڑتا ہوا پوری قوت سے کافی دور پہاڑ کی چوٹی سے ٹکرایا اور پھر خوفناک دھماکہ ہوا اور بہت بڑا شعلہ فضا میں اٹھا اور پھر بجھ گیا۔ پورا قبیلہ اس پہاڑی پر پہنچا لیکن وہ نیزہ مڑ تڑ چکا تھا اور وہ ذرہ بھی انہیں نہ مل سکا لیکن وہ سب سمجھ گئے تھے کہ اس میں شیطان کا یا بڑے پجاری کا کوئی کمال نہیں ہے۔ پھر سردار ماریو نے سب کو سمجھایا کہ ایسے بے شمار راز دنیا میں موجود ہیں۔ اگر ہم تعلیم حاصل کر لیں اور اپنے آپ کو بظاہر تبدیل کر کے دنیا کے ساتھ چلیں تو ہم بھی پوری زندگی عیش سے گزار سکتے ہیں اور شیطان کی

پوجا بھی بڑھ سکتی ہے کیونکہ دنیا کے لوگ ہماری قیادت میں چلنے پر فخر کریں گے تو قبیلے والے مان گئے اور اب سردار ماریو چاروں چھوٹے سرداروں کے ساتھ شیطانی معبد میں بڑے پجاری کے پاس آخری فیصلہ کرنے آیا تھا۔ اس وقت وہ آمنے سامنے بیٹھے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

''مجھے تمہارا پیغام مل چکا ہے سردار ماریو۔ تم چاہتے ہو کہ قبیلے کو بیرونی دنیا سے ملا دیا جائے اور جس طرح وہاں لوگ ایک دوسرے کو ہلاک کرتے ہیں ہزاروں لاکھوں لوگوں کو ایک دھماکے سے مار دیا جاتا ہے اس طرح وہ لوگ ہمارے اس مقدس قبیلے کو بھی ہلاک کر دیں۔ میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا''...... بڑے پجاری نے بڑے سخت لہجے میں کہا۔

''بڑے پجاری چاشائی۔ ہم اب تک جانوروں کی طرح رہ رہے ہیں جبکہ بیرونی دنیا کے لوگ بہت آگے پہنچ چکے ہیں۔ تم بیرونی دنیا میں نہیں رہے جبکہ میں رہ چکا ہوں''...... سردار ماریو نے کہا۔

''میں تمہیں یہ بتا دوں کہ میں بھی اپنے والد کے ساتھ دو سال بیرونی دنیا میں رہ کر آیا ہوں۔ شیطان نے میرے والد کو حکم دیا تھا کہ وہ مجھے بھی اس کی بڑی دنیا میں لے جائے اور وہاں لے جا کر میری تربیت کرے چنانچہ میں بھی تمہاری طرح دو سال تک بڑی دنیا میں رہ چکا ہوں لیکن میں نے دیکھا کہ اگر ہم لوگ باہر گئے تو

لازماً وہ لوگ بھی یہاں آئیں گے اور ہمارے قبیلے کی عورتوں کو اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ ہم مردوں کو وہاں کی عورتیں پسند آ جائیں گی اور ہمارے قبیلے کے بچے رل جائیں گے اور آخر کار ہم سب کو لوٹ کر بڑی دنیا کے لوگ ہمیں ہلاک کر دیں گے اور اس پوری وادی پر قبضہ کر لیں گے''...... بڑے پجاری نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''ایسا کچھ نہیں ہو گا میں قبیلے کا سردار ہوں اس لئے قبیلے کی بہتری میں نے دیکھنی ہے۔ تم پجاری ہو اس لئے تم صرف اس معبد تک ہی محدود رہو گے۔ سنا تم نے''...... سردار ماریو نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

''غصے میں آنے کی ضرورت نہیں۔ شیطان کی آنکھوں میں دیکھو اگر تمہیں ان میں رضامندی نظر آئے تو میں بھی رضامند ہوں''...... بڑے پجاری نے بجائے غصہ کرنے کے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم شیطان کی بتائی ہوئی ترکیبیں مجھ پر استعمال نہ کرو۔ میں بھی اس قبیلے کا سردار ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم یہ سب کیوں کہہ رہے ہو۔ بہرحال پہلے تم یہ بتاؤ کہ جو اجنبی قبیلے کی پہاڑیوں پر گھومتا پھرتا پکڑا گیا تھا وہ کہاں ہے''...... سردار ماریو نے کہا۔

''وہ اجنبی جس کا نام ولیم ہے اس نے ہماری بات ماننے سے انکار کر دیا تھا اس کے پاس کسی دھات کے ذرات تھے۔ اس نے ہمیں ایک ذرہ دیا اور اس سے ہانڈی اڑانے کے لئے کہا۔ ہم نے

ہنڈیا اڑائی لیکن پھر وہ اجنبی اچانک غائب ہو گیا اپنے ذرات سمیت''...... بڑے پجاری نے کہا۔

''بڑے پجاری۔ شیطان نے گو جھوٹ بولنے والے کو اچھا بتایا ہے لیکن ہم سب شیطان کی پوجا کرتے ہیں اس لئے ہمیں اپنے لوگوں کے ساتھ درست انداز میں بولنا چاہیے۔ ہم نے اس اجنبی کی لاش کاشار پہاڑی پر خود دیکھی ہے جسے خون آشام گدھ کھا رہے تھے''...... ایک چھوٹے سردار نے کہا۔

''سنو غلط بات مت کیا کرو تم سردار ہو عام آدمی نہیں ہو۔ پہلے وہ اجنبی غائب ہو گیا تھا پھر کچھ ماہ بعد ایک بار پھر آیا اور پکڑا گیا۔ میں نے اسے موت کی سزا دی۔ تم نے جب اسے دیکھا تو وہ دوسری بار آیا تھا پہلی بار غائب ہو گیا تھا''...... بڑے پجاری چاشائی نے کہا۔

''ٹھیک ہے آپ درست کہہ رہے ہیں میں غلطی پر تھا''...... چھوٹے سردار نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''میں اسی لئے پوچھ رہا تھا کہ وہ ذرات ایک دو نہیں ہوں گے ان کا ذخیرہ ہو گا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ ذرات کہاں موجود ہیں کیونکہ ان ذرات کو بڑی دنیا میں فروخت کر کے ہم سب امیر ترین بن سکتے ہیں۔ ہمارے پاس وہ سب کچھ آ سکتا ہے جو بیرونی دنیا کے پاس ہے کیونکہ یہ ذرات بڑی دنیا کے ہتھیاروں کو بے حد تیز کر سکتے ہیں۔ وہ ان ذرات کے بدلے ہمیں وہ سب کچھ دیں گے

جو ہم مانگیں گے لیکن ایسا تب ہو سکتا ہے جب ہم اجنبیوں کو اپنے قبیلے میں آنے کی اجازت دیں''...... سردار ماریو نے کہا۔

''لیکن سردار۔ وہ ذرات کہاں ہیں کیا تمہیں معلوم ہے''...... ایک چھوٹے سردار نے کہا۔

''نہیں لیکن بڑے پجاری کو یقیناً اس کا علم ہو گا اور میں بطور سردار انہیں شیطان کے سامنے حکم دیتا ہوں کہ جو کچھ انہیں معلوم ہے وہ سب ہمیں بتا دیں''...... سردار ماریو نے کہا۔

''میں شیطان کا بڑا پجاری شیطان کی قسم کھا کر کہہ رہا ہوں کہ مجھے ان ذرات کا علم نہیں ہے''...... بڑے پجاری نے ہاتھ اٹھا کر شیطان کی قسم کھاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو بہت برا ہوا پھر تو معاملات بہت گڑبڑ ہو سکتے ہیں''...... سردار ماریو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''سنو۔ اگر کوئی گروہ ان ذرات کو تلاش کرنے آئے تو تم نے انکار نہیں کرنا کیونکہ میں نے انہیں اجازت دے دینی ہے''...... سردار ماریو نے کہا۔

''نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ کوئی اجنبی ہمارے قبیلے میں آ کر زندہ نہیں رہ سکتا''...... بڑے پجاری نے کہا تو سردار ماریو ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ دوسرے لمحے اس نے سامنے بیٹھے ہوئے بڑے پجاری چاشائی کو گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر سائیڈ دیوار کی طرف اچھال دیا۔ دوسرے لمحے معبد ایک دھماکے اور

بڑے پجاری کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔

''یہ میں نے تمہیں صرف نمونہ دکھایا ہے اگر تم نے دوبارہ انکار کیا تو تمہارے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ آؤ چھوٹے سردارو۔ اب چلیں۔ مجھے یقین ہے کہ شیطان کی طرح سمجھ دار پجاری اب انکار نہیں کرے گا''...... سردار ماریو نے کہا اور غار کے دہانے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے چاروں سردار بھی تھے۔

''سردار۔ اگر تمہیں وہ ذرات چاہئیں تو ہم اپنے اپنے علاقوں میں انہیں تلاش کریں''...... ایک چھوٹے سردار نے کہا۔

''ہاں کوشش کرو۔ اس طرح پجاری کو مرنا نہیں پڑے گا ورنہ اس کی کھال کھنچ جائے گی''...... سردار ماریو نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پجاری کو مت مارنا سردار ورنہ پورا قبیلہ تمہارا مخالف ہو جائے گا''...... ایک چھوٹے سردار نے کہا۔

''قبیلے والوں کو معلوم ہی نہیں ہو گا کہ اسے کس نے مارا ہے جس طرح پجاری نے اس اجنبی کو ہلاک کر دیا اور کسی کو معلوم ہی نہیں ہو سکا''...... سردار ماریو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سردار کیا اس دھات کے ذرات پجاری کے قبضے میں ہوں گے''...... دوسرے چھوٹے سردار نے کہا۔

''ہاں۔ یہ طے ہے لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ پجاری ہم سے چھپا کیوں رہا ہے''...... سردار ماریو نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ وہ ذرات سمیت کسی روز غائب ہو جائے گا اور پھر ہمیشہ کے لئے عیش کی زندگی گزارنے کے لئے مستقل طور پر بڑی دنیا میں رہے گا''...... ایک اور چھوٹے سردار نے کہا۔

''یہ اس کی بھول ہے۔ میرے خاص آدمی اس کا دن رات خیال رکھتے ہیں''...... سردار ماریو نے کہا تو چھوٹے سرداروں نے اس بار اس طرح سر ہلا دیئے جیسے انہیں اب یقین ہو گیا ہو کہ سردار ماریو آخر کار کامیاب رہے گا۔

افریقی ملک نگولا کے دارالحکومت کاشا کے ایک ہوٹل کے بڑے کمرے میں ڈیانا کے ساتھ دو مرد اور ایک عورت موجود تھے۔ یہ سب بلیک سٹار ایجنسی کے سپر ایجنٹ تھے جبکہ ڈیانا اس گروپ کی ہیڈ تھی۔ وہ دو گھنٹے پہلے ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ونگٹن سے کاشا پہنچے تھے۔ کاغذات کے لحاظ سے وہ چاروں سیاح تھے اور افریقی جنگلات اور قدرتی نظاروں کی سیاحت کرنے آئے تھے۔ ویسے وہ چاروں ایکریمیا کی یونیورسٹی میں پڑھاتے تھے۔ ان کے پاس ورلڈ ٹور زم کے جاری کردہ ریڈ کارڈ بھی تھے جن کی موجودگی میں پوری دنیا میں سیاحوں کو پروٹوکول دیا جاتا تھا اور ان سے کسی قسم کی پوچھ گچھ نہ کی جاتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں بھی ریڈ کارڈ دیکھنے کے بعد ان سے کسی قسم کی انکوائری نہیں کی گئی تھی اور وہ ٹیکسی لے کر سیاحوں کے معروف ہوٹل میں پہنچ گئے تھے جہاں ان کے لئے پہلے سے دو ڈبل بیڈ رومز بک کرائے گئے تھے۔ ایک ڈیانا کے

نام سے جس میں اس کے ساتھ اس کی ساتھی عورت کرسٹی نے رہنا تھا جبکہ دوسرا بیڈ روم اس کے ساتھی مردوں کے لئے تھا جن میں سے ایک کا نام چارلس اور دوسرے کا نام جیمز تھا لیکن اس وقت یہ چاروں ڈیانا کے کمرے میں موجود تھے۔ ڈیانا کے سامنے میز پر ایک نقشہ پھیلا ہوا تھا اور وہ چاروں اس نقشے پر اس طرح جھکے ہوئے تھے جیسے اس میں کسی خزانے کے مقام کو ٹریس کر رہے ہوں۔

''ڈیانا۔ کیا پاکیشیائی مسخرے کی بات پر یقین کیا جا سکتا ہے۔ ہوسکتا ہے اس نے خواہ مخواہ گپ لگائی ہو''...... کرسٹی نے کہا تو سب چونک کر سیدھے ہو گئے۔

''ایک ایسی روایت بھی مشہور ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے سے پوچھا کہ دنیا کا مرکز کہاں ہے تو اس نے انگلی سے اپنے پیروں کے سامنے زمین پر نشان لگا دیا اور کہا کہ یہ زمین کا مرکز ہے۔ اس آدمی نے حیران ہو کر اس سے پوچھا کہ کیسے پتہ چلے گا کہ تم درست کہہ رہے ہو تو اس نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا کہ زمین کی پیمائش کر لو تمہیں خود ہی پتہ چل جائے گا۔ اب کون پیمائش کرے گا''...... جیمز نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''ہاں ایسا ہوسکتا ہے لیکن اب ہم کیا کریں۔ چیف کرنل ڈیوڈ اور چیف سیکرٹری سب کو اس پاکیشیائی عمران پر اعتماد ہے کہ اس نے

جو بتایا ہے وہ درست ہے اور ان کی اطلاع کے مطابق عمران اپنے ساتھیوں سمیت خود بھی یہاں پہنچ رہا ہے۔ وہ جب پاکیشیا سے یہاں کے لئے روانہ ہو گا تو چیف کو اطلاع مل جائے گی اور چیف ہمارے خصوصی سیل فون پر اطلاع دے دے گا''...... ڈیانا نے کہا۔

''تو پھر تم نقشہ کیوں دیکھ رہی ہو۔ ہانگو کا علاقہ کافی بڑا ہے اور اس تمام علاقے میں دھات کو تلاش کرنے کے لئے کافی وقت چاہئے اس لئے ہم قبیلے کے سردار کے مہمان بن کر وہاں رہیں''...... کرسٹی نے کہا۔

''یہ قبیلہ چونکہ شیطان کا پجاری ہے اس لئے وہاں کسی قسم کی اخلاقیات کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ خاص طور پر عورتوں کے سلسلے میں یہ لوگ انتہائی اجڈ اور وحشی ثابت ہوئے ہیں اس لئے چیف نے مجھے خصوصی طور پر خبردار کیا ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم کرسٹی کسی قسم کے بھی حالات ہوں انہیں سنبھال لو گی اس لئے میں تمہیں ساتھ لے آئی ہوں۔ اب تم بتاؤ کہ اگر اس قبیلے میں داخل ہوتے ہی ہمیں سینکڑوں افراد گھیر لیں تو پھر کیا ہو گا''...... ڈیانا نے کہا تو کرسٹی بے اختیار ہنس پڑی۔

''تم یہاں اس افریقی قبیلے کی اخلاقیات کے بارے میں بات کر رہی ہو۔ ایکریمین کسی حد تک اخلاقیات پر عمل کرتے ہیں۔ ہاں البتہ جبر نہیں کیا جاتا اور یہاں ہم اس قبیلے کے سردار سے یہ وعدہ لے لیں کہ ہم پر جبر نہیں کیا جائے گا تو پورا قبیلہ اس کا پابند

رہے گا''...... کرسٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ، ویری گڈ۔ پھر کیوں نہ فوری یہ کام کیا جائے تاکہ ہم پاکیشائی ایجنٹوں کے آنے اور قبیلے میں داخل ہونے سے پہلے کلاسیم دھات لے کر واپس ایکریمیا پہنچ جائیں۔ پھر پاکیشائی ایجنٹوں کی کیا جرأت ہے کہ وہ ایکریمیا سے دھات لے جا سکے''...... ڈیانا نے نقشے کو تہہ کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن ہم وہاں کس سے رابطہ کریں گے اور دھات کو کیسے تلاش کریں گے''...... چارلس نے کہا۔

''وہاں فون تو ہو گا قبیلے کے سردار سے بات کریں''...... جیمز نے کہا۔

''یہاں کاشا میں محکمہ سیاحت کا ہیڈ آفس ہے وہاں ایک ڈپٹی ڈائریکٹر ہے جس کا نام روگر ہے۔ میں نے اس کی ٹپ حاصل کی ہے۔ وہ ہماری ہر طرح سے مدد کرے گا''...... ڈیانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لیس۔ پی اے ٹو ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ سیاحت''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''میرا نام ڈیانا ہے اور میں ایکریمین ہوں۔ ہم ریڈ کارڈ ہولڈر ہیں۔ ڈپٹی ڈائریکٹر روگر سے بات کرائیں''...... ڈیانا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو روگر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لہجہ بھاری اور سخت تھا۔

"مسٹر روگر۔ آپ کو میرے بارے میں ونگٹن سے مسٹر ایڈورڈ نے فون کیا ہو گا ڈائریکٹر جنزل ورلڈ ٹورازم"...... ڈیانا نے کہا۔

"اوہ یس میڈم۔ کیا حکم ہے"...... اس بار دوسری طرف سے بولنے والی کی آواز میں لرزش محسوس ہو رہی تھی۔

"ہم ہوٹل روزڈم میں کمرہ نمبر چار سو چار میں ہیں۔ آپ یہاں آ جائیں تاکہ آپ سے تفصیلی بات ہو سکے"...... ڈیانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اب یہ دوڑا چلا آئے گا کیونکہ اسے کہا گیا ہے کہ اگر ہم نے اس کی فیور میں رپورٹ دی تو اسے ترقی دے کر ڈائریکٹر بنا دیا جائے گا"...... ڈیانا نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کال بیل بجی تو جیمز اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... جیمز نے ایک بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

"روگر ڈپٹی ڈائریکٹر ٹورازم"...... باہر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو جیمز نے بٹن آف کر کے دروازہ کھول دیا تو ایک لمبا تڑنگا افریقی اندر داخل ہوا۔ اس نے سوٹ پہن رکھا تھا۔

"میرا نام روگر ہے"...... افریقی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو

ڈیانا نے آگے بڑھ کر اس سے مصافحہ کیا اور پھر سب سے اس کا تعارف کرایا۔

"آپ ریڈ کارڈ ہولڈر ہیں، میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ آپ کو یہاں کسی قسم کی رکاوٹ پیش ہی نہیں آئے گی"...... روگر نے کہا۔

"ہم آپ کو ڈپٹی ڈائریکٹر کی بجائے ڈائریکٹر دیکھنا چاہتے ہیں مسٹر روگر"...... ڈیانا نے کہا تو روگر کے چہرے پر مسرت کی لہریں دوڑنے لگیں۔

"آپ حکم کریں آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... روگر نے کہا۔

وہ اب ایک خالی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

"نگولا کے پہاڑی علاقے ہانگو میں شیطان کی پوجا کرنے والا قبیلہ رہتا ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے"...... ڈیانا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن آپ کو کس نے بتایا ہے کیونکہ یہ سٹیٹ سیکرٹ ہے۔ ہماری حکومت نے اسے خصوصی طور پر سیکرٹ رکھا ہوا ہے تاکہ پوری دنیا ان کے خلاف کارروائی شروع نہ کر دے"...... روگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بات کو چھوڑیں آپ۔ یہ بتائیں کہ کیا اس قبیلے کے سردار سے آپ کے تعلقات ہیں یا نہیں"...... ڈیانا نے کہا۔

"تعلقات تو نہیں ہیں لیکن اس قبیلے میں جانے کے لئے آپ کو گورنر جنزل کے خصوصی اجازت نامے کی ضرورت ہو گی ورنہ

آپ وہاں نہیں جاسکتیں''...... روگر نے کہا۔

''کیوں وجہ۔ گورنر جنرل کا ایک پسماندہ قبیلے سے کیا تعلق ہے''...... ڈیانا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''وہ نہیں چاہتے کہ کوئی وہاں جائے اس لئے انہوں نے کوئی اجازت نامہ نہیں دینا نہ جبراً ان سے کوئی لے سکتا ہے۔ دراصل مجھ سمیت کوئی بھی نہیں چاہتا کہ لوگ اس گندے قبیلے سے متعارف ہوں جو رشتوں کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ ہی اخلاقیات کا قائل ہے''...... روگر نے کہا۔

''پھر تم ہمیں خاموشی سے وہاں پہنچا دو۔ ضروری نہیں کہ وہاں موجود لوگ تمہاری بات نہ مانیں اور یہ سن لو کہ اگر تم نے انکار کیا تو پھر تم شاید اس عہدے پر بھی برقرار نہ رہ سکو گے''...... ڈیانا نے باقاعدہ دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کا کام ضرور کروں گا میڈم۔ میں آپ کو ایک ایسا آدمی دے دوں گا جو اس قبیلے کا رہنے والا ہو۔ وہ اب یہاں ٹورسٹ گائیڈ بنا ہوا ہے۔ قبیلے کا سردار اس کا دوست ہے۔ سردار کا نام ماریو ہے اور وہ اکثر یہاں بھی آتا رہتا ہے۔ وہ یہاں اس گائیڈ جس کا نام کوٹو ہے سے ملتا ہے۔ کبھی کبھار چھٹی لے کر کوٹو بھی قبیلے میں چلا جاتا ہے اور وہاں اس کا گھر ہے لیکن......''۔ روگر بات کرتے کرتے یکلخت خاموش ہو گیا تو ڈیانا اور اس کے ساتھی چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''لیکن کیا''...... ڈیانا نے کہا۔

''وہاں عورتوں کو بھیجا نہیں جا سکتا۔ قبیلے کے اندر پہنچنے کے بعد ان کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی وہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے''...... روگر نے کہا۔

''لیکن اگر سردار ہمیں تحفظ دے گا تو قبیلہ کیا کر سکے گا۔ یہ تو افریقی قبائل کی روایت ہے''...... ڈیانا نے کہا۔

''اس قبیلے کی بھی روایت ہے لیکن یہ قبیلہ شیطان کا پجاری ہے اور شیطان کسی روایت کو نہیں مانتا۔ اس کے نزدیک دوسروں سے جھوٹ بولنا اچھا کام ہے''...... روگر نے کہا۔

''تم ہماری فکر مت کرو ہم اپنی حفاظت خود کر سکتے ہیں''۔ ڈیانا نے کہا۔

''اوکے پھر مجھے اجازت دیں۔ میں کوٹو کو آپ کے پاس بھجوا دیتا ہوں''...... روگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''بیٹھیں ابھی چند باتیں رہتی ہیں''...... ڈیانا نے کہا۔

''جی فرمائیں''...... روگر نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''آپ سیاحوں کی باقاعدہ رجسٹریشن بھی کرتے ہیں یا جو آپ سے رجسٹریشن کرانا چاہیں صرف ان کی رجسٹریشن کرتے ہیں''...... ڈیانا نے کہا۔

''آپ کے متعلق تفصیلی معلومات ہمارے آفس میں پہنچ چکی ہوں گی۔ سیاح جس راستے سے بھی نگولا یا کاشا میں داخل ہوتا ہے

وہاں سے اس کے بارے میں تفصیل ہمیں مل جاتی ہے۔ ہم سیاحوں کو اس طرح چیک نہیں کرتے کہ ان کو توہین محسوس ہو''...... روگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو غور سے سنو۔ پاکیشیا سے ایک گروپ یہاں آ رہا ہے۔ اس گروپ میں ایک عورت اور تین مرد ہیں۔ انہوں نے آنا پاکیشیا سے ہے۔ چاہے وہ میک اپ میں ہوں یا انہوں نے نام تبدیل کر لئے ہوں لیکن یہ گروپ ایسے ہی رہے گا۔ اس گروپ میں ایک مرد افریقی حبشی ہے جبکہ دوسرا ایکریمین حبشی ہے۔ ایک ایشیائی ہے اور عورت ہے۔ نجانے وہ کس میک اپ میں ہو۔ ہمیں اس گروپ کی فوری اطلاع ملنی چاہئے''...... ڈیانا نے کہا۔

''جی بالکل مل جائے گی۔ میں ابھی جا کر چیک کرتا ہوں کہ کہیں وہ لوگ آ تو نہیں چکے۔ ایسی صورت میں ان کے موجودہ پتے سے آپ کو مطلع کر دوں گا''...... روگر نے کہا۔

''ابھی تو تم ہوٹل کے فون پر اطلاع دے دو گے لیکن جب ہم قبیلے میں ہوں گے تو تب وہ آئیں تو تم کیسے اطلاع دو گے''۔ ڈیانا نے کہا۔

''یہاں ہر سیاح جو شہر سے باہر جائے یا کسی قبیلے میں جائے تو اسے ایک خصوصی سیل فون مہیا کیا جاتا ہے جس سے وہ چوبیس گھنٹے میں کسی بھی وقت ہم سے رابطہ کر سکتا ہے۔ میں آپ چاروں کو وہ سیل فونز بھجوا دوں گا آپ نے صرف بٹن دبانا ہے اور بات کرنی

ہے''...... روگر نے کہا۔

''اوکے شکریہ۔ آغاز تو اچھا ہوا ہے مجھے یقین ہے کہ آپ ضرور ڈائریکٹر بن جائیں گے''...... ڈیانا نے مسکراتے ہوئے کہا تو روگر کا چہرہ کھل اٹھا۔

''میں ایک گھنٹے میں کوٹو کو آپ کے پاس بھیج دوں گا۔ سیل فونز وہ ساتھ لے آئے گا۔ وہ آپ کے احکامات کی مکمل تعمیل کرے گا''...... روگر نے کہا اور سب کو سلام کر کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

''صورت حال خاصی کٹھن ہے۔ چلو ہم وہاں پہنچ بھی گئے لیکن وہاں سے دھات کیسے تلاش کریں گے''...... جیمز نے کہا۔

''اب تو کسی بھی دھات کو ٹریس کرنے کے لئے خصوصی سیٹلائٹ موجود ہیں''...... چارلس نے کہا۔

''بات تو چارلس درست کہہ رہا ہے۔ کیوں ڈیانا تم کیا کہتی ہو''...... کرٹی نے کہا۔

''اصل مسئلہ یہی ہے کہ سیٹلائٹ بلکہ خصوصی سیٹلائٹ بھی اس دھات کو ٹریس نہیں کر سکے۔ پہلے جو چند ذرات ملے تھے وہ کسی سائنس دان کے ہاتھ لگ گئے۔ اب اس لئے ہمیں یہ مشن دیا گیا ہے کہ ہم وہاں پہنچ کر اس قبیلے کے لوگوں سے پوچھ گچھ کریں''...... ڈیانا نے کہا۔

''میڈم کی بات دل کو لگتی ہے۔ ہمیں قبیلے میں پہنچ کر ہی اصل

معلومات کا علم ہو سکے گا''...... جیمز نے کہا۔

''لیکن کیا یہ قبیلہ اس دھات کی اہمیت کو جانتا ہے''...... کرسٹی نے کہا۔

''ہاں۔ پجاری اس سے ہنڈیا اڑنے کا مظاہرہ کیا تھا''...... ڈیانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر یقیناً یہ دھات اس کے پاس ہو گی''...... چارلس نے کہا۔

''اگر اس کی تحویل میں ہو گی تو اس سے حاصل کر لیں گے۔ ہم نے ہر حال میں اس دھات کا سراغ لگانا ہے چاہے ہمیں کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے''...... ڈیانا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں کے بعد کال بیل ایک بار پھر بج اٹھی تو جیمز اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''کون ہے''...... جیمز نے ڈور فون کا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

''میرا نام کوٹو ہے۔ مجھے جناب روگر نے آپ کے پاس بھیجا ہے''...... باہر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو جیمز نے دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر ایک درمیانے قد کا افریقی آدمی کھڑا تھا۔

''اندر آ جاؤ''...... جیمز نے کہا تو کوٹو اندر داخل ہو گیا۔ پھر ڈیانا نے اپنا تعارف کرا کر اسے بیٹھنے کے لئے کہا تو کوٹو مؤدبانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کیا تم بھی شیطان کی پوجا کرتے ہو''...... ڈیانا نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ میں کیا میرا پورا قبیلہ شیطان کی پوجا کرتا ہے''۔ کوٹو نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا تو ڈیانا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''تم کب سے یہاں آ جا رہے ہو''...... ڈیانا نے پوچھا۔

''میں تو بچپن سے ہی وہاں سے بھاگ کر بڑی دنیا میں آ جایا کرتا تھا۔ میں یہاں کے کاموں سے جب تھک جاتا تھا تو واپس چلا جایا کرتا تھا پھر جب وہاں سے بور ہوتا تو واپس بڑی دنیا میں آ جاتا البتہ اب مجھے کاشا آئے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں۔ اب تو میں ملازم ہوں اور مجھے باقاعدہ چھٹی لے کر جانا پڑتا ہے''...... کوٹو نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہیں تمہارے باس روگر نے ہمارے بارے میں کیا بتایا ہے''...... ڈیانا نے کہا۔

''شیطان کے بعد وہ میرے آقا ہیں۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے تمام احکامات کی اس طرح تعمیل کروں جیسے غلام اپنے آقا کے احکامات کی تعمیل کرتا ہے اور مجھے اس کے عوض ترقی ملے گی''...... کوٹو نے کہا۔

''ہم تمہارے قبیلے میں جانا چاہتے ہیں۔ ہم تمہارے قبیلے کے بارے میں سب کچھ معلوم کر کے اس پر کتاب لکھنا چاہتے ہیں''...... ڈیانا نے کہا۔

"محترمہ۔ میں شیطان کا پجاری ہوں اور شیطان سب کچھ جانتا ہے اور وہ اپنی پوجا کرنے والوں کے کانوں میں سب کچھ بتا دیتا ہے اور شیطان نے مجھے بتا دیا ہے کہ آپ وہاں قبیلے کے بارے میں کتاب لکھنے نہیں جانا چاہتے بلکہ وہ سفید سائنسی دھات کے ذرات حاصل کرنا چاہتے ہیں جو بڑی دنیا میں بہت قیمتی ہیں اور مجھے روگر باس نے بتایا تھا کہ وہ اس قدر قیمتی ہیں کہ دس چھوٹے چھوٹے ذرات کے بدلے یہ پورا دارالحکومت کاشا اس کی تمام بلڈنگوں، سڑکوں اور رہائش گاہوں سمیت خریدیا جا سکتا ہے اور خریدنے والے کے لئے سودا پھر بھی سستا ہے"...... کوٹو نے مزے لے لے کر بات کرتے ہوئے کہا تو ڈیانا سمیت سب ایک بار پھر اسے حیرت سے دیکھنے لگے۔

"آپ حیران کیوں ہو رہے ہیں۔ یہ معمولی باتیں ہیں۔ ہمارے قبیلے کے افراد اب یہاں آتے جاتے رہتے ہیں اور میں بھی باس کے ساتھ کئی ہفتے ایکریمیا میں رہ چکا ہوں۔ وہ آدمی جسے یہ ذرات ملے تھے، ایکریمیا کی ریاست میں رہتا تھا۔ وہ سائنس دان تھا۔ اس نے ہی پجاری کو چند ذرات دیئے جس سے پجاری نے ہنڈیا ہوا میں اڑائی۔ قبیلے کے سردار ماریو نے اس سے نیزہ اڑایا لیکن پھر پجاری سمیت سب ان ذرات کو اب تک تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ آپ سب ایکریمی ہیں اور یقیناً آپ کا اصل مقصد بھی یہی ہوگا کہ آپ قبیلے میں جا کر ان ذرات کو تلاش کریں۔

باس روگر نے بتایا تھا کہ ایشیائی ملک پاکیشیا سے بھی کچھ لوگ یہاں آ رہے ہیں"...... کوٹو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر جو کچھ تم نے کہا ہے وہ درست ہے تو پھر تم نے کیا فیصلہ کیا ہے"...... ڈیانا نے کہا۔

"میرے لئے یہ ذرات کسی کام کے نہیں ہیں کیونکہ ہم قبائلی شیر بھی بیچنے کے لئے بڑی دنیا میں لے جائیں تو بکری کی قیمت بھی نہیں مل سکتی۔ میں تو آپ کی خدمت کروں گا تاکہ آپ میرے مستقل ایکریمیا میں رہنے کا انتظام کر دیں"...... کوٹو نے اٹھ کر سر جھکا کر اور سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے ڈرامائی انداز میں کہا۔

"بیٹھ جاؤ اور سنو، آئندہ مجھے اپنی اس اداکاری سے بے وقوف بنانے کی کوشش مت کرنا۔ ہم واقعی یہاں سائنسی ذرات تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں سائنس دانوں نے کلاسیم کا نام دیا ہے۔ اگر تم کلاسیم کی تلاش میں ہماری مدد کرو تو نہ صرف تمہیں ایکریمیا میں مستقل رہائش اور ٹورازم میں اعلیٰ عہدہ ملے گا بلکہ اتنی دولت بھی ملے گی کہ تم ایکریمیا میں لارڈ جیسی زندگی گزار سکو گے البتہ ابتدائی رقم میں ابھی دے دیتی ہوں۔ کامیابی کی صورت میں تمہیں اس سے لاکھوں گنا زیادہ ملے گا"...... ڈیانا نے کہا اور گود میں رکھے ہوئے لیڈیز بیگ کو کھولا اور اس میں سے بڑی مالیت کے کرنسی نوٹوں کی دو گڈیاں نکال کر کوٹو کے سامنے اس طرح پھینک دیں جیسے اس کی نظر میں اس کی کوئی اہمیت ہی نہ ہو لیکن کوٹو کی حالت

دیکھنے والی ہو رہی تھی۔ وہ آنکھیں پھاڑ کر ان گڈیوں کو دیکھنے لگا۔

''یہ۔ یہ سب میرے ہیں۔ کیا واقعی۔ تم مجھے مارو گے تو نہیں۔ میں انہیں واقعی گن لوں''...... کوٹو نے چھوٹے بچوں جیسے انداز میں کہا۔

''یہ تمہارے ہیں کوٹو۔ اٹھاؤ اور اپنی جیب میں ڈال لو۔ جب ہم کامیاب ہو جائیں گے تو تمہیں اس جیسی ایک ہزار گڈیاں اور ملیں گی اور تم ایکریمیا میں لارڈ کوٹو بن کر زندگی بسر کرو گے۔ انتہائی عیش و عشرت کی زندگی''...... ڈیانا نے کہا۔ باقی سب خاموش بیٹھے یہ ڈرامہ ہوتے دیکھ رہے تھے۔ کوٹو نے یکلخت جھپٹ کر گڈیاں اٹھا لیں اور اٹھ کر اپنی پینٹ کی جیبوں میں ڈال لیں۔ پھر وہ اٹھا اور اس نے دیوار کی طرف منہ کر کے باقاعدہ دونوں کانوں پر ہاتھ رکھے اور دیوار سے ناک رگڑنی شروع کر دی۔

''یہ کیا کر رہے ہو۔ کیا ہوا ہے''...... ڈیانا نے حیران ہو کر پوچھا۔ اس کے ساتھی بھی حیران تھے۔

''شیطان کی پوجا کر رہا ہوں میڈم۔ ہم ایسے ہی پوجا کرتے ہیں''...... کوٹو نے پیچھے ہٹ کر لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے جیب میں ڈالی ہوئی نوٹوں کی گڈیوں کو باہر سے اس طرح تھپتھپایا جیسے یقین کر رہا ہو کہ واقعی اس کی جیبوں میں نوٹوں کی گڈیاں ہیں۔

''ہاں سب موجود ہیں۔ میں خواب نہیں دیکھ رہا''...... کوٹو نے

لاشعوری انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

''بے فکر رہو کوٹو۔ ہم تمہاری دنیا بدل دیں گے لیکن اب غور سے میری بات سنو''...... ڈیانا نے اسے بازو سے پکڑ کر کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

''آپ اب صرف حکم دیں۔ کوٹو اپنی جان دے کر بھی اس پر عمل کرے گا''...... کوٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہم نے کلاسیم دھات تلاش کر کے حاصل کرنی ہے اور پاکیشیا سے جو لوگ یہاں آ رہے ہیں انہیں ہلاک کرنا ہے۔ بس اتنا سا کام ہے''...... ڈیانا نے کہا۔

''میڈم۔ جتنی عقل مجھے شیطان نے دی ہے اس کے مطابق یہ دونوں کام اکٹھے نہیں ہو سکتے اس لئے آپ مجھے حکم دیں کہ ان دونوں میں سے کس پر پہلے کام کروں''...... کوٹو نے کہا۔

''تم پہلے کلاسیم دھات کو تلاش کرو''...... ڈیانا نے کہا۔

''اس کے لئے مجھے واپس قبیلے میں جانا ہو گا کیونکہ شیطان نے مجھے سب سے زیادہ عقل دی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ پجاری نے ان ذرات کو چھپا رکھا ہے اور قبیلے کا سردار ماریو جو میرا دوست ہے وہ اس پجاری کے خلاف ہے لیکن قبیلے والوں کے ڈر سے وہ اس کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھاتا۔ میں اسے اکساؤں گا اور پھر وہ بڑے پجاری سے کلاسیم دھات لے کر آپ کو دے دے گا''...... کوٹو نے کہا۔

"ہم چاروں تمہارے ساتھ جائیں گے۔ سمجھے تم۔ اب یہ کام کیسے ہوگا یہ تم نے سوچنا ہے"...... کوٹو نے کہا۔

"آپ بےفکر رہیں۔ شیطان نے مجھے کچھ زیادہ ہی عقل دے دی ہے۔ آپ تیاری کریں ہم صبح سویرے جیپ لے کر یہاں سے روانہ ہوں گے اور دوپہر کے قریب پہلی چیک پوسٹ پر پہنچ جائیں گے"...... کوٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم کس راستے سے جائیں گے۔ کیا ہمیں چیک پوسٹ پر روکا نہیں جائے گا"...... ڈیانا نے کہا۔

"اس جیسے صرف دو نوٹ دے کر ہم چیک پوسٹ کراس کر جائیں گے"...... کوٹو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ اس کے بعد کتنے نوٹ اور دینے ہوں گے اور کسے"...... ڈیانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سردار قبیلے میں رہتا ہے وہاں یہ نوٹ اس کے کس کام آ سکتے ہیں البتہ ہم یہاں سے جاتے ہوئے انتہائی تیز شراب کی بیس پچیس بڑی بوتلیں لے جائیں گے تو وہ تمہارا دوست بن جائے گا اس کے بعد رہا بڑا پجاری تو یہ کام قبیلے کے سردار اور چھوٹے سرداروں کو قابو میں کرنے سے ہوگا۔ اسے بھی شراب ہی دینی ہوگی"...... کوٹو نے کہا۔

"اس سے تم ہمارا تعارف کرا دینا باقی ہم خود سنبھال لیں گے جبکہ سردار ماریو سے نمٹنا تمہارا کام ہوگا"...... ڈیانا نے کہا۔

"آپ بےفکر رہیں سب ہو جائے گا۔ اب مجھے اجازت دیں میں صبح آؤں گا لیکن وہ جیپ بھی لینی ہے"...... کوٹو نے کہا۔

"ہم لے لیں گے تم آ جانا"...... ڈیانا نے کہا اور کوٹو سلام کر کے کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ بہت تیز اور شاطر آدمی ہے ڈیانا"...... کرسٹی نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے لیکن اس کے ذریعے ہمیں آگے بڑھنے کا راستہ مل جائے تو سودا مہنگا نہیں"...... ڈیانا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ملک نگولا کے ہمسایہ ملک باگانا کے دارالحکومت کے ایک ہوٹل میں عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ جن میں جولیا، جوزف، جوانا اور ٹائیگر شامل تھے آج ہی پہنچا تھا اور اپنی عادت کے مطابق انہیں ہوٹل میں چھوڑ کر وہ کسی سے ملنے کے لئے چلا گیا تھا اور اب اس کو گئے ہوئے بھی دو گھنٹے ہو چکے تھے اور نہ ہی اس کی واپسی ہوئی تھی اور نہ ہی اس نے کال کی تھی۔ جولیا کرسی پر خاموش بیٹھی ہوئی تھی جبکہ اس کے ساتھ ہی کرسی پر ٹائیگر بیٹھا تھا۔ ٹائیگر سے کچھ فاصلے پر جوانا بیٹھا ہوا تھا جبکہ جوزف نے کرسی پر بیٹھنے سے انکار کر دیا تھا اور گزشتہ دو گھنٹوں سے وہ اس طرح اکڑا کھڑا تھا جیسے انسان کی بجائے کوئی مجسمہ ہو۔

"جوزف"...... اچانک جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس مس"...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب مجھ سے برداشت نہیں ہوتا کہ تم اس طرح کھڑے رہو۔ آخر تم بیٹھ کیوں نہیں جاتے"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"اس لئے مس کہ آپ آقا عمران کی ساتھی ہیں اور ٹائیگر آقا کا شاگرد جبکہ جوانا بھی آقا کا ساتھی ہے۔ میں جب آقا کے سامنے نہیں بیٹھتا تو ان کے ساتھیوں اور شاگرد کے سامنے کیسے بیٹھ سکتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں میں مزید کئی گھنٹے اسی طرح کھڑا رہ سکتا ہوں"...... جوزف نے جواب دیا۔

"سنو۔ میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ اور جب تک میں نہ کہوں تم کرسی سے نہیں اٹھو گے"...... جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس مس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... جوزف نے برا منائے بغیر فوراً ایک خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور جولیا نے اس طرح لمبا سانس لیا جیسے اس کے سر سے ٹنوں بوجھ ہٹ گیا ہو۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا تو جولیا سمیت سب کھڑے ہو گئے سوائے جوزف کے وہ اطمینان سے بیٹھا رہا۔ عمران نے اس کی طرف توجہ نہ دی لیکن جولیا کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

"تم نے عمران کا احترام کیوں نہیں کیا۔ ویسے تو اسے آقا اور خود کو غلام کہتے ہو لیکن حالت یہ ہے کہ احتراماً اٹھ کر بھی کھڑے نہیں ہوئے"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا۔ کیوں غصہ کر رہی ہو۔ جوزف کیا مسئلہ ہے مجھے

بتاؤ“...... عمران نے کہا تو جوزف نے جولیا کا حکم تفصیل سے بتا دیا۔

”اور اب مس کہتی ہیں کہ میں احتراماً کھڑا ہو جاؤں۔ جب تک وہ حکم نہیں دیں گی میں کیسے اٹھ سکتا ہوں۔ وہ آقا کی ساتھی ہیں“...... جوزف نے جواب دیا تو جولیا کے چہرے پر پہلے حیرت اور پھر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

”آئی ایم سوری جوزف۔ اب تم اپنی مرضی سے اٹھ یا بیٹھ سکتے ہو“...... جولیا نے شرمندہ سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”اس نے مستقبل بھانپ لیا ہے جب شوہر بے چارہ بیوی کے حکم کی تعمیل میں اٹھک بیٹھک کرتا نظر آتا ہے تو اس کے ساتھی کی کیا جرأت ہے کہ وہ نہ مانے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”شٹ اپ۔ جو منہ میں آتا ہے بول دیتے ہو۔ نانسنس“...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ غصہ مصنوعی ہے۔

”باس ہمارا مشن تو نگولا میں ہے پھر ہم یہاں کیوں رک گئے ہیں“...... اچانک ٹائیگر نے کہا۔

”تم مجھے بتاؤ کہ ہم کیوں رک ہیں یہاں“...... عمران نے اس کا سوال اسی پر ڈالتے ہوئے کہا۔

”اس لئے باس کہ یہاں سے نگولا کے لئے ٹپ پاکیشیا کی

نسبت زیادہ آسانی سے اور اچھی مل سکتی ہے“...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہمیں جگہ کا علم ہے لیکن وہاں کے ماحول کا علم نہیں ہے اس لئے میں نے یہاں ایک ایسے آدمی کی ٹپ حاصل کی ہے جو ہماری رہبری وہاں کے لئے کر سکے۔ وہ آدمی یہاں آ رہا ہے اگر وہ کام کا ہوا تو اسے ہم ساتھ بھی لے جا سکتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”افریقہ میں جوزف سے زیادہ اور کوئی کیا مدد کر سکے گا“۔ جولیا نے کہا۔

”میں نگولا کبھی نہیں گیا اس لئے میں کیا کہہ سکتا ہوں کہ وہ کیسا ملک ہے“...... جوزف نے کہا تو وہ سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی تو جوزف تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”کون ہے“...... اس نے ڈور فون کا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

”میرا نام شابو ہے اور مجھے مسٹر مائیکل سے ملنا ہے“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ عمران، جولیا اور ٹائیگر تینوں ایکریمین میک اپ میں تھے اور اس میک اپ میں عمران نے اپنا نام مائیکل رکھا ہوا تھا۔

”دروازہ کھول دو جوزف“...... عمران نے کہا تو جوزف نے دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر ایک پستہ قد افریقی کھڑا تھا۔ اس

کے سامنے موجود جوزف اس سے ہر لحاظ سے دگنا دکھائی دے رہا تھا۔

"آؤ اندر آ جاؤ"...... جوزف نے افریقی زبان میں کہا۔

"شکریہ"...... آنے والے افریقی شابو نے کہا اور اندر داخل ہوا اور افریقہ کے مخصوص انداز میں جھک کر اس نے جوزف کو سلام کیا تو جوزف نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا جیسے لوگ چھوٹوں کے سروں پر ہاتھ رکھ کر شفقت کا اظہار کرتے ہیں۔

"میں شابو ہوں اور مجھے جناب مائیکل سے ملنے کا حکم دیا گیا ہے"...... آنے والے نے ایک بار پھر اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"یہ ہیں آقا جناب مائیکل"...... جوزف نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو شابو، عمران کے سامنے مخصوص انداز میں جھک گیا۔

"آؤ بیٹھو شابو۔ یہ میرے ساتھی ہیں۔ تم بتاؤ کہ تم بنیادی طور پر کہاں کے رہنے والے ہو"...... عمران نے اسے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا جبکہ عمران کے عقب میں جوزف بڑے چوکنے انداز میں اس طرح کھڑا تھا جیسے کسی بھی لمحے اگر اسے معمولی سا شک بھی ہوا کہ عمران پر حملہ ہوسکتا ہے تو وہ کسی دیو کی طرح حملہ آور کو اٹھا کر فضا میں اڑ جائے گا۔

"جناب۔ میں نگولا کا رہنے والا ہوں۔ میں نے وہاں

ڈرائیونگ سیکھی پھر لائسنس لیا اور اب اس ملک میں ٹیکسی چلاتا ہوں"...... شابو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نگولا میں کہاں رہتے تھے تم۔ نگولا تو خاصا بڑا ملک ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جی۔ نگولا میں میری رہائش کلوگر میں ہے جو نگولا کا جنوبی علاقہ ہے"...... شابو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نگولا کا ایک پہاڑی علاقہ ہے ہانگو۔ کیا تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ کلوگر سے ملحق ہے۔ یہ سارا پہاڑی علاقہ ہے۔ وہاں ایک بڑا قبیلہ رہتا ہے جو شیطان کی پوجا کرتا ہے۔ نگولا حکومت نے اس علاقے کے گرد خار دار تاریں لگا کر اسے بند کر دیا ہے اور ہر امکانی داخلی راستے پر چیک پوسٹ بنا دی ہے کیونکہ حکام نہیں چاہتے کہ شیطان کی پوجا کے بارے میں دنیا کو معلوم ہو۔ ان کا خیال ہے کہ دنیا کے تقریباً تمام لوگ سوائے اس قبیلے کے شیطان کو برا سمجھتے ہیں اس لئے جب انہیں معلوم ہوگا کہ نگولا کا کوئی قبیلہ شیطان کی پوجا کرتا ہے تو پوری دنیا میں نگولا کے خلاف نفرت پھیل جائے گی۔ ویسے شیطانی قبیلہ بھی کسی اجنبی کو برداشت نہیں کرتا"...... شابو نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم خود کبھی ہانگو گئے ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں بے شمار بار۔ ہمارے لئے تو وہاں آنے جانے پر کوئی

پابندی نہیں ہے''...... شابو نے جواب دیا۔

''اگر ہم وہاں جانا چاہیں تو کیا اس کا کوئی انتظام ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ کیوں وہاں جانا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ تو اس قابل نہیں ہیں کہ کوئی ان کا مہمان بنے۔ آپ کے ساتھ ایک خاتون بھی ہے اور وہاں یہ اگر کسی کو پسند آ گئیں تو وہ سب مل کر آپ کو ہلاک کر کے انہیں اپنے پاس رکھ لیں گے''...... شابو نے کہا۔

''اس بات کو چھوڑو۔ اپنے ساتھیوں کا تحفظ کرنا میرا کام ہے۔ جو کچھ تم بتا رہے ہو وہ ہمیں پہلے سے ہی معلوم ہے لیکن اس کے باوجود اگر ہم وہاں جا رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہم اپنی ساتھی کا تحفظ کر سکتے ہیں بلکہ ہم کیا وہ خود اپنا تحفظ زیادہ اچھی طرح کر سکتی ہے۔ تم صرف اتنا بتاؤ کہ اگر ہم وہاں جا کر رہنا چاہیں، ان سے ملاقات کرنا چاہیں اور ان کے پورے علاقے کو دیکھنا چاہیں تو کیا تم اس کا بندوبست کر سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''جناب۔ آپ کو وہاں کے حالات کا علم نہیں ہے البتہ ایک صورت ہو سکتی ہے کہ آپ کلوگر میں رہائش رکھیں۔ میں آپ کی ملاقات وہاں کے معبد کے پجاری سے کرا دوں گا۔ وہ بے حد لالچی اور دولت پرست آدمی ہے۔ وہ کئی کئی ماہ بڑی دنیا میں جا کر عیش و آرام سے رہتا ہے۔ پھر واپس قبیلے میں آ کر سونا چاندی اکٹھا کر

کے واپس چلا جاتا رہتا ہے۔ پجاری چونکہ صرف وہی ہو سکتا ہے اس لئے جب وہ قبیلے سے باہر جاتا ہے تو اپنی جگہ کسی کو بھی چھوٹا پجاری بنا دیتا ہے''...... شابو نے کہا۔

''سونا چاندی کہاں سے آتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہاں پہاڑی علاقے میں سونا چاندی کہیں کہیں مل جاتے ہیں۔ چونکہ قبیلے والوں کے لئے یہ بے کار چیزیں ہیں اس لئے یہ اول تو اسے اٹھاتے ہی نہیں اور اگر اٹھا لیں تو پجاری کو دے دیتے ہیں۔ قبیلے والے شکار اور کھیتی باڑی کر کے زندگی گزارتے ہیں اور مرد اپنے گھر خود بناتے ہیں جہاں وہ اپنی مرضی کی عورتوں کے ساتھ رہتے ہیں''...... شابو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ اگر بڑے پجاری کو سونا چاندی دیا جائے تو وہ ہمارا ساتھ دے سکتا ہے لیکن ہمارے پاس کرنسی ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ کرنسی کی اہمیت سے واقف ہے کیونکہ وہ یہاں بیرونی دنیا میں آتا جاتا رہتا ہے اس لئے وہ کرنسی بھی قبول کر لے گا اور اگر پجاری آپ کو اپنا مہمان قرار دے دے تو آپ کو وہاں مکمل تحفظ مل جائے گا''...... شابو نے کہا۔

''اور اگر۔ پجاری نہ مانا تو پھر۔ ہم نے تو بہرحال وہاں جانا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر یہی ہو سکتا ہے کہ آپ قبیلے کے سردار ماریو سے بات

کر لیں۔ وہ بھی اگر آپ کو مہمان قرار دے دے تو آپ کو تحفظ مل جائے گا''...... شابو نے کہا۔

''آقا۔ پلیز یہ باتیں نہ کریں۔ میرے ہوتے ہوئے کسی کی جرأت ہے کہ آقا کو انکار کر سکے۔ میں اصل شیطان کو سامنے کھڑا کر دوں گا۔ پھر یہ سوائے ہمارا حکم ماننے کے اور کچھ نہ کر سکیں گے''...... اچانک خاموش کھڑے جوزف نے خاصے بلند آواز میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

''کہاں سے لاؤ گے اصل شیطان''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ مجسم صورت میں خود بھی سامنے آ سکتا ہے اور میرے اندر حلول بھی کر سکتا ہے''...... جوزف نے کہا۔

''خاموش رہو۔ ایسا نہ ہو کہ ابھی تمہیں یہیں سے شیطان کے پاس روانہ کر دیا جائے''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''سوری باس۔ میں بھی شیطان کو پسند نہیں کرتا''...... جوزف نے فوراً ہی اپنا مؤقف بدلتے ہوئے کہا۔

''تو شابو سنو تم ہمیں کلوگر لے چلو۔ ہم یہاں سے تم سمیت فلائٹ کے ذریعے وہاں پہنچیں گے۔ وہاں ہم ایک بڑی جیپ لے لیں گے۔ اس کے ڈرائیور تم ہو گے اور تم نے وہاں نگولا میں ہماری ملاقات پجاری سے یا دوسری صورت میں قبیلے کے سردار ماریو سے کرانی ہے۔ تمہیں منہ مانگا معاوضہ دیا جائے گا۔ بولو تیار ہو''......

عمران نے کہا۔

''لیس سر۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں نے آپ کے ساتھ کام کرنا ہے اور سر مجھے کوئی معاوضہ نہیں چاہئے۔ صرف آپ کی طرف سے فیور چاہئے''...... شابو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تم تیار رہو تمہیں سب کچھ ملے گا۔ فیور بھی ملے گی اور معاوضہ کے بارے میں کسی کو نہیں بتایا جائے گا''...... عمران نے کہا تو شابو کرسی سے اٹھ کر عمران کے سامنے جھک گیا۔

''سیدھے ہو جاؤ۔ آئندہ ہم میں سے کسی کے سامنے جھکے تو گردن توڑ دوں گا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اپنے رواج کے مطابق دوسروں کے سامنے تعظیماً جھکتے ہو لیکن ہمیں یہ پسند نہیں ہے۔ آئندہ خیال رکھنا۔ اب تم جا سکتے ہو۔ اپنے کاغذات کی ایک کاپی مجھے بھجوا دینا تا کہ میں فلائٹ چارٹرڈ کراتے ہوئے تمہارے کاغذات بھی جمع کرا سکوں''...... عمران نے کہا۔

''لیس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... شابو نے کہا اور بغیر جھکے وہ مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ جوزف نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا اور اس کے جانے کے بعد دوبارہ بند کر دیا تو عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''سافٹ کلب کا نمبر دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف

سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ اس لئے گھنٹی بجنے کی آواز پورے کمرے میں سنائی دینے لگی البتہ فون کرنے سے پہلے عمران نے فون کو ڈائریکٹ کرنے والا بٹن پریس کر دیا تھا تاکہ ہوٹل کی ایکسچینج سے فون کا رابطہ نہ ہو۔

''یس سافٹ کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''راجر سے بات کرائیں۔ میں مائیکل بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر فون پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو راجر بول رہا ہوں سافٹ کلب سے''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ تحکمانہ تھا۔

''مائیکل بول رہا ہوں مسٹر راجر ٹورسٹ ہوٹل سے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ آپ ہیں فرمائیں کیا حکم ہے''...... دوسری طرف سے بولنے کے لہجے میں پہلے موجود تحکمانہ پن اچانک غائب ہو گیا تھا۔

''چھ افراد کے لئے یہاں سے کلوگر کے لئے ایک فلائٹ چارٹرڈ

کرا دیں۔ کل صبح کے لئے پیمنٹ ہم خود کریں گے''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ ہو جائے گی''...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''شابو سے بات ہو گئی ہے۔ ہم اسے ساتھ لے جا رہے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا آپ کو اطمینان ہو گیا ہے کہ وہ آدمی آپ کے لئے مفید رہے گا''...... راجر نے کہا۔

''مفید ثابت ہو گا تو خود اس کا فائدہ ہو گا ورنہ خود نقصان اٹھائے گا''...... عمران نے کہا۔

''اوکے سر ٹھیک ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''میں تمہاری تعریف رابرٹ ون سے کروں گا تم نے واقعی ہماری مدد کی ہے''...... عمران نے کہا۔

''بے حد شکریہ جناب۔ میں ہر وقت آپ کی خدمت کے لئے تیار ہوں''...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کلوگر کے لئے تم نے کوئی سپیشل ٹپ دینی ہے اس کے لئے تمہیں اضافی معاوضہ بھی ملے گا اور رابرٹ ون بھی خود تمہارا شکریہ ادا کرے گا''...... عمران نے کہا۔

''آپ کا کام کلوگر میں ہے یا کہیں اور ہے''...... راجر نے کہا۔

''کلوگر سے ملحقہ پہاڑی علاقے جسے ہانگو کہا جاتا ہے اور کارے ڈور وادی میں رہنے والا قبیلہ جو شیطان کی پوجا کرتا ہے

ہمیں اس پہاڑی علاقے سے ایک غیر ارضی دھات کلاسیم تلاش کرنی ہے''...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''آپ کلوگر پہنچ کر وہاں کے فینس ہوٹل کے سپروائزر اسٹون سے رابطہ کر لیں۔ آپ کے بارے میں اسے آپ کے پہنچنے سے پہلے ہی آگاہ کر دیا جائے گا۔ وہ سپر وائزر ہانگو کے چھوٹے سردار کا ہی بیٹا ہے۔ وہ اب بھی ہوٹل سے رخصت لے کر کئی کئی روز اس قبیلے میں گزارتا ہے اور چونکہ وہ بیرونی دنیا کی چیزیں قبیلے کے بڑے سردار اور بڑے پجاری کے لئے لے جاتا ہے اس لئے دونوں اس کے دوست ہیں۔ وہ آپ کا کام کر دے گا۔ آپ نے اسے میرا حوالہ دینا ہے''...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اب آخری کام ہے کہ ہانگولا کے دارلحکومت کاشا میں کوئی ٹپ''...... عمران نے کہا۔

''وہ کس مقصد کے لئے جناب''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کوئی ایکریمین گروپ ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے یا اس دھات کے حصول کے لئے وہاں پہنچ سکتا ہے۔ اگر شابو کے ساتھ ہماری بات چیت نہ ہوتی تو ہم بھی کاشا جاتے۔ ہمیں اس گروپ کے بارے میں معلومات چاہئیں''...... عمران نے کہا۔

''اسمگلنگ کے وسیع نیٹ ورک سے وابستہ ایک آدمی بارٹر کاشا میں رہتا ہے۔ اس نے اسلحے کے بزنس کے سلسلے میں نگرانی کا وسیع نیٹ ورک بنا رکھا ہے۔ وہ آپ کو اطلاعات تو مہیا کر سکتا ہے لیکن

وہ کوئی عملی کام نہیں کر سکتا اور اس کے لئے وہ اپنی مرضی کا معاوضہ بھی لے گا''...... راجر نے کہا۔

''اسے فون کر کے ہمارے بارے میں بتا دو اور اس کے بارے میں تفصیل اور اس کا فون نمبر مجھے دے دو پھر میں اس سے رابطہ کر لوں گا''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے راجر نے تمام تفصیل اور فون نمبر بتا دیا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور اس نے رسیور رکھ دیا۔

''ماسٹر۔ آپ کسی نتیجے پر نہیں پہنچ رہے''...... جوانا نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

''باس۔ آپ مجھے کاشا بھیج دیں۔ میں اس بارٹر سے مل کر وہاں مخالف گروپ کو ٹریس کر لوں گا جبکہ آپ کلوگر جا کر آگے بڑھیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ ہم نے جو کام بھی کرنا ہے اکٹھے ہی کرنا ہے''...... عمران نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ایک بڑی اور طاقتور انجن والی جیپ ایک تنگ سی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کوٹو تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ڈیانا اور عقبی سیٹوں پر ڈیانا کے تینوں ساتھی کرسٹی، جیمز اور چارلس بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ دارالحکومت کاشا سے پہاڑی علاقے ہانگو جا رہے تھے جو دارالحکومت سے کافی فاصلے پر تھا۔ کوٹو چونکہ بڑے ماہرانہ انداز میں لیکن خاصی تیز رفتاری سے جیپ چلا رہا تھا۔ اس لئے وہ اب اس جگہ پہنچنے والے تھے جہاں سے ہانگو کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے اور اس کے گرد خار دار تاروں سے حکومت نگولا نے راستہ بند کیا ہوا تھا اور جگہ جگہ چیک پوسٹیں موجود تھیں جو کسی کو بھی یہاں سے آگے جانے سے روک دیتی تھیں۔

”چیک پوسٹ ابھی کتنی دور ہے“...... ڈیانا نے کوٹو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کچھ ہی دیر میں چیک پوسٹ آ جائے گی میڈم“...... کوٹو نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا کرو گے تم وہاں۔ کیا رشوت دو گے یا کوئی اور کام کرو گے“...... ڈیانا نے کہا۔

”آپ کرنسی نوٹ تیار رکھیں میں انہیں منا لوں گا پھر ہم چیک پوسٹ کراس کر جائیں گے اور کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا اور نہ ہی کوئی اطلاع ہو گی“...... کوٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم فکر مت کرو۔ بات اعتماد سے کرنا ورنہ ہمیں یہاں قتل و غارت کرنا پڑے گی اور مجھے خواہ مخواہ کی قتل و غارت پسند نہیں“۔ ڈیانا نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں میڈم“...... کوٹو نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد سڑک جیسے ہی مڑی کچھ دور ہی چیک پوسٹ نظر آنے لگی۔ راستے پر بیرئر لگا ہوا تھا جبکہ سائیڈوں پر دو کمرے تھے جن کے سامنے برآمدہ تھا اور وہاں مشین گنوں سے مسلح چار افراد موجود تھے۔ بیرئر کے ساتھ بھی مشین گنوں سے مسلح دو افراد کھڑے تھے۔ ان سب نے ملٹری یونیفارم پہنی ہوئی تھیں۔ کوٹو نے جیپ روکی اور پھر اچھل کر نیچے اترا اور تیزی سے دوڑتا ہوا ایک کمرے میں داخل ہو کر ڈیانا کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ وہاں موجود مسلح افراد خاموش کھڑے تھے۔ کسی نے کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی۔ شاید یہ ان کی روٹین تھی۔ تھوڑی دیر بعد کوٹو ایک ادھیڑ عمر آدمی کے ساتھ کمرے سے باہر آیا۔ اس آدمی نے بھی ملٹری یونیفارم پہنی ہوئی تھی

اور اس کے کاندھے پر مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ وہ کوٹو کے ساتھ جیپ کی طرف بڑھنے لگا۔

"میڈم بڑی مالیت کے دس نوٹ دے دیں اور ایک ماہ تک ہانگو میں اطمینان سے رہیں۔" کوٹو نے قریب آ کر کہا تو ڈیانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنے ہینڈ بیگ میں سے بڑی مالیت کے دس نوٹ نکال کر کوٹو کی طرف بڑھا دیئے اور کوٹو نے نوٹ ادھیڑ عمر آدمی کے ہاتھ پر رکھ دیئے جس نے بجلی کی سی تیزی سے نوٹ کوٹ کی جیب میں ڈال لئے۔

"میڈم۔ میں نے آپ کے ڈرائیور کو کہہ دیا ہے کہ آپ قبیلے کی حدود میں اس کی اجازت کے بغیر داخل نہ ہوں۔ ورنہ وہ اجنبی مردوں کو تو فوری ہلاک کر دیتے ہیں جبکہ عورتوں کو جبراً اپنی عورتیں بنا لیتے ہیں"...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ میں ان کے ساتھ ہوں اور یہ سارا علاقہ میرا دیکھا بھالا ہے اور میں اپنے قبیلے کے تمام رسوم و رواج کو اچھی طرح جانتا ہوں"...... کوٹو نے ادھیڑ عمر آدمی کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے"...... بیئرر ہٹا دو اور اپنی آنکھیں بند کر لو"...... ادھیڑ عمر نے اونچی آواز میں کہا تو فوراً سڑک پر موجود بیئرر اٹھا لیا گیا تو کوٹو نے جیب ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔ ڈیانا نے دیکھا کہ واقعی اس ادھیڑ عمر سمیت سب نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔

"یہ آنکھیں بند کرنے کا کیا مطلب ہوا"...... ڈیانا نے کہا تو کوٹو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس طرح وہ قسم کھا سکتے ہیں کہ انہوں نے کسی جیپ کو بیئرر کراس نہیں کرایا"...... کوٹو نے کہا تو ڈیانا سمیت اس کے سب ساتھی جو اب تک خاموش بیٹھے ہوئے تھے بے اختیار ہنس پڑے۔ آگے کوئی باقاعدہ سڑک نہ تھی بس ٹیڑھا میڑھا سا راستہ تھا۔ پہاڑی علاقہ سامنے ہی نظر آ رہا تھا۔

"ہم کتنی دیر تک قبیلے میں پہنچ جائیں گے"...... ڈیانا نے کہا۔

"ہم قبیلے سے کچھ فاصلے پر جیپ روک دیں گے۔ پھر میں اکیلا وہاں جاؤں گا اور سردار ماریو سے مل کر اس سے بات کروں گا اور اس سے جھنڈا لے کر واپس آؤں گا۔ پھر یہ جھنڈا ہم جیپ پر لگا دیں گے اس کے بعد ہم جیپ جہاں چاہے لے جائیں جھنڈے کی وجہ سے نہ کوئی ہم پر حملہ کرے گا اور نہ ہی کوئی غلط حرکت۔ پھر ہم جیپ سمیت وہاں پہنچ جائیں گے جہاں سردار ہم سے ملاقات کرے گا اس کے بعد مجھے یقین ہے کہ ہمیں پناہ دے دی جائے گی اور کوئی بڑا گھر دے دیا جائے گا تاکہ ہم وہاں رہائش کر سکیں"...... کوٹو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن جیپ کے لئے تیل کہاں سے آئے گا"...... ڈیانا نے کہا۔

"جیپ کے اندر چار بڑے بڑے کین تیل سے بھرے ہوئے

موجود ہیں''...... کوٹو نے جواب دیا۔

''او کے ٹھیک ہے''...... ڈیانا نے کہا اور خاموشی ہو گئی پھر جیپ پہاڑی راستے پر چڑھی اور کچھ فاصلے پر موجود ایک چٹان کی اوٹ میں رک گئی۔

''اب آپ یہاں رکیں میں سردار سے مل کر اور جھنڈا لے کر واپس آتا ہوں۔ مجھے دو تین گھنٹے بھی لگ سکتے ہیں لیکن آپ بے فکر رہیں یہاں کوئی نہیں آئے گا''...... کوٹو نے کہا اور پھر وہ جیپ سے اتر کر پہاڑی پر چڑھتا ہوا بڑی چٹان کے پیچھے غائب ہو گیا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں جیپ میں بیٹھے رہنے کی بجائے ادھر ادھر پھیل کر پوزیشن لے لینی چاہیے۔ کیونکہ کوٹو پر اندھا اعتماد نہیں کیا جاسکتا''...... کرسٹی نے کہا تو ڈیانا بے اختیار چونک پڑی۔

''اوہ تم درست کہہ رہی ہو۔ ہمیں مشین پسٹلز لے کر پوزیشنز لے لینی چاہئیں''...... ڈیانا نے کہا تو سب ایک ایک کر کے جیپ سے نیچے اترے اور پھر جیپ کے عقبی حصے میں پڑے سیاہ رنگ کے بڑے سے بیگ میں سے مشین پسٹلز نکال کر سب نے ایک ایک لے لیا اور پھر وہ علیحدہ علیحدہ چٹانوں کی اوٹ میں اس طرح ہو گئے کہ جدھر کوٹو گیا تھا وہاں سے کوئی واپس آ رہا ہو تو وہ اسے نظر نہ آئیں کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اسی طرف سے کوٹو کی واپسی ہو گی۔ ڈیانا اور کرسٹی دونوں ایک ہی چٹان کی اوٹ میں تھیں جبکہ جیمز اور چارلس کافی دور ایک اور بڑی چٹان کی اوٹ میں تھے۔

''عجیب چکر میں پھنس گئے ہیں ہم۔ نہ مستقبل کا پتہ ہے اور نہ یہ کہ آگے ہو گا کیا''...... کرسٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ کیا کہہ رہی۔ کیا تم پر ڈپریشن کا دورہ پڑا ہے''...... ڈیانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ڈپریشن کا نہیں حیرت کا۔ کیا تم نے اپنی اور ہماری کیفیت دیکھی ہے۔ ہم کس طرح اور کس انداز میں کام کر رہی ہیں۔ مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہم انتہائی اناڑی لوگ ہوں''......کرسٹی نے کہا۔

''عجیب ہو تم کرسٹی۔ پہلے ہم جیپ میں بیٹھے تھے تو تم نے خود ہی کہا کہ پوزیشنز سنبھال لیں اب خود ہی تمہیں اس پر اعتراض ہو رہا ہے''...... ڈیانا نے کہا۔

''میں یہ بات نہیں کر رہی۔ میں یہ کہہ رہی ہوں کہ ہم نے شاید زندگی میں پہلی بار کسی پر اس قدر اعتماد کیا ہے کہ ایک لحاظ سے اپنی جانیں بھی اس کے ہاتھ میں دے دی ہیں۔ اب وہ شخص قابلِ اعتماد ہے یا نہیں اس پر اعتماد کرنا حماقت بھی ثابت ہو سکتا ہے''۔ کرسٹی نے کہا۔

''یہ مشن ہمارا ہے۔ اب تم خود دیکھو کہ وہ ہمیں چیک پوسٹ سے کیسے نکال لایا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ ہمیں ایسے اندر آنے دیا جاتا کبھی نہیں اور اجنبیوں سے وہ رقم لینے کا بھی رسک نہیں لے سکتے جبکہ اپنے آدمیوں پر انہیں اعتماد ہو سکتا ہے۔ کچھ نہیں ہو گا

گھبراؤ مت"...... ڈیانا نے کہا اور کرسٹی ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی پھر تقریباً دو گھنٹوں کے بعد انہیں ایک چٹان کی اوٹ سے جھنڈا لہراتا نظر آیا۔ یہ زرد رنگ کا جھنڈا تھا۔ جس کے درمیان دو شعلہ بار آنکھیں دکھائی دے رہی تھیں۔ نیچے کچھ لکھا ہوا تھا لیکن وہ افریقی زبان اور رسم الخط میں تھا اس لئے ان سے وہ پڑھا نہ جا سکا اور پھر چٹان کی اوٹ سے نکل کر کوٹو آتا دکھائی دیا۔ جھنڈا اس کے ایک ہاتھ میں تھا اور اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ جب تک وہ جیپ کے قریب نہ پہنچ گیا تب تک ڈیانا اور اس کے ساتھی چٹانوں کی اوٹ میں چھپے رہے۔ پھر سب سے پہلے ڈیانا اٹھی تو اس کے ساتھ ہی کرسٹی اور سامنے والی چٹان کے پیچھے سے چارلس اور جیمز بھی باہر آ گئے۔

"آپ لوگ چھپ گئے تھے کیوں"...... کوٹو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں خطرہ تھا کہ ہم پر اچانک کوئی حملہ نہ کر دے"...... ڈیانا نے کہا۔

"اوہ نہیں یہ قبیلہ بے حد امن پسند ہے۔ بس اجنبیوں کو پسند نہیں کرتا لیکن ایسا بھی نہیں کہ بغیر کوئی بات کیے حملہ کر دے"۔ کوٹو نے کہا۔

"اچھا تم بتاؤ کیا کر کے آئے ہو"...... ڈیانا نے کہا۔

"سردار ماریو سے بات ہو گئی ہے وہ اپنے مغربی گھر آیا ہوا تھا

جو یہاں سے خاصا قریب ہے اس سے کھل کر بات ہوئی ہے وہ ایک ہزار بڑی مالیت کے نوٹوں کے عوض ہماری مدد کے لئے تیار ہے۔ وہ ہمیں اس گھر میں جگہ دے گا اس پر سردار کا جھنڈا لہرائے گا تاکہ کوئی اس طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکے اور وہ دھات کو تلاش کرنے میں بھی ہماری مدد کے لئے تیار ہے۔ اس کے مطابق اسے معلوم ہے کہ دھات کس کے قبضے میں ہے اور کہاں ہے لیکن وہ خود بحیثیت سردار اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا لیکن اجنبی پر ایسی کوئی پابندی نہیں ہے لیکن اس کے لئے دس ہزار بڑی مالیت کے نوٹ دینے ہوں گے۔ میں نے اس کی باتیں مان لی ہیں اس لئے اس نے مجھے جھنڈا دیا ہے"...... کوٹو نے کہا۔

"صرف بتانے پر تو اتنے نوٹ نہیں دیئے جا سکتے وہ اس کے حصول میں ہماری مدد بھی کرے"...... ڈیانا نے کہا۔

"اس نے کہا ہے کہ وہ جس آدمی کے قبضے میں اور جہاں ہے وہاں اس کا ہاتھ نہیں پڑتا۔ ویسے سردار ماریو پڑھا لکھا بھی ہے اور بیرونی دنیا میں رہ کر تعلیم حاصل کرتا رہا ہے اس لئے آپ اسے صرف افریقی حبشی نہ سمجھیں۔ یہی غنیمت ہے کہ وہ ہمارے لئے کام کرنے پر رضامند ہو گیا ہے۔ ویسے اگر آپ کو سودا پسند نہیں تو ختم کر دیتے ہیں"...... کوٹو نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے چلو"...... ڈیانا نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا تو کوٹو نے جھنڈے کو ایک رسی کی مدد سے جیپ پر اس

طرح باندھ دیا کہ وہ دور سے ہی لہراتا ہوا نظر بھی آئے اور کھل کر نیچے بھی نہ گر جائے پھر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ ڈیانا اور اس کے ساتھی پہلے ہی جیپ میں بیٹھ چکے تھے۔ کوٹو نے جیپ آگے بڑھا دی اور پھر وہ جیپ کو اس طرح چلانے لگا کہ ڈیانا نے جو اپنے آپ کو ماہر ڈرائیور سمجھتی تھی، خوف سے آنکھیں بند کر لیں لیکن کوٹو اس طرح اطمینان سے جیپ چلا رہا تھا جیسے کسی عالمی ریس میں حصہ لے رہا ہو۔ پھر دور سے چھوٹے چھوٹے مکانات نظر آنے لگ گئے جو وادی کے اندر چٹانوں سے بنے ہوئے تھے۔ ہر گھر ایک کمرے پر مشتمل تھا جس کے باہر برآمدہ تھا۔ مکانات پہاڑی چٹانوں سے بنائے گئے تھے اور چھت پر کوئی گھاس نما چیز ڈالی ہوئی تھی۔ ایک بڑے سے گھر پر ویسا ہی جھنڈا لہرا رہا تھا جیسا ان کی جیپ پر موجود تھا۔ جھنڈا دیکھ کر وہ سب سمجھ گئے کہ یہی سردار ماریو کا گھر ہے اور انہوں نے وہیں جانا ہے پھر جیپ ڈھلوان سطح سے نیچے وادی میں اترنے لگی تو وہاں کئی لوگ جیپ کی آواز سن کر گھروں سے باہر آ گئے۔ ان میں نوجوان، بوڑھے، عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ وہ سب صحت مند اور طاقتور جسموں کے مالک تھے۔ جب تک جیپ آگے نہ بڑھ جاتی اس وقت تک وہ لوگ دیکھتے رہتے اور پھر واپس چلے جاتے۔ کئی آدمیوں کے چہروں پر ڈیانا نے جارحانہ پن بھی دیکھا لیکن شاید جھنڈے کی وجہ سے وہ ان پر حملہ نہ کر سکتے تھے۔ ان سب نے مخصوص افریقی لباس پہنا

ہوا تھا۔ ڈیانا اور اس کے ساتھی سانس روکے بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ جیپ جس طرح ڈھلوان اتر رہی تھی یوں لگتا تھا کہ وہ کسی بھی لمحے الٹ کر لڑھکنیاں کھاتی ہوئی نیچے وادی میں جا گرے گی لیکن کوٹو واقعی حیرت انگیز ڈرائیور تھا۔ اس کا نہ صرف اسٹیئرنگ پر مکمل کنٹرول نظر آ رہا تھا بلکہ بریک اور کلچ پیڈل پر بھی وہ اتنا ہی دباؤ ڈال رہا تھا جس سے جیپ کا توازن برقرار رہے۔ آخر کار وہ سردار ماریو کے گھر تک پہنچ ہی گئے پھر وہ جیپ سے نیچے اترے تو کوٹو بھی نیچے اتر آیا۔

”جیپ میں ہمارا اسلحے کا تھیلا اور دیگر مشینری ہے اس لئے جیپ کو لاک کر دو کوٹو“...... ڈیانا نے کہا۔

”یس میڈم“...... کوٹو نے کہا اور پھر اس نے جیپ کو لاک کر کے چابی ڈیانا کے حوالے کر دی جسے ڈیانا نے اپنے ہینڈ بیگ میں رکھ لیا۔

”آیئے میرے ساتھ“...... کوٹو نے کہا۔

”یہ لوگ جیپ کو نقصان تو نہیں پہنچائیں گے کیونکہ یہ جیپ کو ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے زندگی میں پہلی بار ایسی چیز دیکھ رہے ہوں“...... ڈیانا نے کہا۔

”نہیں میڈم۔ اس پر سردار ماریو کا جھنڈا موجود ہے اور اس کی موجودگی میں کسی کو جرأت نہیں کہ وہ اسے ہاتھ بھی لگا سکے البتہ آپ کی بات درست ہے۔ جیپ کو شاید یہ پہلی بار دیکھ رہے ہوں

کیونکہ پورا علاقہ محصور کر دیا گیا ہے۔ نہ یہ لوگ باہر جا سکتے ہیں
اور نہ ہی کوئی اجنبی اندر آ سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اجنبی
آدمی۔ میں چونکہ اسی علاقے کا ہوں اس لئے میری طرف کوئی
متوجہ نہیں ہوتا''...... کوٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ ان
کی رہنمائی کرتا ہوا اس گھر کی راہداری کو کراس کر کے ایک
دروازے نما خلاء سے انہیں اندر کمرے میں لے گیا۔ وہاں لمبے اور
بھاری جسم کا ایک آدمی فرش پر بچھی ہوئی شیر کی کھال پر بیٹھا ہوا
تھا۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں دونوں طرف لٹک رہی تھیں۔ آنکھوں
میں تیز چمک تھی۔

''شیطان تم اجنبیوں کی آمد سے خوش ہوا ہے۔ میں سردار ماریو
ہوں شیطان قبیلے کا سردار''...... سردار ماریو نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص
انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہمارا تعلق ایکریمیا سے ہے اور ہم یہاں اس لئے آئے ہیں
کہ یہاں سے وہ دھات حاصل کر سکیں جو سفید ذرات پر مشتمل
ہے۔ وہ دھات تمہارے کسی کام کی نہیں ہے لیکن ہمارے لئے بے
حد کارآمد ہے۔ کیا تم اس بارے میں جانتے ہو''...... ڈیانا نے کہا۔

''ہاں۔ ایک اجنبی پہاڑیوں پر گھومتا ہوا پکڑا گیا تھا۔ اس سے
یہ ذرات برآمد ہوئے جو شیطان کے معبد کے بڑے پجاری چاشائی
نے وصول کئے۔ پھر وہ آدمی غائب ہو گیا لیکن ہمیں بتایا گیا کہ
اس کی لاش دیکھی گئی ہے اور اسے گدھوں نے کھا کر چٹ کر لیا

اور ذرات پجاری کے ہاتھ لگ گئے۔ اس نے ان ذرات کی مدد
سے ہنڈیا کو تیزی سے فضا میں اڑایا اور اسے اپنا کمال بتایا۔ اس
کے جواب میں ایک ذرے سے میں نے اپنے نیزے کو بہت دور
موجود پہاڑی کی چوٹی تک پہنچا دیا جو بظاہر ناممکن تھا''...... سردار
ماریو نے کہا۔

''تو وہ ذرات اب کہاں ہیں۔ کیا تم لوگوں نے اس دھات
کلاسیم کو اس طرح ہنڈیا اور نیزے چلا کر ضائع کر دیا ہے''...... ڈیانا
نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ذرات بڑے پجاری کے
قبضے میں ہیں۔ میں اس کے پاس گیا تھا اپنے ساتھ چار چھوٹے
سرداروں کو بھی لے گیا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ اگر ہم یہ ذرات آپ
کی دنیا میں فروخت کر دیں تو ہماری پوری وادی سونے کی بن سکتی
ہے لیکن بڑے پجاری نے شیطان کی تصویر پر ہاتھ رکھ کر اور
شیطان کی قسم کھا کر یہ کہا کہ اسے ان ذرات کے بارے میں علم
نہیں ہے۔ اس آدمی کو معلوم تھا لیکن وہ بھاگ گیا اور پھر اس کی
لاش سامنے آئی اور بڑا پجاری شیطان کی قسم کھا کر جھوٹ نہیں بول
سکتا''...... سردار ماریو نے کہا۔

''شیطان کا تو کام ہی یہی ہے۔ وہ کیوں جھوٹی قسم نہیں کھا
سکتا''...... ڈیانا نے کہا۔

''تم نے پہلی بار یہ الفاظ کہے ہیں آئندہ کبھی منہ سے ایسے

الفاظ مت نکالنا ورنہ تم سب کی لاشوں کو گدھ کھائیں گے“......
سردار ماریو کے لہجے میں یکلخت سختی سی آ گئی۔

”سردار معاف کر دو۔ میڈم۔ سردار کو ایک ہزار بڑی مالیت کے کرنسی نوٹ دے دیں“...... کوٹو نے کہا تو ڈیانا نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنا ہینڈ بیگ کھول کر اس نے اس میں موجود بڑی مالیت کے نوٹوں کی دس گڈیاں نکال کر سردار کے سامنے رکھ دیں۔ سردار نے ایک گڈی اٹھا کر اسے غور سے دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”ٹھیک ہے“...... سردار نے کرنسی نوٹ اٹھا کر اپنے عقب میں رکھتے ہوئے کہا۔

”اب آپ یہاں رہ سکتے ہیں۔ پورے قبیلے میں گھوم پھر سکتے ہیں اور شیطان کے معبد میں بھی جا سکتے ہیں۔ میں اعلان کرا دیتا ہوں آپ کو کوئی کچھ نہیں کہے گا لیکن اگر آپ یا آپ کے ساتھیوں نے ہمارے قبیلے کے کسی انسان، گھر یا شیطان کے معبد کو کوئی نقصان پہنچایا تو ہمارا معاہدہ ختم ہو جائے گا اور پھر تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے ٹکڑے اڑا دیئے جائیں گے اور ہاں کوٹو۔ وہ دس ہزار بڑی مالیت کے نوٹ کہاں ہیں وہ اب تک کیوں نہیں دیئے گئے“...... سردار ماریو نے کہا۔

”اس کے لئے شرط یہ ہے سردار کہ تم ہمیں بتاؤ گے کلاسیم دھات کہاں اور کس کے قبضے میں ہے اور یہ بات سچ ہونی

چاہئے“...... ڈیانا نے کہا۔

”میں شیطان کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو کچھ میں کہوں گا وہ سچ ہو گا اور میں یہ بتا دوں کہ سفید ذرات کلاسیم دھات بڑے پجاری چاشائی کے قبضے میں ہے۔ اس بارے میں کچھ بتانا یا نہ بتانا اس کی مرضی ہے ہم اسے مجبور نہیں کر سکتے“...... سردار ماریو نے کہا۔

”یہ کلاسیم دھات اگر بڑے پجاری کے قبضے میں ہے تو یقیناً اس معبد کے اندر ہی چھپائی گئی ہو گی اور بڑے پجاری کو بتانا پڑے گا“...... ڈیانا نے کہا۔

”یہ تمہارا کام ہے میرا نہیں۔ میں نے قسم کھا کر بتا دیا ہے اب وہ دس ہزار بڑی مالیت کے کرنسی نوٹ میرے حوالے کر دو“۔ سردار ماریو نے کہا تو ڈیانا نے لیڈیز بیگ کی زپ ایک بار پھر کھولی اور اس کے بڑے سے خانے میں سے بڑی مالیت کے کرنسی نوٹوں کی پہلے سے دس گنا زیادہ تعداد میں گڈیاں نکال کر اس نے سردار ماریو کے سامنے رکھ دیں جنہیں سردار ماریو نے اٹھا کر غور سے دیکھنے کے بعد تمام گڈیاں اپنے عقب میں رکھ لیں۔

”یہ بات سن لو کہ تم نے بڑے پجاری پر کوئی حملہ نہیں کرنا ورنہ یہ قبیلہ تمہاری بوٹیاں اڑا دے گا۔ ہاں زبانی طور پر اس سے جو مرضی کہہ دینا“...... سردار ماریو نے کہا۔

”ایسے ہی ہو گا“...... ڈیانا نے جواب دیا۔

”کوٹو میرے ساتھ آؤ اور یہ گڈیاں اٹھا لو۔ میرے گھر تک پہنچا

کرتم واپس آ جاتا۔ میں تمہاری موجودگی میں اعلان کرا دوں گا اور پورے قبیلے میں یہ اطلاع پہنچا دوں گا کہ میں نے تمہیں اور تمہاری جیپ کو پناہ دے دی ہے۔ اب تم جہاں چاہو گھوم پھر سکتے ہو"۔ سردار ماریو نے کہا۔

"سردار۔ یہ بڑا پجاری کس وقت معبد سے باہر ملتا ہے"۔ ڈیانا نے کہا۔

"وہ اپنی مرضی کا مالک ہے"...... سردار ماریو نے جواب دیا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے پیچھے کوٹو تھا جس نے ایک کپڑے میں کرنسی نوٹوں کی گڈیاں باندھ رکھی تھیں۔

"یہاں ہمارے رہنے کے لئے نہ بستر ہیں نہ پانی نہ واش روم۔ ہم یہاں کیسے رہ سکتے ہیں"...... ڈیانا نے کہا۔

"یہاں یہ سب کچھ ہے یہ میرا گھر ہے۔ کوٹو کے ساتھ میں اپنا خاص آدمی بھیج دوں گا۔ وہ تمام انتظام کر دے گا"...... سردار ماریو نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے پیچھے کوٹو بھی تھا۔

"اب ہم یہاں تک تو پہنچ گئے ہیں۔ اب آگے کا کیا پلان ہے"...... کرسٹی نے کہا۔

"یہ سردار ماریو شیطان کی قسم کھا کو جھوٹ نہیں بول سکتا۔ اس لئے ہمیں پجاری کو گھیرنا ہو گا۔ اسے اس کے تصور سے بھی زیادہ رقم کی آفر کر کے ہم اس سے تمام دھات حاصل کر لیں گے"...... ڈیانا نے کہا۔

"میڈم۔ شیطان تو خود دوسروں کو دھوکا دینا سکھاتا ہے پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیطان کی پوجا کرنے والے جھوٹ نہ بولیں"...... چارلس نے کہا۔

"ہمارے پاس اور کوئی راستہ بھی تو نہیں ہے اس لئے ہمیں بہرحال اسی راستے پر آگے بڑھنا ہے"...... ڈیانا نے کہا تو اس بار سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کلوگر سے ایک جیپ خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی دور نظر آنے والے پہاڑوں کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر شابو اور سائیڈ سیٹ پر عمران اور عقبی سیٹوں پر جولیا اور اس کے ساتھی تھے۔

''یہی ہانگو ہے''...... عمران نے پہاڑوں کی طرف اشارہ کر کے شابو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جی ہاں''...... شابو نے کہا۔

''وہاں جانے سے روکنے کے لئے چیک پوسٹیں بھی بنی ہوئی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ چاروں طرف چیک پوسٹیں ہیں''...... شابو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر ان کے ساتھ ہمیں کیا کرنا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''کچھ نہیں تھوڑی سی رقم دینی پڑے گی''...... شابو نے مسکراتے

ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تمہاری بڑے پجاری سے بات ہوئی ہے''...... عمران نے کہا کیونکہ شابو انہیں کلوگر میں چھوڑ کر خود بڑے پجاری سے ملنے چلا گیا تھا اور اس کے واپس آنے پر وہ فوراً ہانگو کے لئے روانہ ہو گئے تھے اس لئے اس ٹاپک پر بات نہ ہو سکی تھی۔

''یس سر۔ لیکن وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے اس کے بعد ہی وہ کوئی فیصلہ کرے گا''...... شابو نے کہا۔

''کہاں ملاقات ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''پہاڑیوں کے آغاز میں ہی ایک بڑا سا غار ہے جسے شیطانی غار کہا جاتا ہے۔ بڑا پجاری کہتا ہے کہ شیطان جب اکیلا تھا تو اس غار میں رہتا تھا۔ یہ ان کے لئے مقدس غار ہے''...... شابو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

تو وہ اس مقدس غار میں کیوں ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ کیا اور کوئی جگہ اس کے پاس نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''بڑے پجاری کے لئے اس سے زیادہ اچھی جگہ اور کون سی ہو سکتی ہے۔ وہاں اور کوئی مداخلت بھی نہیں کر سکتا اور وہاں آپ کے جانے کا کسی کو علم بھی نہیں ہو گا''...... شابو نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر چیک پوسٹ کے قریب پہنچ کر شابو نے جیپ روکی اور نیچے اتر کر وہ چیک پوسٹ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں نگولا حکومت کی طرف سے باوردی مسلح افراد موجود

تھے جو بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ تھوڑی دیر بعد شابو واپس آ گیا۔

"صرف ایک ہزار ڈالر"...... شابو نے کہا تو عمران نے جیب سے کرنسی نوٹ نکال کر ان کی گنتی کی اور پھر گنتی شدہ نوٹ اس نے شابو کے ہاتھ میں دے دیئے۔ شابو واپس مڑا اور ایک بار پھر اسی کمرے میں داخل ہو گیا۔ کچھ دیر بعد وہ دوبارہ واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک اور باوردی آدمی تھا۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے بیرئر ہٹانے کا حکم دیا تو وہاں موجود مسلح افراد نے بیرئر ہٹا دیا۔ شابو نے اپنے ساتھ کمرے سے باہر آنے والے سے ہاتھ ملایا اور مڑ کر واپس جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد جیپ تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔

"اب کیا ہم اس غار تک جائیں گے۔ کہاں ہے وہ غار"...... عمران نے کہا۔

"وہ سامنے جو سرخ پتھروں والی پہاڑی نظر آ رہی ہے اس میں وہ غار ہے"...... شابو نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اور قبیلہ کہاں رہتا ہے۔ وہ ہمیں نیچے سے دیکھ نہیں لے گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں وہ دوسری طرف وادی میں رہتے ہیں۔ یہ جگہ انہیں نظر نہیں آ سکتی"...... شابو نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مختلف پہاڑی راستوں پر دوڑتی ہوئی جیپ

آخر کار سرخ پتھروں والی پہاڑی کے قریب پہنچ گئی۔ اوپر ایک وسیع غار کا بڑا سا دہانہ نظر آ رہا تھا۔ اس دہانے کے دونوں اطراف میں شیطان کے جھنڈے نظر آ رہے تھے۔ دونوں جھنڈوں میں شیطان کی شعلہ بار آنکھیں دکھائی گئی تھیں۔ جھنڈوں کا رنگ گہرا زرد تھا۔

"کیا ہم ان شیطانی جھنڈوں کے سامنے جھک کر غار میں داخل ہوں گے"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کس نے کہا ہے کہ تم سر جھکاؤ۔ شیطان سے تو لڑنے کا حکم دیا گیا ہے اور ہم یہ لڑائی لڑ رہے ہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے شابو نے جیپ روک دی۔

"آیئے جناب۔ اب شیطانی غار کا معائنہ بھی کر لیں لیکن اس کی تصاویر بنانی منع ہے اس لئے پلیز ایسا نہ کریں ورنہ بڑا پجاری اکھڑ جائے گا اور ہمارے لئے مسائل پیدا ہو جائیں گے"...... شابو نے جیپ سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"ہمیں ایسا کوئی شوق نہیں ہے آؤ"...... عمران نے کہا اور جیپ سے اتر کر آگے بڑھنے لگا شابو اور عمران کے ساتھی بھی اس کے پیچھے بڑھنے لگے۔ پہاڑی غار تک باقاعدہ راستہ بنا ہوا تھا۔ البتہ راستے کے آغاز پر ایک بہت بڑی چٹان اس انداز میں موجود تھی کہ راستہ پوری طرح رک گیا تھا اور اسے ہٹائے بغیر اوپر جانا ناممکن تھا۔

"راستہ تو بند ہے اب اوپر کیسے جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"آپ فکر مت کریں یہ بندش عام لوگوں کے لئے ہے۔ آیئے ادھر سے گھوم کر اوپر جائیں گے اور پھر واقعی دو چٹانوں کو کراس کر کے وہ اس راستے پر پہنچ گئے جو نیچے سے بند تھا۔ یہ راستہ چٹانوں کی اوٹ کی وجہ سے نظر نہیں آتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ غار کے دہانے پر پہنچ گئے غار کا دہانہ خاصا وسیع وعریض تھا اور اس پر زرد رنگ کے کپڑے کے پردے موجود تھے۔ وسیع وعریض دہانے کی دونوں اطراف میں زرد رنگ کے پردے ڈالے گئے تھے۔

"آپ یہاں ٹھہریں۔ میں بڑے پجاری کو آپ کی آمد کی اطلاع دے دوں"...... شابو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کے ساتھی خاموش کھڑے تھے۔ شابو تیزی سے آگے بڑھا اور پردہ ہٹا کر غار کے اندر داخل ہو کر ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

"آیئے جناب۔ بڑا پجاری آپ کا منتظر ہے"...... شابو نے قریب آ کر کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے اور پھر وہ سب شابو کی رہنمائی میں پردہ ہٹا کر اس شیطانی غار میں داخل ہوئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وسیع و عریض غار کی دیواروں اور چھت پر شیطان کی تصویریں کھدی ہوئی تھیں۔ ان تصویروں کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ چہرہ لومڑی جیسا تھا اور سر پر دو سیدھے سینگ بھی موجود تھے۔ یہ

شیطان کی تصویر کہلائی جاتی تھی۔ غار میں تازہ ہوا آ جا رہی تھی اس لئے وہاں کا ماحول خوشگوار تھا۔ غار میں فرش پر قالین بچھا ہوا تھا اور وہاں شراب کی بوتلیں بھی پڑی تھیں۔ ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا مالک آدمی غار کی دیوار سے پشت لگائے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ اس کی جسامت کے لحاظ سے پتلا اور چھوٹا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے کسی انسان کی بجائے کسی نیولے کا چہرہ ہو۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہونے کے باوجود وہ ان کے استقبال کے لئے نہیں اٹھا تھا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"...... عمران نے سرسری سے انداز میں اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ صرف جوزف عمران کے عقب میں کھڑا رہا۔

"تم بھی بیٹھ جاؤ"...... بڑے پجاری نے جوزف سے کہا۔

"تم اپنا کام کرو۔ میرا نام جوزف ہے اور افریقہ کے عظیم وچ ڈاکٹر جاربی نے پورے افریقہ میں صرف میرے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔ میں افریقہ کے شاہی قبیلے زارش کا پرنس ہوں۔ پرنس جوزف اور مسٹر مائیکل میرے آقا ہیں اور میں ان کا غلام ہوں اس لئے میں ان کے سامنے بیٹھ نہیں سکتا"...... جوزف نے انتہائی سخت لہجے میں باقاعدہ تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ اوہ تو تم پرنس جوزف ہو اور عظیم وچ ڈاکٹر نے جس

کے سر پر ہاتھ رکھا تھا وہ تم ہو۔ اوہ پھر تو یہ میری خوش قسمتی ہے اور شیطان کی مہربانی ہے کہ اس نے میری تم سے ملاقات کرا دی۔ اب میں بھی تمہارے سامنے نہیں بیٹھ سکتا۔ اس لئے میں بھی اٹھتا ہوں''...... بڑے پجاری نے اونچی آواز میں کہا اور اٹھنے لگا تو عمران نے مڑے بغیر جوزف کو بیٹھے کا حکم دیا تو جوزف اس قدر تیزی سے بیٹھ گیا جیسے اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو اس پر قیامت ٹوٹ پڑے گی اور بڑے پجاری کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نقش ہو کر رہ گئے وہ شاید سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ جوزف جیسا پرنس جس کے سر پر افریقہ کے عظیم وچ ڈاکٹر نے ہاتھ رکھا ہو وہ عمران کا حکم اس طرح تسلیم کرے گا۔

''یہ۔ یہ کیا ہے۔ تم کون ہو جو پرنس تمہاری بات اس حد تک مانتا ہے''...... بڑے پجاری کی حالت واقعی خراب ہو رہی تھی۔

یہ میرا اور جوزف کا مسئلہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ وچ ڈاکٹر جسے تم دونوں وچ ڈاکٹر جاربی کہتے ہو میرا باورچی ہو جس کا اب نام آغا سلیمان پاشا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بڑے پجاری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''تم کیا چاہتے ہو۔ کیوں آئے ہو یہاں''...... بڑے پجاری نے کہا۔

''یہاں سے ایک غیر ارضی دھات ملی ہے اور اس کے چند ذرات سائنس دانوں تک پہنچے جو تجربات کرنے پر بے حد کارآمد

ثابت ہوئے ہیں۔ اس سے دنیا میں رہنے والے لوگوں کے آرام میں اضافہ کیا جا سکتا ہے لیکن اس دھات کا مکمل ذخیرہ یہاں ہانگو میں تمہارے قبیلے میں ہے۔ ہم اسے حاصل کرنا چاہتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو جو لوگ قبیلے کے سردار ماریو کی پناہ میں آئے ہیں وہ بھی تمہارے ساتھی ہیں''...... بڑے پجاری نے کہا تو عمران سمیت اس کے سب ساتھی چونک پڑے۔

''آپ کن لوگوں کی بات کر رہے ہیں بڑے پجاری''...... شابو نے پوچھا۔

''مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک بڑی جیپ پر سوار دو عورتیں اور دو مرد سردار ماریو کے گھر پہنچے ہیں اور انہیں لے آنے والا کوٹو ہے اور تم یقیناً اسے جانتے ہو گے۔ سردار ماریو بڑی تعداد میں کرنسی نوٹ لے کر انہیں اس سفید دھات کے بارے میں بتائے گا''...... بڑے پجاری نے کہا۔

''وہ لوگ کب آئے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''کل کے آئے ہوئے ہیں۔ میرے آدمی ان کا کھوج لگا رہے ہیں''...... بڑے پجاری نے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے کیا سردار ماریو دھات کے بارے میں جانتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں، میں جانتا ہوں صرف میں۔ میرے علاوہ پورے قبیلے

میں کوئی نہیں جانتا''...... بڑے پجاری نے کہا۔

''او کے۔ یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے کہ تمہیں ان معلومات کے عوض بھاری رقم ملے گی''...... عمران نے کہا۔

''بولو شابو کیا دے رہے ہو تم انہیں یہاں پناہ دینے کا''...... بڑے پجاری نے اس بار عمران کی بجائے شابو سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران سمجھ گیا کہ ایسا کیوں ہے کیونکہ شابو سے وہ لڑ سکتا تھا عمران سے نہیں۔

''آپ حکم دیں بڑے پجاری''...... شابو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سنو ایک بات کی وضاحت میں پہلے کر دوں کہ ہمیں پناہ نہیں چاہئے۔ ہمارے ساتھ جوزف ہے وہ اگر چاہے تو اس قبیلے کا سردار بن سکتا ہے اور سردار ماریو کو سرداری سے ہٹایا جا سکتا ہے۔ اس لئے یہ پناہ وغیرہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔ ہمیں اس دھات کا پتہ چاہئے جسے کلاسیم کہا جاتا ہے۔ بولو کتنا معاوضہ مانگتے ہو لیکن ہم تمہیں گارنٹڈ چیک دیں گے''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیا ہوتا ہے۔ مجھے تو کرنسی نوٹ چاہئیں۔ جو نگولا اور دوسرے ملکوں میں چل سکیں''...... بڑے پجاری نے کہا۔

''ہر وقت اور ہر جگہ اتنے زیادہ کرنسی نوٹ ساتھ نہیں رکھے جاتے اس لئے بنکوں کا نظام قائم ہے۔ تم بیرونی دنیا میں رہ چکے ہو تمہیں اس نظام کا علم ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں مجھے معلوم ہے لیکن چیک تو غلط بھی ہو سکتا ہے۔ بعد میں، میں آپ کو کہاں تلاش کروں گا''...... بڑے پجاری نے کہا۔

''ہم اس وقت تک واپس نہیں جائیں گے یہیں رہیں گے جب تک تم بنک سے چیک کے عوض کرنسی نوٹ حاصل نہ کر لو''۔ عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ دو چیک''...... بڑے پجاری نے کہا تو عمران نے جیب سے ایک چیک بک نکالی اور اس کا ایک چیک علیحدہ کر کے اپنے سامنے قالین پر رکھ لیا اور چیک بک واپس اپنی جیب میں رکھ لی۔

''پہلے بتاؤ کہ وہ دھات کہاں ہے اور تمہیں کتنے نوٹ چاہئیں۔ ویسے خیال رکھنا کہ ہم صرف وہ راستہ معلوم کرنے تمہارے پاس آئے ہیں ورنہ اپنے طور پر ہم کام کر سکتے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''میں تمہیں وہ جگہ دکھا سکتا ہوں جہاں میں نے وہ ذرات دیکھے تھے۔ ہانگو کے اس حصے میں زلزلے مسلسل آتے رہتے ہیں اور پہاڑیاں اور چٹانیں ٹوٹتی بکھرتی اور بنتی رہتی ہیں۔ آج جو پہاڑی ایک جگہ نظر آتی ہے دو روز بعد وہ پہاڑ کے آخری کنارے پر پہنچ جاتی ہے۔ بڑی بڑی غاریں بنتی اور تباہ ہوتی رہتی ہیں۔ اب اس دھات کو تلاش کرنا تمہارا اپنا کام ہے البتہ میں اس کے لئے تم سے دس لاکھ ڈالر لوں گا۔ بس معمولی سی رقم''...... بڑے پجاری نے

کہا۔

''کیا تم اس کی توثیق کر سکتے ہو۔ تم ویسے ہی ہمیں لے جا کر کسی پہاڑی پر بھی کھڑا کر سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں کوئی توثیق نہیں تمہیں مجھ پر اعتماد کرنا ہو گا۔ میں بڑا پجاری ہوں غلط بیانی نہیں کر سکتا''...... بڑے پجاری نے کہا۔

''تم شیطان کے معبد کے بڑے پجاری ہو۔ جھوٹ بولنا اور دھوکہ دینا تو شیطانی خصوصیات ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تم جو کہو تمہاری مرضی بہر حال میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے اگر میری بات پر اعتماد کر سکتے ہو تو بولو ورنہ واپس چلے جاؤ۔ پھر تم جانو اور قبیلہ جانے''...... بڑے پجاری نے دوٹوک لہجے میں کہا۔

''بڑے پجاری میں شابو آپ کو زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں آپ اگر شیطان کی قسم کھا کر اور شیطان کی تصویر پر ہاتھ رکھ کر جو کچھ کہیں گے وہ غلط نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ نے جو کچھ کہنا ہے مقدس قسم کھا کر کہیں اور جناب مائیکل آپ مجھ پر اعتماد کریں''۔ شابو نے پہلے بڑے پجاری اور پھر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہے ہم شیطان یا اس کے پجاری پر نہیں تم پر اعتماد کر سکتے ہیں۔ ویسے بھی غلط بیانی کرنے والا دو لمحے بھی زندہ نہیں رہ سکے گا''...... عمران نے کہا۔

''آپ رقم دیں''...... شابو نے کہا۔

''چیک کس کے نام کا بنانا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''چاشائی میرا نام ہے۔ میں نے یہ نوٹ لینے ہیں''...... بڑے پجاری نے کہا تو عمران نے سامنے موجود چیک اٹھایا اس پر اندراجات کئے اور آخر میں مخصوص انداز کے دستخط کر کے اس نے چیک شابو کی طرف بڑھا دیا۔

''یہ لو اور اپنے ہاتھ سے چاشائی کو دو''...... عمران نے کہا تو شابو اٹھ کر عمران کی طرف آیا اس نے عمران سے چیک لیا اور آگے بڑھ کر بڑے پجاری کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا اور دونوں ہاتھوں پر چیک رکھ کر اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں بڑے پجاری کی طرف بڑھا دیا۔ بڑے پجاری نے مسکراتے ہوئے شابو کے ہاتھوں پر موجود چیک اٹھایا اور اسے کھول کر دیکھا اور کافی دیر تک دیکھتا رہا پھر اس نے اپنے ساتھ بیٹھے ایک آدمی کی طرف چیک بڑھا دیا۔

''کل جا کر بینک سے رقم لے آؤ''...... بڑے پجاری نے کہا۔

''حکم کی تعمیل ہو گی بڑے پجاری۔ اب مجھے اجازت دیں''...... اس آدمی نے اٹھتے ہوئے کہا اور بڑے پجاری کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے غار کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''تم ہمیں وہ جگہ اس وقت دکھاؤ گے جب نوٹ تمہیں مل جائیں یا پھر اعتماد کر کے ابھی دکھا دو گے''...... عمران نے کہا۔

''آپ پر نجانے کیوں اعتماد کرنے کو دل چاہتا ہے۔ لیکن مسئلہ

یہ ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ قبیلے کے سردار ماریو نے چار
ایکریمین افراد کو پناہ دی ہے اور اس نے بھی کوٹو کے ذریعے ان
سے دس لاکھ ڈالر نقد وصول کئے ہیں اور ساتھ ہی اس نے میرے
نام پر بھی بھاری رقم وصول کر لی ہے اب وہ مجھ پر دباؤ ڈالے گا۔
پہلے وہ اکیلا تھا لیکن اب چاروں چھوٹے سردار بھی اس کے ساتھ
ہیں۔ میں نے اسے صاف انکار کر دیا تھا لیکن اب اس نے بھاری
رقم وصول کرلی ہے اس لئے اگر اب بھی میں نے اسے انکار کیا تو
وہ چاروں چھوٹے سرداروں کے ساتھ مل کر مجھ پر حملہ بھی کر سکتا
ہے۔ اس کا کیا حل ہوگا''...... بڑے پجاری نے کہا۔

''تم اگر آج مر جاؤ تو تمہاری جگہ کون بڑا پجاری بنے گا''۔
عمران نے کہا۔

''میرا بڑا بیٹا کاروگ بنے گا ہمارا یہی طریقہ کار ہے۔ کیوں تم
کیوں پوچھ رہے ہو''...... بڑے پجاری نے کہا۔

''میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ مجھے خدشہ ہے کہ قبیلے کا سردار
ماریو لالچ میں آ کر تمہیں مروا نہ دے''......عمران نے کہا تو بڑا
پجاری بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم کتنے بیوقوف آدمی ہو۔ مجھے کہہ رہے ہو کہ قبیلے کا سردار
مجھے مار دے گا۔ تم بیرونی دنیا والے واقعی بیوقوف ہو''...... بڑے
پجاری نے ہنستے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''تم۔ تمہاری اتنی جرأت کہ تم میرے سامنے آقا کو بیوقوف

کہو''......یکلخت جوزف کی غصے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور
پھر اس سے پہلے کہ عمران اسے منع کرتا جوزف کسی شکاری پرندے
کی طرح اڑتا ہوا بڑے پجاری پر آ گرا اور دوسرے لمحے اس نے
اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر اس کا سر دیوار سے لگا دیا۔ بڑے
پجاری کی حالت یکلخت بے حد خراب ہو گئی۔

''جوزف اسے چھوڑ دو''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو
جوزف ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹ گیا جیسے اس کے جسم میں تیز کرنٹ
دوڑ گیا ہو اور بڑے پجاری نے بے اختیار اپنے دونوں ہاتھ اپنی
گردن پر رکھ لئے۔

''باس میں اس کے ٹکڑے اڑا دوں گا۔ اس نے آپ کو بیوقوف
کہنے کی جرأت کیسے کی''......جوزف نے چیختے ہوئے کہا۔

''خاموش ہو جاؤ اور سنو۔ پجاری چاشائی تم نے اب اگر دوسری
بار اس انداز میں میرے خلاف بات کی تو تم دوسرے لمحے اس دنیا
سے غائب ہو جاؤ گے اور جوزف کے ہاتھوں تمہیں تمہارا شیطان
بھی نہ بچا سکے گا''......عمران نے کہا۔

''تم نے معبد کے پجاری پر ہاتھ ڈال کر ناقابل تلافی جرم کیا
ہے۔ اب تم سب کو موت سے کوئی نہیں بچا سکتا اگر تم زندہ رہنا
چاہتے ہو تو میرے پیروں میں گر کر مجھ سے رحم کی بھیک مانگو۔
گڑگڑاؤ۔ میری منت کرو۔ جلدی کرو''...... بڑے پجاری نے
یکلخت زور زور سے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ سارے کام تمہاری جگہ تمہارا بڑا بیٹا کرے گا بڑا پجاری بنا کر"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا اور دوسرے ہی لمحے پجاری جو چیخ چیخ کر ان سے اپنے پیروں میں گر کر منت ساجت کرنے اور رحم کی بھیک مانگنے کے لئے کہہ رہا تھا وہ خود عمران کا سرد لہجہ سنتے ہی اور عمران کے ہاتھ میں مشین پسٹل دیکھ کر عمران کے پیروں میں گر پڑا اور اس طرح گڑگڑانے لگا جیسے اس پر قیامت ٹوٹنے والی ہو۔

سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ تم بڑے پجاری ہو اور ہم تمہیں اس پورے ملک نگولا کا سب سے امیر آدمی بنانے آئے ہیں اور تم ایسی باتیں کر رہے ہو جیسے تمہارے اندر عقل نام کی کوئی چیز ہی نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"نگولا کا سب سے امیر آدمی۔ وہ کیسے مجھے بتاؤ کیسے"...... بڑے پجاری نے کہا۔

"یہ دھات بیرونی دنیا کے لئے بے حد قیمتی ہے اس لئے اس کے ایک ایک ذرے کے بدلے تمہیں اس چیک کے علاوہ بڑی مالیت کے کرنسی نوٹ دیئے جائیں گے اور یہ رقم اتنی بن جائے گی کہ تم نگولا کے سب سے امیر آدمی بن جاؤ گے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ مکمل تعاون کروں گا"...... بڑے

پجاری نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

"تو مجھے بتاؤ کہ کہاں ہے وہ دھات اور دھات نکلنے تک میرے ساتھ رہو۔ ہم ساری دھات نکال کر اس کا ایک ایک ذرہ گنتی کریں گے۔ یہ لاکھوں میں ہوں گے اور تمہیں اتنے کرنسی نوٹ مل جائیں گے کہ تم پورے قبیلے میں بانٹ دو تب بھی تم نگولا کے سب سے زیادہ امیر آدمی بن جاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"تم واقعی اچھے آدمی ہو لیکن وہ قبیلے کا سردار اس کا کیا ہو گا وہ تو بے حد لالچی آدمی ہے"...... بڑے پجاری نے کہا۔

"اسے بھول جاؤ صرف تم جانتے ہو کہ یہ دھات کہاں ہے۔ اسے معلوم ہوتا تو اب تک وہ باہر سے آئے ہوئے لوگوں کو لے کر وہاں پہنچ چکا ہوتا لیکن تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تمہارے علاوہ اور کسی کو اس جگہ کا علم نہیں ہے اور یہ سن لو کہ سردار ماریو کے ساتھ ایکریمنز ہیں جو کاغذ کے نوٹوں کی باتیں کرتے ہیں محبت کرنا نہیں جانتے جبکہ میرے ساتھ جوزف اور جوانا ہیں جو صرف محبت کرتے ہیں اور اس کا مظاہرہ تم نے ابھی دیکھا ہے کہ تم نے مجھے صرف احمق کہا لیکن یہ معمولی سا لفظ جوزف کو برداشت نہ ہو سکا اور اگر میں اسے نہ روکتا تو تم دوسرے لمحے اس دنیا کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ چکے ہوتے۔ اس لئے گھبراتا مت ہمیں وہ جگہ دکھاؤ جہاں یہ دھات موجود ہے اور تم فارغ پھر ہم جانیں اور وہ ایکریمنز جانیں"...... عمران نے کہا۔

”لیکن ابھی تو تمہارا چیک کیش ہو گا تو میں تمہیں اس جگہ کی نشاندہی کروں گا۔ یہ میرا فیصلہ ہے اس لئے تمہیں کل تک انتظار کرنا ہو گا البتہ میں تمہیں حلف دیتا ہوں کہ تمہارے علاوہ اور کسی کو اس جگہ کی نشاندہی نہیں کروں گا“...... بڑے پجاری نے کہا۔

”او کے۔ کل سہی۔ اگر اس حلف کی خلاف ورزی کرو گے تو اپنا ہی نقصان کرو گے۔ چلو اٹھو واپس چلیں شاباش“...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

ڈیانا اپنے ساتھیوں کے ساتھ سردار ماریو کے گھر کے کمرے میں فرش پر موجود جانوروں کی کھالوں پر بیٹھے ہوئی تھی۔ یہاں نہ ہی کوئی بیڈ تھا اور نہ کرسیاں۔ قبیلے کے سردار سمیت سب نیچے بیٹھتے تھے۔

”انتہائی غریب قبیلہ ہے۔ کچھ بھی نہیں ہے ان کے پاس“۔ چارلس نے کہا تو ڈیانا ہنس پڑی۔

”یہاں لڑکیوں کو جہیز دینے کی رسوم نہیں ہوں گی ورنہ ہر جگہ لڑکیاں جہیز میں حیثیت کے مطابق نیا فرنیچر اور گھریلو سامان لے کر جاتی ہیں“...... کرسٹی نے کہا تو ڈیانا سمیت سب چونک پڑے۔

”ایکریمیا میں تو ایسا کوئی رواج نہیں ہے۔ یہ رواج تو شاید ایشیا اور افریقہ میں ہو گا۔ ہم نے بھی صرف سنا ہوا ہے“...... ڈیانا نے کہا۔

”میں کئی بار پاکیشیا جا چکی ہوں۔ یہ واقعی وہاں کا رواج

ہے"...... کرسٹی نے جواب دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کوٹو اس طرح اندر داخل ہوا جیسے کہیں دور سے بھاگتا ہوا آیا ہو۔ وہ زور زور سے سانس لے رہا تھا۔

"کیا ہوا کوٹو"۔ ڈیانا نے چونک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ڈیانا کے باقی ساتھی بھی حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"اس دھات کے لئے ایشیا کے ملک پاکیشیا کا ایک گروپ بھی یہاں آیا ہوا ہے۔ وہ بڑے پجاری سے بات چیت کر رہے ہیں"...... کوٹو نے کہا تو ڈیانا اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اتنی جلدی یہاں پہنچ جائیں اور سیدھے بڑے پجاری کے پاس پہنچیں انہیں تو دارالحکومت کاشا ہونا چاہئے تھا"...... ڈیانا نے کہا۔

"میڈم۔ میں درست خبر لے کر آیا ہوں۔ انہیں شابو یہاں لے کر آیا ہے وہ اس وقت بڑے پجاری کے گھر میں موجود ہے"...... کوٹو نے کہا۔

"شابو کون ہے"...... ڈیانا نے چونک کر پوچھا۔

"یہیں کا رہنے والا ہے اور اب بڑی دنیا میں رہتا ہے میری طرح"...... کوٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم وہاں تک جا سکتے ہیں جہاں ان لوگوں نے رہائش رکھی ہے اگر تمہارا ساتھی شابو اعتراض کرے تو اسے بھاری معاوضہ دیا جا

سکتا ہے"...... ڈیانا نے کہا۔

"آپ اگر سوچ رہی ہیں کہ آپ رات کو ان پر حملہ کر دیں گی تو ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ جس طرح آپ سردار ماریو کے مہمان ہیں اسی طرح وہ لوگ بڑے پجاری کے مہمان ہیں اور پورا قبیلہ یہ بات جانتا ہے اس لئے نہ وہ آپ پر حملہ کر سکتے ہیں اور نہ آپ ان پر۔ البتہ دن کو آپ اگر سردار کو اس کام پر آمادہ کر لیں کہ وہ بڑے پجاری کے خلاف اٹھ کھڑا ہو تو مجھے یقین ہے کہ سارا قبیلہ سردار کے ساتھ ہو گا"...... کوٹو نے کہا۔

"اس وقت بڑا پجاری کہاں ہے"...... ڈیانا نے پوچھا۔

"اپنے خاص جھونپڑے میں"...... کوٹو نے کہا۔

"تم اسے یہاں بلا سکتے ہو"...... ڈیانا نے کہا۔

"وہ پوچھیں گے کیوں بلایا ہے تو میں کیا جواب دوں گا"۔ کوٹو نے تجربہ کار سفارت کار کے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے کہنا کہ میں اسے فوراً ملنا چاہتی ہوں تاکہ اسے بڑی مالیت کے کرنسی نوٹوں کی گڈیاں دے دوں"...... ڈیانا نے کہا۔

"اوہ پھر تو وہ بھاگتا ہوا آئے گا لیکن یہ خیال رکھنا ہے آپ نے کہ اگر آپ نے اس سے کوئی دھوکہ فریب کیا تو میں ذمہ دار نہ ہوں گا بلکہ مجھے بھی یہ لوگ مار ڈالیں گے"...... کوٹو نے کہا۔

"بے فکر رہو تم۔ کچھ نہیں ہو گا اور نہ ہی میرا ایسا کوئی ارادہ ہے کہ میں سردار کے خلاف کوئی کارروائی کروں کیونکہ اتنی بات تو ہم

بھی سمجھتے ہیں کہ قبیلے کے اندر بیٹھ کر قبیلے والوں سے دشمنی لینا حماقت ہے''...... ڈیانا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''لیکن وہ پجاری کے مہمان ہیں اور پجاری بڑا عہدہ ہوتا ہے قبیلے میں''...... اس بار جیمز نے کہا۔

''مجھے کوٹو نے بتایا ہے کہ دو روز قبل پجاری اور سردار کے درمیان زبانی تلخ کلامی ہوئی ہے اس کا مطلب ہے سردار پجاری کو ہلاک کر کے اپنا آدمی تعینات کرنے کی سوچ رکھتا ہے۔ یہ کام اب ہم کریں گے''...... ڈیانا نے کہا۔

''لیکن بقول سردار ماریو اس دھات کی موجودگی کا علم صرف پجاری کو ہے کیونکہ اس نے ہی اس سائنسدان کو ہلاک کرایا تھا جو دوبارہ اس دھات کو حاصل کرنے کے لئے یہاں آیا تھا جبکہ بقول اس کے اس دھات کا سراغ وہ سائنس دان پہلے ہی لگا چکا تھا پھر اس پجاری نے اس سائنسدان سے تمام معلومات جبراً حاصل کر لی ہوں گی اس لئے پجاری کی موت کی صورت میں ہمارا مشن بھی ختم ہو جائے گا''...... کرسٹی نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہی ہو لیکن اس پجاری سے اس دھات کا پتہ کیسے معلوم کیا جائے''...... ڈیانا نے کہا۔

''زبردستی''...... کرسٹی نے کہا تو ڈیانا بے اختیار ہنس پڑی۔

''دھات کسی ڈبے میں نہ پڑی ہو گی۔ وہ کسی پہاڑی کی تہہ میں نجانے کس حالت ہو گی ہم نے صرف اس جگہ کو ٹریس کرنا

ہے۔ پھر ہمارے ماہرین آکر اسے نکالیں گے اور محفوظ کر لیں گے''...... ڈیانا نے کہا۔

''پھر وہ پاکیشائی یہاں کیوں آئے ہیں''...... چارلس نے کہا۔

''وہ بھی زیادہ سے زیادہ نشاندہی کرالیں گے۔ خود تو دھات نہیں نکال سکتے اور ایکریمیا کو جیسے ہی یہاں دھات کا علم ہوا تو وہ یہاں فوج اتارنے میں بھی دریغ نہیں کرے گا۔ چاہے اسے پورا قبیلہ کیوں نہ ہلاک کرنا پڑے''...... ڈیانا نے کہا۔

''ڈیانا۔ یہ پاکیشائی ایجنٹ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ بلیک سٹار جیسی بے شمار تنظیمیں ان سے ٹکرا چکی ہیں۔ اسرائیل، ایکریمیا اور تمام سپر پاورز ملکوں کی ٹاپ کی تنظیمیں ان سے ٹکرا کر شکست کھا چکی ہیں اس لئے انہیں اس قدر ایزی نہ لو۔ آپ انہیں نہیں جانتی جبکہ میں انہیں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ خاص طور پر ان کا لیڈر علی عمران دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ سمجھا جاتا ہے''...... اس بار چارلس نے تیز لہجے میں کہا

''تم عمران کے قصیدے پڑھ رہے ہو چارلس۔ یہ ان ایشیائی لوگ کی فطرت ہے کہ وہ اپنے بارے میں پروپگنڈا کرتے ہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں کہ پوری دنیا کے ایجنٹس سے ایک پس ماندہ ملک کا باشندہ آگے بڑھ جائے''...... ڈیانا نے کہا۔

''ڈیانا آپس میں لڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چارلس درست کہہ رہا ہے۔ ہمیں واقعی کوئی پلاننگ کرنی چاہئے۔ میرا خیال ہے

کہ ہم پجاری کو اغوا کر کے ایکریمیا لے جائیں پھر اس سے تمام معلومات حاصل کر کے یہاں ان پہاڑیوں پر فوج اتار کر قبضہ کر لیں اور یہاں سے دھات نکال لیں اس طرح اس قیمتی ترین دھات کا ایک ایک ذرہ ایکریمیا پہنچ جائے گا ورنہ یہ پاکیشیائی اسے لے اڑیں گے اور ہم دیکھتے رہ جائیں گے''...... جیمز نے کہا۔

''ہماری موجودگی کے باوجود وہ کیسے دھات لے اڑیں گے''...... ڈیانا نے کہا۔

''مس ڈیانا۔ ہم سردار کے پاس پہنچے ہیں جبکہ وہ براہ راست پجاری کے پاس گئے ہیں۔ سردار کو اس دھات کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے وہ پجاری سے پوچھیں گے جب کہ پاکیشیائی یقیناً بھاری رقم دے کر اس پجاری سے پہلے ہی معلوم کر لیں گے پھر اسے ہلاک کر کے واپس چلے جائیں گے اور جب ہم ادھر ادھر ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں گے تو وہ خاموشی سے یہاں آ کر دھات حاصل کر لیں گے''...... جیمز نے کہا۔

''جیمز درست کہہ رہا ہے۔ ہمیں اس پجاری کو قابو کرنا چاہئے''...... چارلس نے کہا پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کوٹو کمرے میں داخل ہوا لیکن اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

''کیا ہوا کوٹو''...... ڈیانا نے کہا۔

''پجاری سو چکا ہے اور میں اسے نہیں مل سکا۔ کل ملاقات ہو گی''...... کوٹو نے جواب دیا لیکن اس کا چہرہ اور نظریں بتا رہی تھیں

کہ بات کچھ اور ہے۔

''کوٹو سچ بتاؤ کیا بات ہے''...... ڈیانا نے سخت لہجے میں کہا۔

''وہ ہم سے نہیں ملنا چاہتا اور اس کا کہنا ہے کہ ہم سردار کے مہمان ہیں جبکہ پاکیشیائی اس کے مہمان ہیں اور پاکیشیائی نے اسے بڑی بھاری رقم دی۔ وہ کل انہیں وہ جگہ دکھا دے گا جہاں دھات ہے''...... کوٹو نے جواب دیا۔

''پجاری کا گھر کہاں ہے''...... ڈیانا نے کہا تو کوٹو بے اختیار چونک پڑا۔

''آپ کیا کرنا چاہتی ہیں''...... کوٹو نے چونک کر پوچھا۔

''سنو کوٹو۔ ہم نے پجاری کو اغوا کرنا ہے لیکن اس انداز میں کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے''...... ڈیانا نے کہا تو کوٹو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا کہہ رہی ہیں آپ۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ بڑے پجاری کو اغوا کریں گی آپ۔ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کا کیا حشر ہو گا۔ میں مانتا ہوں کہ آپ کے پاس اسلحہ ہے لیکن قبیلے کے افراد ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ آپ کتنے افراد کو ماریں گی۔ وہ وقت آ جائے گا جب آپ کی گولیاں اور اسلحہ ختم ہو جائے گا اور پھر پورے قبیلے نے آپ پر حملہ کر دینا ہے۔ پھر کیا ہو گا''...... کوٹو نے چیخ کر بولتے ہوئے کہا کیونکہ وہ بھی قبائلی ہی تھا اور ڈیانا کی بات سن کر اسے حیرت کے ساتھ ساتھ غصہ بھی آ گیا

تھا۔

"سنو کوٹو۔ اغوا سے ہمارا مطلب یہ نہیں کہ ہم اسے اپنے کاندھے پر اٹھا کر لے جائیں گے۔ ہم یہاں سے باہر نہیں جائیں گے لیکن بڑا پجاری اغوا ہو کر نگولا پہنچ جائے گا۔ وہاں اس سے دھات کا پتہ معلوم کیا جائے گا اور پھر اسے واپس بھجوا دیا جائے گا لیکن اس کی واپسی سے پہلے ماہرین یہاں سے دھات نکال چکے ہوں گے اس ساری کارروائی میں زیادہ سے زیادہ چھ سات روز لگیں گے"...... ڈیانا نے کہا۔

"لیکن یہ قبائل دھات کیسے نکالنے دیں گے"۔ کرسٹی نے کہا۔

"یہاں ایکریمیا کی چھاتہ بردار فوج اتاری جا سکتی ہے۔ سارا قبیلہ محصور کر لیا جائے گا۔ اس قیمتی دھات کے لئے کچھ بھی کیا جا سکتا ہے"...... ڈیانا نے کہا۔

"مجھے کیا ملے گا"...... کوٹو نے کہا۔

"جو تم کہو گے۔ جو تم سے وعدہ کیا گیا ہے اس سے دو گنا"۔ ڈیانا نے حلف کے انداز میں ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"آپ یہاں بیٹھے بیٹھے کیسے بڑی پجاری کو اغوا کریں گی"۔ کوٹو نے کہا۔

"تم پہلے شیطان کی قسم کھا کر حلف دو کہ تم ہمارے پلان کے بارے میں کسی کو نہیں بتاؤ گے"...... ڈیانا نے کہا تو کوٹو نے حلف کے انداز میں ہاتھ اٹھا کر حلف کے الفاظ ادا کر دیئے۔

"کرسٹی۔ میرے بیگ میں سے ٹرانسمیٹر نکال کر مجھے دو"۔ ڈیانا نے کرسٹی سے کہا تو وہ اٹھ کر کمرے کے ایک کونے میں گئی اور اس نے بیگ کھول کر اندر موجود ٹرانسمیٹر نکال کر بیگ بند کیا اور ٹرانسمیٹر لا کر ڈیانا کے ہاتھ میں دے دیا۔ ڈیانا نے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ڈیانا کالنگ۔ اوور"...... ڈیانا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ چیف بول رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے بلیک سٹار کے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"چیف۔ میں اس وقت شیطانی قبیلے کے اندر موجود ہوں۔ اوور"...... ڈیانا نے کہا اور پھر موجودہ حالات کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ پھر تو یہ پاکیشائی ایجنٹس یہ دھات لے جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ویری بیڈ۔ اوور"...... چیف نے پوری تفصیل سننے کے بعد کہا۔

"ابھی گیم ہمارے ہاتھ سے نہیں نکلی۔ میں نے پلان بنایا ہے کہ بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے اس بڑے پجاری کو اس کی رہائش گاہ سے اٹھوا لیا جائے۔ آپ یہاں ایک ہیلی کاپٹر بھیج دیں۔ وہ قبیلے کی حدود سے باہر لینڈ کرے گا۔ ہم اس بڑے پجاری کو بے ہوشی کے عالم میں ہیلی کاپٹر تک پہنچا دیں گے۔ وہ اسے یہاں سے لے کر ایکریمیا چلا جائے گا۔ وہاں اس سے دھات کے

بارے میں تمام تفصیلات معلوم کر کے پھر یہاں قبیلے میں فوج اتار کر ہم وہ دھات حاصل کر لیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ہم نے اس پلان پر عمل نہ کیا تو عمران اور پاکیشیائی ایجنٹس ایسا کر گزریں گے۔ اوور''...... ڈیانا نے تفصیل سے پلان کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہی ہو ڈیانا۔ وہ عمران براہ راست بڑے پجاری تک پہنچا ہے۔ اس نے لازماً اس بڑے پجاری کو اغوا کر کے نکلنے کا بندوبست کر رکھا ہو گا یا دوسری صورت میں وہ یہیں پر اس سے معلومات حاصل کر لے گا۔ ایکریمیا سے تو ہیلی کاپٹر بھجوانے میں بہت وقت لگ جائے گا البتہ نگولا کے قریب سمندر میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جسے آریش کہا جاتا ہے۔ اس جزیرے پر ایکریمین فضائیہ کا اڈہ ہے وہاں سے ہیلی کاپٹر بھجوایا جا سکتا ہے لیکن ہیلی کاپٹر پائلٹ کو کیا کہا جائے۔ اوور''...... چیف نے کہا۔

''وہ لازماً شیطان قبیلے کے بارے میں جانتا ہو گا۔ ویسے میں اپنے گائیڈ کوٹو کو کہتی ہوں کہ وہ آپ کو تفصیل بتا دے۔ اوور''۔ ڈیانا نے کہا۔

''کیا یہ قابل اعتماد ہے۔ اوور''...... چیف نے کہا۔

''لیں چیف۔ اوور''...... ڈیانا نے کہا اور بٹن دبا کر اس نے ٹرانسمیٹر قریب بیٹھے کوٹو کے ہاتھ میں دے دیا۔

''چیف کو بتاؤ کہ ہیلی کاپٹر پائلٹ کو کیا بتایا جائے کہ وہ

مناسب جگہ پر ہیلی کاپٹر اتار سکے اور یہ جگہ ایسی ہونی چاہئے کہ قبیلے والوں کو بھی ہیلی کاپٹر کا پتہ نہ چلے اور نہ اس کی آواز سنائی دے اور بڑے پجاری کو وہاں تک آسانی سے پہنچایا بھی جا سکے۔ اس کا تمہیں خصوصی انعام ملے گا''...... ڈیانا نے کہا۔

''جناب چیف۔ میں آپ کا خادم کوٹو بول رہا ہوں۔ آپ ہیلی کاپٹر پائلٹ کو کہہ دیں کہ وہ ہیلی کاپٹر کو کالسان پہاڑی پر لے آئے۔ وہاں نیچے میں موجود ہوں گا۔ میں اسے موم بتی جلا کر اشارہ دوں گا اور میرے اشارے پر وہ ہیلی کاپٹر اتار دے۔ اوور''...... کوٹو نے کہا۔

''کالسان پہاڑی کی کوئی نشانی بتا دو تاکہ رات کے وقت بھی وہ وہاں آسانی سے پہنچ جائے۔ اوور''...... چیف نے کہا۔

''کالسان پہاڑی گہرے سیاہ رنگ کے پتھروں کی بنی ہوئی ہے اور شیطانی قبیلے کے دائیں طرف تقریباً دو پہاڑی میلوں کی دوری پر ہے۔ میں موم بتی جلا دوں گا تاکہ پائلٹ کو موم بتی کا شعلہ دور سے ہی نظر آنے لگ جائے۔ اوور''...... کوٹو نے کہا۔

''او کے۔ ٹرانسمیٹر ڈیانا کو دو۔ اوور''...... چیف نے کہا تو کوٹو نے ٹرانسمیٹر ڈیانا کی طرف بڑھا دیا۔

''سنو۔ کوٹو کو میں خصوصی انعام دوں گا۔ یہ بہت ہوشیار اور عقلمند آدمی ہے۔ او کے۔ اوور اینڈ آل''...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"سنا تم نے کوٹو چیف تمہاری تعریف کر رہے تھے اور خصوصی انعام کا کہہ رہے تھے"...... ڈیانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیف کی مہربانی ہے لیکن آپ اپنے حلف پر قائم رہیں گی"۔ کوٹو نے کہا تو ڈیانا نے ہنستے ہوئے ٹرانسمیٹر کو ساتھ رکھ دیا۔

"اب بے ہوش کر دینے والے گیس پسٹل نکال لو۔ ہم نے اس حد تک گیس فائر کرنی ہے کہ پورا قبیلہ ہی بے ہوش ہو جائے"...... ڈیانا نے کہا۔

"اوہ نہیں ڈیانا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی یہاں موجود ہیں۔ وہ تجربہ کار لوگ ہیں۔ گیس کی بو سونگھتے ہی الرٹ ہو جائیں گے اس لئے میرا خیال ہے کہ ان کی رہائش گاہ کے قریب جا کر گیس فائر کی جائے تاکہ اس کی طاقت انہیں فوری بے ہوش کر دے پھر چاہے پورے قبیلے میں گیس فائر کر دی جائے"...... چارلس نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ کوٹو تم پہلے چارلس اور جیمز کو بڑے پجاری کی رہائش گاہ پر لے جانا اور مجھے اور کرسٹی کو ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی رہائش گاہ پر"...... ڈیانا نے کہا۔

"لیکن میرا خیال ہے کہ پہلے کوٹو ہیلی کاپٹر کو مناسب جگہ پر لینڈ کرا لے پھر یہ کارروائی کی جائے تاکہ کام تیزی اور پھرتی سے ہو جائے"...... جیمز نے کہا تو ڈیانا سمیت سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت بڑے پجاری کی دی ہوئی رہائش گاہ میں موجود تھا۔ شابو کی طرف سے لایا ہوا ناشتہ کرنے کے بعد وہ بیٹھے کافی پی رہے تھے۔ جبکہ شابو بڑے پجاری کو عمران کی رہائش گاہ پر آنے کا پیغام لے کر گیا ہوا تھا۔

"ماسٹر۔ یہ قبائلی لوگ بھی کافی پیتے ہیں"...... اچانک جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باقی قبیلے کے بارے میں تو علم نہیں لیکن بڑا پجاری ضرور کافی پیتا ہوگا۔ وہ بیرونی دنیا میں رہ چکا ہے اور شابو تو رہتا ہی بیرونی دنیا میں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ رات کو یہاں گیس فائر کی گئی ہے"...... خاموش بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ ٹائیگر، جوزف اور جوانا بھی چونک پڑے۔

"گیس فائر کی گئی ہے۔ کون سی گیس"...... عمران نے تیز لہجے

میں کہا۔

''مجھے اپنے منہ میں گیس کا ذائقہ محسوس ہو رہا ہے اور جس طرح مجھے گہری نیند آئی ہے ایسی نیند مشن کے دوران نہیں آ سکتی''...... جولیا نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ ہمیں سونے کے دوران گیس فائر کر کے بے ہوش کیا گیا ہے لیکن مجھے تو ایسا محسوس نہیں ہوا''...... عمران نے کہا۔

''تم تینوں مرد اندرونی کمرے میں تھے جبکہ میں یہاں اس کمرے میں سوئی تھی اس لئے یقیناً اس گیس کا مجھ پر زیادہ اثر ہوا اور تم پر کم''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی شابو تیزی سے اندر داخل ہوا تو اس کے چہرے پر موجود تاثرات دیکھ کر عمران سمیت سب چونک پڑے۔ شابو کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

''کیا ہوا شابو''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''بڑے پجاری کو پراسرار انداز میں اغوا کر لیا گیا ہے۔ وہ اپنی رہائش گاہ سے غائب ہے''...... شابو نے کہا۔

''اغوا کیا گیا ہے۔ کس نے اغوا کیا ہے اور کیوں''...... عمران نے کہا۔

''جس مکان میں بڑا پجاری رہتا ہے اس کے چاروں طرف اور چھت پر باقاعدہ پہرہ ہوتا ہے۔ رات بھی یہ پہرہ تھا کہ صبح

سب کو معلوم ہوا کہ وہ رات کو لیٹ گئے تو صبح ان کی آنکھ کھلی۔ وہ سزا کے خوف سے خاموش رہے لیکن ایک دو سے حال احوال پوچھا تو پتہ چلا کہ سب سو گئے تھے۔ یہ خلاف معمول بات تھی پھر جب بڑے پجاری کا ناشتہ تیار ہو گیا تو اسے جب اٹھانے کے لئے اس کے آدمی کمرے میں گئے تو وہاں بڑا پجاری موجود ہی نہ تھا۔ یہ بھی خلاف معمول بات تھی اس لئے تیزی سے یہ بات پھیل گئی کہ بڑے پجاری کو اغوا کر لیا گیا ہے یا شیطان نے اس کو سزا دی ہے اور اسے یہاں سے نکال دیا ہے۔ بہرحال پورے قبیلے میں بڑا پجاری موجود نہیں ہے''...... شابو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''وہ ایکریمین گروپ کہاں ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''وہ اپنی رہائش گاہ میں موجود ہیں۔ انہیں بھی اس واقعہ کا علم نہ تھا وہ یہ بھی سن کر اس طرح حیران ہوئے جیسے آپ ہوئے ہیں''...... شابو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ان کا گائیڈ کہاں ہے۔ کیا نام بتایا تم نے۔ کوٹو''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ بھی وہیں موجود ہے''...... شابو نے جواب دیا۔

''جاؤ اسے بلا کر یہاں لے آؤ۔ ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہاں کون سا کھیل کھیلا جا رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ میرے کہنے پر نہیں آئے گا جناب''...... شابو نے کہا۔

"جوانا۔ تم جاؤ اور اسے بے ہوش کر یہاں اٹھا لاؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ شابو اس کے ساتھ تھا۔

"وہ لوگ یہاں حملہ کر سکتے ہیں۔ جوانا کو دیکھ کر وہ سمجھ جائیں گے کہ ہم ان کی طرف سے مشکوک ہو گئے ہیں۔ ویسے مجھے امید نہیں تھی کہ اب تک یہ لوگ یہاں موجود ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب۔ شابو تو کہہ رہا ہے کہ وہ یہاں ہیں"۔ جولیا نے کہا۔

"انہوں نے ہماری وجہ سے یہ گیم کھیلی ہے۔ دھات کا علم بڑے پجاری کو ہے۔ اسے اغوا کر کے یہاں سے نگولا یا ایکریمیا لے جایا جائے گا اور پھر اس سے معلومات جبراً حاصل کر کے اس دھات کو حاصل کر لیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"یہ کام تو وہ پہلے ہی کر سکتے تھے اور وہ سردار کی بجائے ہماری طرح براہ راست بڑے پجاری سے بھی مل سکتے تھے"...... جولیا نے کہا۔

"شابو کا تعلق بڑے پجاری سے تھا جبکہ کوٹو کا رابطہ سردار ماریو سے تھا۔ اب جیسے ہی انہیں ہمارا علم ہوا انہوں نے کارروائی کر ڈالی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ اسے کہاں اور کیسے لے جا سکتے ہیں۔ یہاں ہر طرف چیک پوسٹیں ہیں۔ وہ بڑے پجاری کو اغوا کرنے کے حق میں نہیں ہو سکتے"...... جولیا نے کہا۔

"وہ خود بھی یہاں موجود ہیں اور ان کا آدمی کوٹو بھی تو پھر یہ کوئی اور گیم ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کچھ دیر بعد جوانا کمرے میں داخل ہوا اس کے پیچھے شابو بھی تھا جبکہ بے ہوش کوٹو جوانا کے کاندھے پر تھا۔

"وہ سب غائب ہیں یہ اکیلا وہاں موجود تھا اور اسے سردار نے بلایا تھا یہ وہاں جانے ہی والا تھا کہ ہم نے اسے اٹھا لیا"...... شابو نے کہا۔

"ٹھیک ہے اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا نے اسے فرش پر لٹا کر ایک ہاتھ سے اس کا ناک اور بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے آثار ابھر آئے تو جوانا نے ہاتھ ہٹایا اور کوٹو کو بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے سیدھا کر کے بیٹھا دیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم۔ اوہ تم پاکیشائی ہو۔ مجھے یہاں کون لایا ہے"...... ہوش میں آتے ہی کوٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

"جوزف اور جوانا دونوں کو اچھی طرح دیکھ لو کوٹو۔ یہ تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دیں گے البتہ اگر تم مجھے ایکریمین افراد کے فرار اور بڑے پجاری کے اغوا کے بارے میں سب کچھ بتا دو تو

نہ صرف تمہاری زندگی بچ جائے گی بلکہ تمہیں بھاری انعام بھی دیا
جائے گا“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
”مجھے تو کچھ معلوم نہیں ہے میں سچ کہہ رہا ہوں“...... کوٹو نے
کہا۔
”جوانا اسے صرف تھوڑا سا سبق دے دو“...... عمران نے جوانا
سے کہا تو جوانا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کوٹو کا جسم ہوا
میں اڑتا ہوا سائیڈ دیوار سے ایک دھماکے سے ٹکرایا۔ مکان کی
دیواریں لکڑی سے بنائی گئی تھیں اس لئے ٹکرانے کی آواز دھماکے
کے ساتھ ساتھ ایسی تھی جیسے طبلہ بجایا گیا ہو اور پھر کمرہ کوٹو کے
حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد
اٹھا ہی تھا کہ جوانا نے ہاتھ بڑھا کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک
جھٹکے سے عمران کے سامنے فرش پر بیٹھا دیا۔ ایک بار پھر کوٹو کے
حلق سے چیخ نکلی لیکن جوانا کا ہاتھ وہیں موجود تھا اس لئے کوٹو
باوجود زور لگانے کے نہ اٹھ سکا اور نہ بھاگ سکا وہیں بیٹھا کا بیٹھا
رہ گیا۔
”اب بتاؤ کہ کیا ہوا ہے۔ کہاں ہے بڑا پجاری اور کیسے اسے
اغوا کیا گیا“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی جیب سے
مشین پسٹل نکال لیا۔ مشین پسٹل دیکھ کر کوٹو کا چہرہ لٹک گیا آنکھوں
سے خوف عیاں ہونے لگا۔ عمران کے چہرے پر ابھر آنے والی سختی
اور سفاکی نے اسے واقعی خوفزدہ کر دیا تھا۔

”م۔ مجھے مت مارو۔ میں بے گناہ ہوں“...... کوٹو نے رک رک
کر کہا۔
”یہ سب کچھ جو تمہارے ساتھ ہوا ہے تمہاری اپنی غلطی سے ہوا
ہے ورنہ میں تو تمہیں انعام دینے کی بات کر رہا تھا“...... عمران
نے کہا۔
”مجھے مت مارو۔ میں سب کچھ بتا دوں گا“...... کوٹو نے رو
دینے والے لہجے میں کہا۔
”تو بولو وقت مت ضائع کرو“...... عمران نے غراتے ہوئے
لہجے میں کہا۔
”میڈم ڈیانا اور اس کے ساتھیوں کو جب آپ کے آنے اور
بڑے پجاری سے ملاقات کا علم ہوا تو وہ سب بے حد پریشان
ہوئے۔ میڈم ڈیانا نے ایک آلہ نکال کر اس سے اپنے چیف سے
بات کی۔ انہوں نے منصوبہ بنایا کہ بڑے پجاری کو اٹھا کر کے
بیرونی دنیا میں پہنچا دیا جائے۔ وہاں بڑے پجاری سے زبردستی اس
دھات کے بارے میں معلومات حاصل کر کے ایکریمین فوج کو یہاں
اتار کر دھات حاصل کر لی جائے۔ میڈم ڈیانا نے چیف سے کہا کہ
یہاں سے قریب ایک ہیلی کاپٹر بھیجا جائے۔ میں نے ایک پہاڑی
پر موم بتی جلا کر ہیلی کاپٹر پائلٹ کو جگہ کی نشاندہی کی وہ وہاں چٹان
پر اتر آیا۔ پھر میں واپس آیا۔ میڈم ڈیانا نے بے ہوش کر دینے والی
گیس پہلے اپنی رہائش گاہ کے گرد پھیلائی تاکہ سردار ماریو کی طرف

سے پہرہ دینے والے قبائلی بے ہوش ہو جائیں اور پھر وہ میری رہنمائی میں بڑے پجاری کی رہائش گاہ پر پہنچے تو وہاں بھی میڈم ڈیانا نے گیس پھیلا دی۔ اس گیس کا اثر اندر رہائش گاہ میں بھی ہوا اور بڑے پجاری کو جو سوئے سوئے بے ہوش ہو گیا تھا میں نے اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈالا اور پھر ہم سب ایک خفیہ راستے سے گزر کر ہیلی کاپٹر تک پہنچے۔ میرے علاوہ سب اس میں سوار ہو گئے اور بڑے پجاری کو بھی اس میں ڈال دیا گیا۔ پھر وہ ہیلی کاپٹر واپس چلا گیا۔ مجھے یہاں اس لئے چھوڑ دیا گیا تا کہ میں بعد میں پیش آنے والے حالات سے انہیں آگاہ کر سکوں۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں دو روز بعد واپس نکولا کے دارالحکومت کاشا پہنچ جاؤں۔ وہاں وہ مجھ سے معلومات لے کر مجھے خصوصی انعام دیں گے“...... کوٹو نے کہا۔

”شکر کرو وہ تمہیں یہاں ہلاک کر کے نہیں گئے۔ شاید وہ یہاں فائر نہیں کرنا چاہتے تھے کیونکہ پہاڑیوں میں آواز گونجتی ہے البتہ یہ کام وہ کاشا میں آسانی سے کر لیں گے“...... عمران نے کہا تو کوٹو کا چہرہ اور لٹک گیا۔

”یہ بتاؤ کہ وہ اب کہاں گئے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”میڈم ڈیانا ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو کہہ رہی تھی کہ اس بڑے پجاری کو ایکریمیا لے جانا ہے۔ جس پر پائلٹ نے کہا کہ وہ تو صرف آریش جزیرے تک واپس جا سکتا ہے کیونکہ ہیلی کاپٹر اڈہ

آریش جزیرے پر ہے جس پر میڈم ڈیانا نے کہا یہاں سے چلو پھر سوچ لیں گے اور پھر ہیلی کاپٹر واپس چلا گیا لیکن اب میں کیا کروں جیسا آپ نے کہا ہے وہ تو مجھے مار دیں گے“...... کوٹو نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

”آریش کہاں ہے۔ کیا تم جانتے ہو“...... عمران نے کہا۔

”ہاں انگولا کے ساتھ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جس پر ایکریمین فضائیہ کا اڈہ ہے۔ یہ اڈہ جزیرے کے ایک حصے میں ہے باقی وہ اوپن جزیرہ ہے اور سیاح وہاں آتے جاتے رہتے ہیں کیونکہ آریش میں انتہائی قیمتی سفید موتی ساحل پر آسانی سے مل جاتے ہیں“...... کوٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم ابھی واپس نہ جانا دس بارہ دن بعد چلے جانا پھر تمہیں کچھ نہیں ہوگا“...... عمران نے کہا تو کوٹو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”شابو۔ بڑے پجاری کی جگہ اب کون سنبھالے گا“...... عمران نے خاموش بیٹھے ہوئے شابو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”اس کا بڑا بیٹا کاروگ“...... شابو نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم مجھے کاروگ سے ملوا سکتے ہو اسے اس ملاقات سے بے حد فائدہ ہوگا“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں وہ میرے ساتھ کھیل کود کر بڑا ہوا ہے۔ وہ میری بہت عزت کرتا ہے“...... شابو نے فاخرانہ لہجے

میں کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''کوٹو کو ساتھ لے جاؤ اور اسے سمجھاؤ کہ ابھی انگولا یا بیرونی دنیا میں مت جائے ورنہ مارا جائے گا کیونکہ اس سارے واقعہ کا یہ اکلوتا گواہ ہے''...... عمران نے کہا۔

''آؤ کوٹو میرے ساتھ آؤ''...... شابو نے کوٹو کا بازو پکڑ کر اسے اٹھایا اور ساتھ لے کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

''تم بڑے پجاری کے بیٹے سے اس لئے ملنا چاہتے ہو کہ شاید وہ بھی کلاسیم دھات کے بارے میں جانتا ہو''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ تم درست نتیجے پر پہنچی ہو۔ گو مجھے امید کم ہے کیونکہ بڑے پجاری کو جہاں تک میں سمجھا ہوں وہ بے حد لالچی اور مکار آدمی ہے اور ہر چیز خود تک محدود رکھنے کا عادی ہے لیکن پھر بھی بات کرنے میں کیا حرج ہے''...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ماسٹر۔ بڑے پجاری سے دھات کے بارے میں معلومات حاصل کر کے وہ یہیں آئیں گے پھر ہم کیوں واپس جا رہے ہیں''...... جوانا نے کہا۔

''وہ ہماری واپسی کا انتظار کریں گے اور ہم یہاں غیر محدود مدت تک نہیں رہ سکتے''...... عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کچھ دیر بعد شابو واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک نوجوان بھی تھا۔

''یہ بڑے پجاری کے بڑے بیٹے کاروگ ہیں اور اپنے باپ کی جگہ یہی لیں گے اور کاروگ یہ عمران صاحب ہیں۔ یہ اور ان کے ساتھی تمہارے والد کے مہمان ہیں''...... شابو نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''اب یہ میرے مہمان ہیں۔ سات روز تک بابا کی واپسی کا انتظار کیا جائے گا اس کے بعد مجھے بڑا پجاری بنا دیا جائے گا''۔ کاروگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بیٹھو کاروگ۔ تمہارے والد بڑے پجاری کو میں نے بڑی رقم کا چیک دیا تھا جو اس نے اپنے آدمی کو دیا تھا کہ وہ اس کے بدلے انگولا کے بینک سے کرنسی نوٹ لے آئے جس سے تم امیر ہو جاؤ گے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے جناب۔ وہ آدمی آج واپس آئے گا''۔ کاروگ نے جواب دیا۔

''اتنی ہی رقم میں تمہیں مزید دے سکتا ہوں اگر تم مجھے بتا دو کہ سفید ذرات والی دھات کہاں موجود ہے لیکن تم نے غلط بیانی نہیں کرنی''...... عمران نے کہا۔

''میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ میرا باپ پہاڑیوں میں اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ گھوم رہا تھا کہ وہاں اس نے بیرونی دنیا کے ایک آدمی کو دیکھا جس کے پاس سفید رنگ کی دھات کے چند ذرات تھے۔ میرا باپ اس آدمی کو شیطان کے معبد میں لے آیا اور اس

نے اپنے چاروں ساتھیوں کو باہر بیٹھا دیا۔ اس آدمی نے میرے باپ کو بتایا کہ یہ دھات بیرونی دنیا کی سب سے قیمتی دھات ہے اور اس میں بیرونی دنیا کو بے حد دلچسپی ہے اور وہ اس دھات سے ایک دوسرے کو مارنے کے لئے ہتھیار بنائیں گے جس پر میرے باپ کو لالچ نے گھیر لیا اور اس نے اس آدمی کو اپنے ساتھیوں کے ذریعے ہلاک کرا کر پہاڑیوں میں پھنکوا دیا لیکن اسے مارنے سے پہلے میرے باپ نے اس پر تشدد کر کے اس سے وہ جگہ معلوم کر لی جہاں یہ دھات موجود تھی۔ پھر وہ اس دھات پر قبضہ کرنے کے لئے اس پہاڑی کی گہرائی میں اترنے لگا تو شیطان نے اسے منع کر دیا لیکن میرے باپ نے پرواہ نہ کی تو شیطان نے وہاں زلزلہ پیدا کر دیا اور تمام صورت حال بدل گئی۔ میرا باپ زخمی ہوا لیکن زندہ بچ گیا اور اس کے ساتھی اسے اٹھا کر واپس لے آئے پھر چند روز بعد میرا باپ ٹھیک ہو گیا لیکن ٹھیک ہوتے ہی اس نے اپنے باقی ساتھیوں کو بھی ہلاک کرا دیا جو اسے اٹھا کر لائے تھے۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے''...... کاروگ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہیں وہ جگہ معلوم ہے جہاں سے تمہارے باپ کو زخمی حالت میں لایا گیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں جناب۔ میں نے ان کے ساتھیوں سے پوچھا تھا لیکن وہ بھی جواب دینے سے انکاری ہو گئے اس کے بعد انہیں ہلاک کر دیا گیا البتہ اتنی بات میں نے اڑتی اڑتی سنی ہے کہ دھات زلزلے

والی جگہ پر موجود تھی اور زلزلے کی وجہ سے وہ کہیں پاتال میں غائب ہو گئی ہے۔ اس جگہ کو جہاں زلزلہ آیا تھا واگو پہاڑیاں کہا جاتا ہے''...... کاروگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے اس دھات کو تلاش کرنے کی کوشش کی''...... عمران نے کہا۔

''ہاں لیکن وہاں کچھ نہیں ملا''...... کاروگ نے جواب دیا۔

''سنو ہم اب واپس جا رہے ہیں لیکن تم نے ہمارے ساتھ واقعی تعاون کیا ہے اس لئے تمہیں بھاری انعام دیا جائے گا''۔

عمران نے کہا تو کاروگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ڈیانا اور اس کے ساتھی آرلیش جزیرے پر ایک حویلی نما بلڈنگ کے ایک بڑے کمرے میں موجود تھے۔ یہ بلڈنگ ایکریمین فضائیہ کے قبضے میں تھی۔ اس بلڈنگ کے اندر کمروں کو ایکریمین فضائیہ کے ملازمین استعمال کرتے تھے۔ بلیک سٹار ایجنسی کے چیف نے یہاں کے کمانڈر نیلسن کو کہہ کر ہیلی کاپٹر ڈیانا اور اس کے ساتھیوں کے لئے شیطان قبیلے کی طرف بھجوایا تھا اور ڈیانا اور اس کے ساتھی بڑے پجاری کو بے ہوش کر کے اپنے ساتھ لے آئے تھے۔ ہیلی کاپٹر نے انہیں باحفاظت آرلیش میں فضائیہ کے اڈے پر اتار دیا تھا اور کمانڈر نیلسن نے اس بلڈنگ میں انہیں دو بڑے کمرے دے دیئے تاکہ وہ وہاں جب تک چاہیں رہیں۔ اس بڑے کمرے میں ڈیانا، کرسٹی، چارلس اور جیمز چاروں موجود تھے۔ ایک کرسی پر بڑا پجاری چاشائی بے ہوشی کے عالم میں پڑا ہوا تھا۔

''چارلس۔ یہاں کہیں سے رسی تلاش کر لاؤ اور جیمز کے ساتھ

مل کر اس بڑے پجاری کو اچھی طرح باندھ دو''...... ڈیانا نے چارلس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس میڈم''...... چارلس نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''ڈیانا میرا خیال ہے کہ اسے ایکریمیا لے جایا جائے۔ وہاں مشینوں کے ذریعے اس سے سب کچھ معلوم کیا جاسکتا ہے''۔ کرسٹی نے کہا۔

''اب تک بڑے پجاری کے اغوا کا علم پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہو چکا ہو گا اور ہمارے غائب ہونے سے وہ سمجھ جائیں گے کہ یہ کارروائی ہم نے کی ہے اس کا مطلب ہے کہ وہ وہاں سے سیدھے ایکریمیا پہنچیں گے جبکہ ہم نے اس سے صرف وہ جگہ معلوم کرنی ہے جہاں دھات موجود ہے باقی کام ہمارے ملک کے ماہرین کر لیں گے اور یہاں کے بارے میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو علم نہیں ہو سکتا''...... ڈیانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ڈیانا کے حکم کی تعمیل ہو چکی تھی۔ چاشائی کو کرسی پر رسی کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا گیا تھا۔

''اب اسے ہوش میں لے آؤ''...... ڈیانا نے چاشائی کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جیمز نے آگے بڑھ کر پے در پے چاشائی کے چہرے پر زور دار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ پجاری بہرحال انسان تھا اور پھر وہ گیس سے بے ہوش تھا اس لئے دس بارہ تھپڑ

کھانے کے بعد اس کے جسم میں حرکت کے آثار نظر آنے لگے اور دو تین تھپڑ مزید کھانے کے بعد اس نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن رسی سے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"یہ۔ یہ۔ سب کیا ہے۔ یہ کون سی جگہ ہے"۔ چاشائی نے ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہاری ہم سے پہلے ملاقات نہیں ہوئی کیونکہ ہم سردار ماریو کے مہمان تھے ہم ایکریمنز ہیں۔ میرا نام ڈیانا ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں کرسٹی، چارلس اور جیمز اور ہم تمہیں قبیلے سے اٹھا کر یہاں آرلیش جزیرے پر لے آئے ہیں۔ اب تمہارے سامنے دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ تم ازخود وہ جگہ بتا دو جہاں دھات موجود ہے اگر تمہاری بات درست ثابت ہوئی تو تمہیں بھاری اور خصوصی انعام دیا جائے گا اور تمہیں ایکریمیا کا لارڈ بنا دیا جائے گا بلکہ اگر تم چاہو تو تمہیں ایکریمیا میں شیطان کا معبد بنا دیں گے اور اگر تم نے ازخود نہ بتایا تو پھر تمہاری ہڈیاں توڑ کر بھی ہم سب کچھ معلوم کر لیں گے اور پھر تمہاری لاش گٹڑ میں موجود کیڑے کھا جائیں گے"...... ڈیانا نے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے پہلے معلوم تھا لیکن پھر وہاں خوفناک زلزلہ آ گیا اور اب مجھے نہیں معلوم کہ وہ دھات کہاں گئی"...... چاشائی نے کہا۔

"آخری بار کہہ رہی ہوں کہ سچ سچ بتا دو ورنہ پھر ہڈیاں تڑوانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ چارلس تم جا کر ڈنڈا لے آؤ جس سے باری باری اس کی ہڈیاں توڑی جا سکیں"...... ڈیانا نے پہلے چاشائی اور پھر چارلس سے مخاطب ہو کر سرد لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"...... چارلس نے کہا اور ایک بار پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم میری بات پر یقین کیوں نہیں کرتی۔ میں شیطان کی قسم کھاتا ہوں کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ سچ ہے"...... چاشائی نے تیز لہجے میں کہا۔

"کن پہاڑیوں میں زلزلہ آیا تھا اور دھات کلاسیم کن پہاڑیوں میں موجود تھی۔ کھل کر بتاؤ"...... ڈیانا نے کہا۔

"واگو پہاڑیاں قبیلے سے کچھ دور جنوب کی طرف واقع ہیں۔ یہ دس بارہ میل کے اندر پھیلی ہوئی ہیں ان پہاڑیوں کی ایک غار میں یہ دھات موجود تھی پھر خوفناک زلزلہ آیا اور غار نجانے کہاں غائب ہو گیا۔ میں نے خود نیچے جا کر اسے تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن میں وہاں گر کر زخمی ہو گیا تھا"...... چاشائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ سچ کہہ رہا ہے ڈیانا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے ہیں کہ یہ سچ بول رہا ہے اور جتنی آسانی سے اس نے سچ بتایا ہے یہ اگر پاکیشائی کے ہاتھ لگ گیا تو وہاں بھی بہت جلدی سچ بول

دے گا اس لئے بہتر یہ ہے کہ اسے بچ سمیت سمندر میں پھینک دیا جائے''...... جیمز نے کہا۔

''یہاں سے اس کی لاش ہی باہر جائے گی''...... ڈیانا نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے اپنی جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر کمرہ فائرنگ کی آواز سے گونج اٹھا۔

''اس کی لاش باہر لے جا کر سمندر میں پھینک دو۔ میں چیف سے بات کرتی ہوں''...... ڈیانا نے کہا اور جیب سے سیل فون نکال کر اس نے اس پر نمبر پریس کئے اور پھر رابطے کا بٹن پریس کر دیا تو دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

''یس''...... چیف کی بھاری آواز سنائی دی۔

''آرلیش سے ڈیانا بول رہی ہوں چیف''...... ڈیانا نے کہا۔

''اوہ۔ کیا ہوا۔ کیا ہیلی کاپٹر درست جگہ پر پہنچ گیا ہے''۔ چیف نے کہا۔

''نہ صرف پہنچ گیا تھا بلکہ ہم بڑے پجاری چاشائی کو اغوا کر کے اس ہیلی کاپٹر میں واپس آرلیش پہنچ گئے ہیں''...... ڈیانا نے کہا اور پھر اس نے تفصیل سے چاشائی سے کی گئی پوچھ گچھ کے بارے میں بتا دیا۔

''اب یہ پجاری چاشائی کہاں ہے''...... چیف نے پوچھا۔

''اسے میں نے ہلاک کر دیا ہے تاکہ یہ راز ہمیشہ کے لئے راز رہے ورنہ پاکیشائی بھی اس سے معلومات حاصل کر سکتے تھے''......

ڈیانا نے کہا۔

''تو اب ہمیں کچھ دیر رکنا پڑے گا تاکہ پاکیشائی واپس چلے جائیں''...... چیف نے کہا۔

''ہاں یہ ضروری ہے چیف''...... ڈیانا نے کہا۔

''اوکے۔ پھر تم واپس آ جاؤ اور پھر جیسے ہی یہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچیں ان کا خاتمہ تمہارا مشن ہو گا''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف''...... ڈیانا نے کہا۔

''اوکے۔ وش یو گڈ لک''...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈیانا نے سیل فون واپس جیب میں رکھ لیا۔

''چلو ہمارا مشن ختم ہوا۔ اب معدنیات تلاش کرنے والے ایکریمین ماہرین کا کام رہ گیا ہے وہ خود کرتے رہیں گے''۔ ڈیانا نے کہا تو اس کے سارے ساتھی خوشی سے اچھلنے لگے اور پھر باری باری سب نے ڈیانا کی ذہانت اور کارکردگی کی تعریف کی۔

''اب دوسرے اور اہم مشن کا آغاز کرنا ہے اور وہ مشن ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ۔ وہ لوگ یقیناً بلیک سٹار ایجنسی کے ہیڈکوارٹر پر حملہ کرنے ولنگٹن آئیں گے اور ہمیں وہاں ان کا شکار کھیلنے کے لئے تیار رہنا چاہئے''...... ڈیانا نے کہا۔

''چلو۔ یہاں سے تو چلیں''...... کرسٹی نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ایک بڑی سی جیپ تیزی سے چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر شابو تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران موجود تھا۔ عمران کے باقی ساتھی آریلش کے ایک ہوٹل میں تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت شابو کی رہنمائی میں شیطان قبیلے سے نکل کر یہاں آریلش پہنچا تھا اور پھر جولیا، جوزف اور جوانا تینوں کو ایک ہوٹل میں چھوڑ کر عمران، شابو کے ساتھ اس وقت ایک کلب جا رہا تھا۔ شابو نے بتایا تھا کہ ایکریمین فضائیہ کو طویل عرصے سے اس کلب کا مالک جارج آریلش کی خصوصی شراب سپلائی کر رہا تھا اور وہ کمانڈر نیلسن کا بڑا گہرا دوست تھا۔ شابو کے بقول اگر جارج کمانڈر نیلسن سے کچھ معلوم کرنا چاہے تو آسانی سے معلوم کر سکتا ہے۔

''اس جارج کی کمزوری تم نے دولت کی ہوس ہی بتائی تھی یا اور بھی کوئی بات ہے''...... عمران نے شابو سے پوچھا۔

''وہ جواء کھیلنے کا عادی ہے۔ بڑی بڑی رقومات کا جواء کھیلتا ہے

اور ہمیشہ جیتتا ہے۔ اس کی کمزوری یہی اس کا شوق ہے اس طرح وہ دولت بھی اکٹھی کرتا رہتا ہے''...... شابو نے کہا۔

''وہ ہارتا کیوں نہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''اس لئے کہ وہ دنیا کا سب سے بڑا شارپر ہے اور اس صفائی سے کام کرتا ہے کہ آج تک اسے کوئی نہیں پکڑ سکا''...... شابو نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

''کتنی رقم کا داؤ لگاتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''کم از کم ایک لاکھ ڈالر''...... شابو نے جواب دیا۔

''اوکے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شابو اسے دیکھ کر اس طرح ہنس پڑا جیسے اسے عمران کی حماقت پر ہنسی آ رہی ہو۔

''تم ہنس کیوں رہے ہو شابو''...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''آپ اس کے ساتھ جواء کھیلنے کا سوچ رہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ آپ ہار جائیں گے۔ بڑے سے بڑا شارپر بھی اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ آپ کیا کر لیں گے''...... شابو نے کہا۔

''اگر میں نے اسے شکست دے دی تو اس کا ردعمل کیا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''وہ پہلی فرصت میں آپ کو گولی مار دے گا تاکہ آپ آئندہ کسی سے یہ نہ کہہ سکیں کہ جارج آپ سے شکست کھا گیا ہے''۔ شابو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے"...... عمران نے اس انداز میں کہا جیسے وہ اب جارج کی فطرت کے بارے میں سب کچھ جان گیا ہو۔ پھر اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اس پر نمبر پریس کر دیئے۔ یہ سیل فون سیٹلائٹ سے منسلک تھا اس لئے پوری دنیا میں اس کے ذریعے آسانی سے بات چیت ہوسکتی تھی۔

"یس ماسٹر"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے جوانا کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ جوزف اور جولیا کو ساتھ لے کر گرین کلب پہنچ جاؤ۔ میں شابو کے ساتھ وہاں جا رہا ہوں۔ ہم تمہارا لابی میں بیٹھ کر انتظار کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... جوانا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران نے رابطہ ختم کر کے سیل فون جیب میں ڈال لیا۔

"آپ نے اپنے ساتھیوں کو کیوں بلایا ہے"...... شابو نے قدرے تشویش آمیز لہجے میں کہا۔

"تاکہ اگر میں جیت جاؤں تو جارج مجھے گولی نہ مار سکے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شابو اس طرح ہنس پڑا جیسے عمران نے کوئی ناممکن بات کر دی ہو۔ تھوڑی دیر بعد جیپ ایک تین منزلہ بلڈنگ میں جس کے باہر گرین کلب کا جہازی سائز کا نیون سائن بورڈ موجود تھا داخل ہوئی اور پھر ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ کی

طرف بڑھتی چلی گئی۔ پارکنگ میں کاروں کا رش تھا۔ شابو نے خالی جگہ پر جا کر جیپ روکی اور پھر وہ اور عمران جیپ سے نیچے اتر آئے۔ پارکنگ بوائے نے شابو کو پارکنگ کارڈ دیا اور دوسرا کارڈ جیپ میں اٹکا کر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا ایک نئی آنے والی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"آؤ شابو ہم لابی میں بیٹھتے ہیں"...... عمران نے کہا تو شابو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران اور شابو کلب کے مین گیٹ سے اندر داخل ہو کر ایک طرف بنی ہوئی لابی میں جا کر بیٹھ گئے۔

عمران نے اپنے اور شابو کے لئے جوس منگوا لیا۔

"میں تو شراب پیوں گا سر"...... شابو نے کہا۔

"سوری۔ لیکن کیا تم نے ہمیں شراب پیتے دیکھا ہے۔ ہم نہ خود شراب پیتے ہیں اور نہ کسی کو پلاتے ہیں۔ جوس پیئو یہ تمہارے لئے فائدہ مند ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو شابو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایپل جوس کے بڑے بڑے گلاس انہیں سرو کر دیئے گئے اور عمران اور شابو نے جوس سپ کرنا شروع کر دیا اور جب گلاس خالی ہوئے تو اسی لمحے جولیا، جوانا اور جوزف تینوں لابی میں داخل ہوئے تو شابو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... جولیا نے کہا اور خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ شابو بھی واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب جا کر معلوم کرو کہ جارج کہاں ہے اور کیا کر رہا

ہے''...... عمران نے شابو سے کہا۔

''یس سر''...... شابو نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے ہال کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران نے جولیا، جوانا اور جوزف تینوں کے لئے ایپل جوس منگوا لیا۔

''سوری باس۔ میں آپ کی موجودگی میں یہ جرأت نہیں کر سکتا''...... جوزف نے جو عمران کی کرسی کے پیچھے باڈی گارڈ کے انداز میں کھڑا تھا مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''فی الحال بیٹھ جاؤ اور جوس پیو''...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے کسی روبوٹ کے انداز میں جواب دیا اور سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تم یہاں کیوں آئے ہو''...... جوس پینے کے بعد جولیا نے عمران سے پوچھا۔

''یہاں ایکریمینز فضائیہ کا اڈہ ہے اور جو ہیلی کاپٹر ڈیانا، اس کے ساتھیوں اور بڑے پجاری کو لے گیا ہے وہ یہیں سے اڑ کر وہاں گیا تھا اور فضائیہ کے قانون کے مطابق کوئی بھی ہیلی کاپٹر یا ہوائی جہاز جس جگہ سے اڑتا ہے واپس وہیں آتا ہے اس لئے ڈیانا اور اس کے ساتھی بڑے پجاری کو لے کر یہاں آئے ہوں گے۔ اس کلب کا مالک اور جنرل منیجر جارج بڑی بڑی رقموں کا جواء کھیلنے کا عادی ہے اور اسے ناقابل شکست شار پر سمجھا جاتا ہے میں اسے

جوئے کا چیلنج دوں گا اور اگر میں نے اسے شکست دے دی تو ایسے لوگوں کی نفسیات ہے کہ وہ اس شارپنگ داؤ کو جاننا چاہتے ہیں جس نے انہیں شکست سے دوچار کیا ہو۔ اگر ایسا ہوا تو اس کے معاوضے میں اسے یہ معلوم کر کے بتانا ہو گا کہ بڑے پجاری کے ساتھ کیا ہوا کیونکہ کمانڈر فضائیہ اس کا دوست ہے اور یہ طویل عرصے سے وہاں شراب سپلائی کر رہا ہے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اور اگر اس نے انکار کر دیا تو پھر''...... جولیا نے کہا۔

''تو پھر جوزف اور جوانا کا استعمال کیا جائے گا۔ معلوم تو اسے بہرحال کرنا ہی ہو گا''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد شابو واپس آ گیا۔

''جارج سپیشل گیم روم میں ہے اور کسی لارڈ کے ساتھ گیم کھیل رہا ہے''...... شابو نے کہا۔

''اوکے۔ آؤ ہم یہ گیم دیکھیں گے اور خود بھی اس کے ساتھ کھیلیں گے اور جوزف اور جوانا میں بحیثیت پرنس گیم دیکھوں گا اور کھیلوں گا''...... عمران نے کہا۔

''یس ماسٹر''...... جوانا نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر عمران کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ جوزف پہلے ہی عمران کے عقب میں پہنچ گیا تھا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ تم اپنے آپ کو بڑا داؤ کھیلنے والا پوز کرنا چاہتے ہو''...... جولیا نے کہا۔

"ہاں سیکرٹری، سیکورٹی گارڈز اور ڈرائیور کی موجودگی میں وہ ہمارے ساتھ کھیلنے سے انکار نہیں کر سکے گا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے سمجھ گئی ہو کہ اسے سیکرٹری کی اداکاری کرنی ہے۔

"پرنس آف کیا کیونکہ تم ایکریمین میک اپ میں ہو"...... جولیا نے آہستہ سے کہا تاکہ آگے جاتا ہوا شابو نہ سن سکے۔

"پرنس آف ہواگر"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ سب شابو کی رہنمائی میں چلتے ہوئے ایک وسیع کمرے میں داخل ہوئے جہاں تاش سے جواء کھیلنے کی تین میزیں موجود تھیں جبکہ آخری کونے میں جو میز موجود تھی اس کے گرد ہجوم موجود تھا۔ شابو کا رخ بھی ادھر ہی تھا پھر وہ سب وہاں پہنچ گئے۔ اسی لمحے یکلخت شور سا اٹھا ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے آدمی نے میز پر پڑے ہوئے کارڈ اٹھا کر شو کر دیئے تھے۔

"سوری مسٹر جارج پھر کھیلیں گے"...... ایک ادھیڑ عمر آدمی نے اٹھتے ہوئے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"سیکرٹری۔ جناب جارج کو بتایا جائے کہ پرنس آف ہواگر ان سے کھیلنے کے لئے ہواگر سے یہاں آئے ہیں کیونکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ جناب جارج ناقابل شکست ہیں جبکہ ہمارا بھی یہی دعویٰ ہے کہ پرنس آف ہواگر ناقابل شکست ہے"...... عمران نے بلند آواز میں کہا تو سب لوگوں کی نظریں عمران کی طرف اٹھ گئیں۔

"کرسی چھوڑو پرنس کے لئے"...... جوانا نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو جارج سمیت کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تمام افراد ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے تو جوزف نے تیزی سے ایک کرسی کو ایڈجسٹ کیا اور پھر جوزف اور جوانا دونوں اس کرسی کے پیچھے بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہو گئے۔

"بیٹھیں مسٹر جارج اور مجھے بتائیں کہ آپ زیادہ سے زیادہ کتنا داؤ کھیل سکتے ہیں یا کھیلنا چاہتے ہیں"...... عمران نے شاہانہ لہجے میں کہا۔

"دس لاکھ ڈالر جناب"...... جارج نے جواب دیا۔

"اوہ سوری لیکن اتنی معمولی رقم کے لئے ہم اپنا وقت ضائع نہیں کر سکتے۔ ہم دس کروڑ ڈالر کا گارنٹیڈ چیک تمہارے سامنے رکھتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"دس کروڑ ڈالر۔ اوہ۔ اتنی رقم اور جوئے کے داؤ کے طور پر مگر اس قدر کیش رقم تو میرے پاس نہیں ہے"...... جارج نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ اپنا کلب داؤ پر لگا سکتے ہیں۔ گو اس کی مالیت دس کروڑ ڈالر سے کم ہے لیکن مجھے یہ منظور ہے اور کسی دستاویز کی ضرورت نہیں۔ آپ کی زبان ہی میرے لئے کافی ہے۔ بولیں"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ مجھے بھی گارنٹیڈ چیک کی ضرورت نہیں۔ مجھے آپ کی

آفر منظور ہے لیکن تاش کے پتے میں پھینٹوں گا اور میں ہی آغاز کروں گا“...... جارج نے کہا۔

”او کے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جارج اور اس کے اردگرد کھڑے لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ دوڑ گئی جیسے انہیں سو فیصد یقین ہو کہ جارج ہی کامیاب ہو گا۔ جارج نے میز پر پڑے ہوئے تاش کے پتے اٹھا کر انہیں دونوں ہاتھوں سے اکٹھا کیا اور پھر تیزی سے انہیں پھینٹنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے ایک پتہ اپنے سامنے ڈالا وہ پتہ کنگ تھا۔ اس نے دوسرا پتہ پھینکا وہ بھی کنگ تھا اور پھر تیسرا پتہ پھینکا تو وہ بھی کنگ ہی تھا۔ پھر جارج نے اس طرح تاش کی گڈی کو سائیڈ پر رکھ دیا جیسے گیم اوور ہو چکی ہو۔

”ابھی تو گیم اوور نہیں ہوئی مسٹر جارج“...... عمران نے کہا اور پتے اٹھا کر اس نے انہیں بجلی کی سی تیزی سے پھینٹنا شروع کر دیا۔ جارج کی نظریں عمران کے ہاتھوں پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے۔ عمران کے ہاتھ واقعی بے حد تیزی سے چل رہے تھے۔ پھر عمران نے ایک پتہ گڈی سے نکال کر میز پر ڈال دیا اور اسے دیکھ کر جارج سمیت سب بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ یہ یکہ تھا جو تاش میں کنگ سے بھی بڑا سمجھا جاتا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ پہلا راؤنڈ عمران نے جیت لیا تھا۔

”گڈ شو پرنس“...... ساتھ بیٹھی جولیا نے بے اختیار ہو کر کہا۔

کیونکہ عمران نے اس کے سامنے کبھی تاش کی گیم نہیں کھیلی تھی جبکہ شابو کے مطابق جارج ناقابل شکست تھا لیکن عمران نے پہلے راؤنڈ میں اسے واضح شکست دے دی تھی۔ اس لئے بے اختیار اس کے منہ سے کلمہ تحسین نکل گیا تھا۔ عمران نے ایک بار پھر تاش کی گڈی کو دونوں ہاتھوں کے درمیان تیزی سے پھینٹنا شروع کر دیا۔ سب کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ سب کو معلوم تھا کہ اس بار اگر یکہ نہ نکلا تو عمران بازی ہار جائے گا اور جس انداز میں عمران تاش کو پھینٹ رہا تھا وہ نہ صرف جارج بلکہ اس کے ساتھیوں کے لئے بھی جو اس گیم کی تمام اونچ نیچ سے واقف تھے حیرت انگیز تھا اور ان کے مطابق عمران اناڑیوں کے انداز میں تاش پھینٹے چلے جا رہا تھا اور پھر اچانک اس کے منہ سے شو کا لفظ نکلا اور پتہ میز پر پھینک دیا اور اس بار جارج سمیت اس کے ساتھیوں کے چہرے جیسے لٹک گئے۔ ان کی آنکھوں میں شدید ترین حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ دوسرا پتہ بھی یکہ ہی تھا۔ جارج کا چہرہ بری طرح بجھ گیا تھا۔ اس کی حالت ایسی ہو رہی تھی جیسے وہ زندگی کی آخری بازی ہار رہا ہو۔ عمران نے ایک بار پھر تاش کے پتے پھینٹنا شروع کر دیئے اور پھر اچانک اس نے تیسرا پتہ شو کر دیا اور جارج کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور اس نے اپنا سر میز پر ڈال دیا۔ اس کے تمام ساتھی جیسے بت بن گئے۔

”گھبراؤ مت۔ پرنس کا کام کسی کی جائیدادیں جیتنا نہیں ہے۔

ہم تو اس لئے کھیلے ہیں تاکہ تمہیں بتا سکیں کہ کنگ ہی سب کچھ نہیں ہوتا۔ اس پر یکہ بھی ہو سکتا ہے۔ اوکے ہم جا رہے ہیں“۔
عمران نے اٹھ کر جارج کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیا اتنی بڑی بازی جیت کر بھی آپ خالی ہاتھ جائیں گے“...... جارج نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ شاید اس کا خیال تھا کہ دس بارہ لاکھ ڈالر دے کر وہ پرنس کو ٹال دے گا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ گیم کھلنے والا جیتنے کے بعد خالی ہاتھ نہیں جا سکتا۔

”آؤ چلو تمہارے آفس میں چلتے ہیں۔ تم ہمیں صرف ایپل جوس پلوا دینا بس کافی ہے۔ آؤ ویسے تم اچھا کھیلتے ہو“...... عمران نے ایک بار پھر اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا تو جارج کا بجھا ہوا چہرہ یکلخت بحال ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جارج کے آفس پہنچ گئے۔ عمران نے جوزف اور جوانا کو آفس کے باہر رکنے کا کہا اور خود وہ جولیا کے ساتھ آفس میں چلا گیا۔ جارج نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر کسی کو پانچ گلاس ایپل جوس لانے کا کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

”آپ کہاں کے پرنس ہیں“...... جارج نے کہا۔

”لگتا ہے گیم کے ساتھ ساتھ تمہاری یادداشت بھی چلی گئی ہے۔ بتایا تو تھا کہ ہم ایکریمین ریاست ہواگر کے پرنس ہیں“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ یس۔ سوری پرنس میرا ذہن واقعی مسلسل دھماکوں کی زد میں ہے۔ آج شاید پچیس سال بعد آپ نے مجھے شکست دی ہے۔ ویسے آپ کا کھیل ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آیا“...... جارج نے کہا۔

”شار پنگ میں تمہارا استاد لوئیس وکٹر آف بالجم تھا نا“۔ عمران نے کہا تو جارج بے اختیار اچھل پڑا۔

”ہاں ہاں۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا“...... جارج کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔ جولیا کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات تھے۔
آج پہلی بار عمران کا یہ انوکھا روپ جولیا کے سامنے آ رہا تھا۔

”وہ شار پنگ میں میرا شاگرد تھا۔ تم نے اس کی مخصوص گیم لاکوش کھیلی ہے اور میں نے لاکوش کو مخصوص انداز میں کاٹ دیا ہے“...... عمران نے کہا تو جارج اس طرح عمران کو دیکھنے لگا جیسے وہ کسی اور سیارے کی مخلوق ہو۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ویٹر دونوں ہاتھوں میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ایک ٹرے میں تین گلاس جوس تھا دوسری ٹرے میں دو گلاس۔

”دو گلاس باہر موجود حبشیوں کو دے دو اور تین گلاس یہاں رکھ دو“...... جارج نے کہا۔

”یس سر“...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر تین گلاسوں والی ٹرے کو بڑے ماہرانہ انداز میں میز پر رکھ کر وہ تیزی سے واپس مڑا اور آفس سے باہر چلا گیا تو جارج نے ایک

ایک گلاس اٹھا کر عمران اور جولیا کے سامنے رکھنے کے بعد ایک گلاس اپنے سامنے رکھ لیا۔

"آپ نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ بہرحال میں آپ کی کیا خدمت کرسکتا ہوں"...... جارج نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"تمہارے تعلقات یہاں ایکریمین فضائیہ کے اڈے کے کمانڈر نیلسن کے ساتھ ہیں اور تم طویل عرصے سے فضائیہ کے اس اڈے پر شراب سپلائی کر رہے ہو"...... عمران نے جوس کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن آپ کیا چاہتے ہیں"...... جارج نے کہا۔

"وہاں سے قریب ہی افریقی ملک نگولا ہے جس کے پہاڑی علاقے ہانگو میں شیطان کی پوجا کرنے والا قبیلہ رہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے سنا ہوا ہے لیکن میں وہاں کبھی گیا نہیں"...... جارج نے کہا۔

"ایکریمیا کا ایک گروپ جو دو عورتوں اور دو مردوں پر مشتمل تھا وہاں پہنچا اور شیطانی معبد کے بڑے پجاری چاشائی کو بے ہوش کر کے ایک ہیلی کاپٹر میں ڈال کر لے گئے۔ یہ ہیلی کاپٹر چونکہ ایکریمین فضائیہ کے اس اڈے سے اڑا تھا اس لئے لازماً یہ واپس یہیں اترا ہو گا۔ اس کے بعد کیا ہوا، اس بڑے پجاری کا کیا ہوا، وہ گروپ کہاں گیا یہ تفصیل اگر تم درست طور پر معلوم کر کے مجھے

ابھی بتا دو تو ہم تم سے کچھ لینے کی بجائے تمہیں یہ لاکوش گیم کو شکست دینے کا گر سکھا کر واپس چلے جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کا اس سے کیا تعلق ہے"...... جارج نے کہا۔

"ہم ایک اور مسئلے کے لئے بڑے پجاری کے پاس پہنچے ہوئے تھے۔ اس کے بارے میں معلوم ہوا تھا کہ وہ کسی آدمی کو ہوا میں بغیر کسی سہارے کے بلند کر کے کھڑا کرسکتا ہے اور ہم اس سے یہ قدیم دور کا جادو سیکھنا چاہتے تھے جبکہ دوسرے گروپ کا کوئی اور مقصد تھا لیکن ہم بہرحال اس بڑے پجاری سے ملنا چاہتے ہیں اور یہ بھی سن لو کہ تم جس قدر کم جانو گے اتنا ہی فائدے میں رہو گے"...... عمران نے کہا۔

"کمانڈر نیلسن تو ان معاملات میں بے حد سخت آدمی ہے البتہ اس کا اسسٹنٹ ریونڈ بے حد لالچی ہے۔ وہ بے حد ہوشیار اور چالاک آدمی ہے۔ اسے اس سارے معاملے کا علم ہو گا۔ میں اسے کچھ رقم دے کر اس سے معلومات حاصل کرسکتا ہوں"...... جارج نے کہا۔

"اسے بھی ہم رقم دیں گے اور تمہیں بھی لیکن معلومات درست ہونی چاہئیں"...... عمران نے کہا تو جارج نے اثبات میں سر ہلا دیا اور فون کا رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"فضائیہ کے مرکز میں کمانڈر نیلسن کا اسسٹنٹ ریونڈ ہے اس

سے میری بات کراؤ''...... جارج نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جارج نے نہ صرف رسیور اٹھا لیا بلکہ لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''یس''...... جارج نے کہا۔

''جناب ریونڈ لائن پر ہیں۔ بات کیجئے باس''...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

''ہیلو۔ میں گرین کلب سے جارج بول رہا ہوں''...... جارج نے کہا۔

''مجھے بتایا ہے تمہاری سیکرٹری نے۔ کوئی خاص بات جو تم نے اس وقت فون کیا ہے''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کیا تم بیس ہزار ڈالر فوری طور پر کمانا چاہتے ہو''...... جارج نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''بیس ہزار ڈالر اور فوری یہ کیسے ممکن ہے۔ مجھے کیا کرنا ہو گا''...... ریونڈ نے کہا۔

''تم نے صرف چند معلومات مہیا کرنی ہیں لیکن درست اور حتمی معلومات''...... جارج نے کہا۔

''سوری جارج۔ میں اپنے محکمے سے غداری نہیں کر سکتا''...... ریونڈ نے کہا۔

''فضائیہ کے بارے میں کوئی بات نہیں ہے۔ یہ اور مسئلہ ہے۔ تم میرے آفس آ جاؤ ابھی اسی وقت اور واپسی کے وقت دس ہزار ڈالر نقد لے کر جانا''...... جارج نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو میں اڑ کر آتا ہوں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ آج کل مجھے رقم کی کتنی ضرورت ہے۔ میں آ رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جارج نے رسیور رکھ دیا۔ عمران نے اپنی جیکٹ کی اندرونی جیب سے کرنسی نوٹوں کی دو گڈیاں نکالیں اور دونوں جارج کے سامنے رکھ دیں۔

''یہ بیس ہزار ڈالر ریونڈ کو دے دینا۔ ہم جاتے ہوئے تمہیں بھی بہت کچھ دے کر جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''شکریہ''...... جارج نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور دونوں گڈیاں اٹھا کر اس نے میز کی دراز میں ڈال دیں اور دراز بند کر دی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ عمران اور جولیا کو دیکھ کر جھجک کر رک گیا تھا۔

''آؤ ریونڈ۔ یہ اپنے ہی لوگ ہیں۔ یہ پرنس ہواگر اور یہ ان کی سیکرٹری ہے اور پرنس یہ ریونڈ ہے''...... جارج نے ان کا آپس میں تعارف کراتے ہوئے کہا اور دونوں رسمی جملے بول کر خاموش ہو گئے۔ ریونڈ ایک سائیڈ پر کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اس کے چہرے پر عمران اور جولیا کو دیکھ کر سنجیدگی ابھر آئی تھی۔

''سنو ریونڈ۔ جو معلومات چاہئے وہ پرنس کو چاہئے اور یہ رقم

بھی انہوں نے دی ہے''...... جارج نے کہا اور میز کی دراز کھول کر اندر موجود نوٹوں کی دونوں گڈیاں نکال کر اپنے سامنے رکھ دیں۔

''اوکے پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو''...... ریونڈ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''سنو ریونڈ۔ مجھے تمہاری یہ بات سن کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ تم نے رقم کی ضرورت ہونے کے باوجود فضائیہ کے اڈے کے بارے میں کچھ بتانے سے صاف انکار کر دیا۔ ایسے لوگ قابل قدر ہوتے ہیں۔ میں نے جو کچھ معلوم کرنا ہے اس کا کوئی تعلق فضائیہ سے نہیں ہے لیکن تم نے جو کچھ بتانا ہے سو فیصد درست بتانا ہے ورنہ جو بھاری رقومات دے سکتے ہیں وہ اسے معہ سود وصول بھی کر سکتے ہیں اس لئے سچ بتانا''...... عمران نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں اور پوچھیں کیا پوچھنا ہے''...... ریونڈ نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارے اڈے سے ایک ہیلی کاپٹر شیطان قبیلے کی پہاڑیوں پر اترا۔ وہاں موجود ایک ایکریمین گروپ نے جس میں دو عورتیں اور دو مرد شامل تھے شیطانی قبیلے کے بڑے پجاری کو بے ہوش کر کے اغوا کیا اور اس ہیلی کاپٹر میں ڈال کر اس پورے گروپ سمیت وہاں سے یہاں لے آئے۔ ہم نے اس بڑے پجاری سے کچھ وصول کرنا ہے۔ ہمارا تعلق صرف اس بڑے پجاری سے ہے۔ تم ہمیں بتاؤ گے کہ وہ اب کہاں ہیں''...... عمران نے کہا تو ریونڈ نے

بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''کیا ہوا''...... عمران نے کہا۔

''شاید میری قسمت میں یہ نوٹ نہیں ہیں۔ میں کوئی غلط بیانی نہیں کرنا چاہتا اس لئے بتا دیتا ہوں کہ انہوں نے بڑے پجاری پر تشدد کر کے اسے ہلاک کر دیا اور اس کی لاش کو پتھر سے باندھ کر سمندر میں پھینک دیا۔ اب تک تو اس کی لاش کو سمندری جانور کھا بھی چکے ہوں گے''...... ریونڈ نے کہا۔

''پوری تفصیل بتاؤ۔ ہیلی کاپٹر کی واپسی سے آخر تک سب کچھ بتا دو اور یہ بھی بتا دو کہ تمہیں ان سب باتوں کا علم کیسے ہوا''...... عمران نے کہا۔

''فضائیہ کے اڈے کا سربراہ عہدے کے لحاظ سے کمانڈر نیلسن ہے لیکن تمام کام میں بطور اسسٹنٹ سر انجام دیتا ہوں۔ ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی کے چیف کا فون کمانڈر کو آیا اور انہوں نے اسے حکم دیا ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر ہانگولا پہاڑیوں پر بھیجا جائے جہاں سے ہمیں چند افراد کو لے کر آنا ہے۔ کمانڈر نے یہ کام میرے ذمے لگا دیا۔ میں نے پائلٹ ہنری کو ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہاں بھجوا دیا پھر جب ان کی واپسی ہوئی تو مجھے پہلے ہی اس کی اطلاع مل چکی تھی۔ ہیلی کاپٹر سے دو عورتوں اور دو مردوں کے ساتھ ساتھ ایک بے ہوش افریقی آدمی بھی اتارا گیا۔ ہم نے انہیں فضائیہ کی ایک بڑی بلڈنگ کے دو کمرے استعمال کے

لئے دیئے تاکہ وہ وہاں علیحدہ رہ کر اپنی سرگرمیاں جاری رکھ سکیں۔
پھر معلوم ہوا کہ اس افریقی آدمی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔
میں نے یہ اطلاع ملنے پر اس گروپ کی سربراہ ڈیانا سے بات کی تو
اس نے بتایا کہ یہ شیطانی معبد کا بڑا پجاری ہے اور اس کے پاس
ایکریمیا کے خفیہ راز ہیں جو یہ ایشیائی لوگوں تک پہنچانا چاہتا تھا اس
لئے ہم سے اغوا کر کے یہاں لے آئے ہیں اور اسے گولی مار دی
ہے۔ پھر لاش کو سمندر میں پھینک دیا گیا اور وہ گروپ واپس
ایکریمیا چلا گیا۔ البتہ اس ڈیانا اور اس کے چیف کے درمیان
ہونے والی بات چیت میں نے سنی ہے کیونکہ یہ ہمارے اڈے کے
اندر سے ہی کی گئی ہے اس میں ڈیانا نے کسی دھات کا ذکر کیا۔
واگو پہاڑیوں کا حوالہ بھی دیا گیا جس پر اس کے چیف نے اسے کہا
کہ اب اس دھات کو نکالنا ماہرین کا کام ہے تمہارا مشن ختم ہو گیا
ہے۔ البتہ دوسرے مشن کے لئے انہیں تیار رہنا چاہئے اور دوسرا
مشن کسی ایشیائی آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمہ کا بتا رہا
تھا''...... ریونڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''وہ نمبر جہاں فون کیا گیا تھا وہ تو تمہارے پاس محفوظ ہو
گا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں کیوں''...... ریونڈ نے چونک کر کہا۔

''وہ نمبر ہمیں چاہئے اور جو کچھ تم نے بتایا ہے اس کے بعد تم
واقعی بیس ہزار ڈالر کے مستحق ہو۔ جارج اسے یہ رقم دے دو اس

نے واقعی تعاون کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''او کے۔ گڈ لک ریونڈ''...... جارج نے سامنے موجود دونوں
کرنسی نوٹوں کی گڈیاں سائیڈ پر بیٹھے ہوئے ریونڈ کی طرف کھسکاتے
ہوئے کہا۔

''شکریہ۔ اب نمبر نوٹ کر لو''...... ریونڈ نے کہا اور دونوں
گڈیاں جیب میں ڈال کر اس نے تیزی سے نمبر بتا دیا۔

''اب مجھے اجازت دیں میں نے رقم سے جو کام کرنا ہے اس
میں مزید دیر میرے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوگی''...... ریونڈ
نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں جاؤ''...... عمران نے کہا تو ریونڈ سلام کر کے آفس سے
باہر چلا گیا تو عمران نے جیکٹ کی جیب سے ایک اور نوٹوں کی
گڈی نکالی اور جارج کی طرف بڑھا دی۔

''یہ تم رکھو تم نے بھی بہرحال تعاون کیا ہے ویسے تم چاہو تو
مزید تعاون بھی کر سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''میں حاضر ہو لیکن رقم کی بجائے آپ مجھے وہ گر بتا دیں جس
سے آپ نے مجھے شکست دی ہے''...... جارج نے کہا۔

''وہ معمولی بات ہے بتا دوں گا۔ یہ بتاؤ کہ کیا تم معلوم کر سکتے
ہو کہ ونگٹن میں بلیک سٹار ایجنسی کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے۔ یہ میں اس
لئے کہہ رہا ہوں کہ میں نے یہاں گیم روم میں ایک بڑی تصویر
دیکھی ہے جس میں ونگٹن کا مین بزنس سنٹر دکھایا گیا ہے اس کا

مطلب ہے کہ تمہارا ولنگٹن میں بہت آنا جانا ہے اور تمہارا تعلق چونکہ کلب سے ہے اس لئے لازماً تمہارا تعلق ایجنسیوں سے بھی ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”یہ تصویر میں نے نہیں لگائی میرا ایک دوست تھا اس نے تحفے میں دی تھی لیکن ولنگٹن میں میرے ملنے والے بہت ہیں ان میں سے ایک ریڈ نائٹ کلب کا مالک اور جنرل مینجر گراہم ہے جو ایکریمین ایجنسیوں میں براہ راست کام کر چکا ہے آپ کہیں تو میں اس سے بات کروں“...... جارج نے کہا۔

”تم اسے فون کر کے کہو کہ پرنس ہواگر سے تعاون کرے اسے تفصیل مت بتانا۔ بات چیت میں خود کروں گا“...... عمران نے کہا تو جارج نے فون کا رسیور اٹھا کر ایک بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

”ریڈ نائٹ کلب“۔ رابطہ ہونے پر ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”آرلیش سے جارج بات کر رہا ہوں جنرل مینجر گرین کلب۔ گراہم سے بات کراؤ“...... جارج نے کہا۔

”ہولڈ کریں جناب“...... دوسری طرف سے کہا گیا اورر پھر لائن پر خاموشی طاری ہوگئی۔

”ہیلو کیا آپ لائن پر ہیں“...... کچھ دیر بعد دوبارہ وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

”یس“...... جارج نے کہا۔

”بات کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو جارج بول رہا ہوں“...... جارج نے کہا۔

”گراہم بول رہا ہوں جارج۔ کافی عرصے بعد کال کر رہے ہو خیریت رہی ہے نا“...... ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

”بس مصروفیات میں وقت ہی نہیں ملتا۔ میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ میرا ایک دوست ہے پرنس ہواگر۔ اس کا کوئی تنازعہ ایکریمیا کی کسی ایجنسی سے ہے وہ تمہارے پاس آئے تو تم نے اس کی مدد کرنی ہے“...... جارج نے کہا۔

”ضرور کروں گا۔ بشرطیکہ اس کی کوئی کارروائی ملک کے خلاف نہ ہو“...... گراہم نے کہا۔

”ارے نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تم اس سے خود تفصیل سے بات کر لینا۔ اس کا مزاج بھی شاہانہ ہے تمہاری کمی بھی پوری کر دے گا“...... جارج نے کہا۔

”اوہ پھر تو میں ہر طرح سے تیار ہوں۔ بھجوا دو اسے“۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے گڈ بائی“...... جارج نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”وہ گیم والا گُر۔ اس کا کیا ہو گا“...... جارج نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے چند منٹ میں اسے وہ گُر سکھا دیا تو ڈیوڈ عمران کو حیرت سے دیکھتا رہ گیا۔

بلیک سٹار ایجنسی کا چیف کرنل ڈیوڈ اپنے آفس میں موجود تھا اور اپنی عادت کے مطابق طوطا کرسی پر بیٹھا آگے پیچھے جھول رہا تھا۔ اس کا اس کرسی پر بیٹھنے کا مطلب یہی تھا کہ وہ کچھ سوچ رہا ہے۔ پھر اچانک وہ اس طرح چونکا جیسے اسے کوئی ضروری بات یاد آ گئی ہو۔ وہ کرسی سے اٹھ کر اونچی پشت والی ریوالونگ کرسی پر بیٹھ گیا ا ور اس نے فون کا رسیور اٹھا کر ایک نمبر پریس کر دیا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''ناراک میں چیف کلب کے جنرل منیجر گریگ سے میری بات کراؤ''...... کرنل ڈیوڈ نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل ڈیوڈ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''گریک سے بات کیجئے چیف''...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ہیلو گریگ۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں ولنگٹن سے''...... کرنل ڈیوڈ نے اس بار خاصے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

''کرنل کیسے ہیں آپ۔ اب تو آپ ہمیں لفٹ ہی نہیں کراتے''...... دوسری طرف سے بھی انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

''تمہیں معلوم تو ہے کہ ہماری زندگی میں تو اپنے آپ کو لفٹ کرانا مشکل ہو جاتا ہے لیکن تم تو اب ریٹائرڈ لائف گزار رہے ہو اس لئے تم ہی کبھی فون کر لیا کرو''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''میں تو اس ڈر سے آپ کو فون نہیں کرتا کہ کہیں آپ ناراض نہ ہو جائیں اور آپ جس قدر طاقتور ایجنسی کے چیف ہیں۔ میری تو اس کے سامنے کوئی حیثیت ہی نہیں ہے''...... گریگ نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

''کچھ بھی ہو۔ میں ہوں تو بہرحال تمہارا شاگرد''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو اس بار دونوں بیک وقت ہنس پڑے۔

''آپ حکم فرمائیں''...... گریگ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تمہارے ایک دوست کے بارے میں بات کرنی تھی''۔ کرنل ڈیوڈ نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میرا دوست۔ کس کی بات کر رہے ہیں آپ''...... گریگ نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا کا عمران''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو دوسری طرف سے ایک لمبا سانس لینے کی آواز سنائی دی۔

''کیا ہوا''...... کرنل ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ نے نام ہی ایسا لے دیا ہے کہ بے اختیار طویل سانس نکل گیا۔ بہرحال بتائیں میرے دوست نے آپ کو تنگ تو نہیں کیا''...... گریگ نے کہا۔

''کیا تم تفصیل سننا چاہو گے''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''ہاں بالکل۔ اس کے بغیر تو میں آپ کو کوئی مشورہ نہ دے سکوں گا''...... گریگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ایکریمیا کو پتہ چلا کہ ایک غیرارضی دھات جو کسی شہاب ثاقب کے ذریعے زمین پر پہنچی ہے اس وقت دنیا کی انتہائی قیمتی دھات ہے۔ کیسے پتہ چلا یہ سب غیر متعلقہ باتیں ہیں۔ البتہ جہاں یہ دھات موجود تھی اس جگہ کو خصوصی سیٹلائٹ بھی ٹریس نہیں کر سکے تو ایک گیم کھیلی گئی اور یہ معلومات پاکیشیا کے عمران تک پہنچائی گئی کیونکہ سب کو یقین تھا کہ عمران لازماً اسے ٹریس کر لے گا اور پھر عمران سے پہلے ایکریمیا اسے حاصل کر لے گا اور پھر ویسے ہی ہوا۔ اس عمران نے حیرت انگیز طور پر معلوم کر لیا کہ یہ دھات جسے سائنسدانوں نے کلاسیم کا نام دیا تھا افریقی ملک نگولا کے پہاڑی علاقے ہانگو میں موجود ہے۔ اس وادی میں ایک ایسا قبیلہ رہتا ہے

جو شیطان کی پوجا کرتا ہے اور وہاں شیطان کا معبد بھی ہے اور یہاں کسی اجنبی کو اس وقت تک برداشت نہیں کیا جاتا جب تک آنے والا قبیلے کے کسی بڑے آدمی کی پناہ نہ لے لے۔ چنانچہ ایکریمیا نے اس دھات کا حصول ہمارے ذمے لگایا۔ ہمارا مشن صرف اتنا تھا کہ ہم اس جگہ کو ٹریس کریں جہاں یہ دھات موجود ہے باقی کام ہمارے ماہرین خود کر لیں گے چنانچہ میں نے سپر گروپ کی ڈیانا کو وہاں بھیج دیا۔ ڈیانا اور اس کے سیکشن کے لوگ تیز اور انتہائی تجربہ کار ہیں اس لئے مجھے یقین تھا کہ وہ لوگ آسانی سے اس جگہ کو ٹریس کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اس شیطان قبیلے کو بھی ڈیل کر لیں گے اور پھر ویسے ہی ہوا۔ ڈیانا اپنے سیکشن کے ساتھ نگولا پہنچ گئی۔ وہاں اس نے ایک ایسا آدمی ڈھونڈ نکالا جس کا نام کوٹو تھا اور وہ اس شیطان قبیلے سے متعلق تھا اور قبیلے کے سردار ماریو کا دوست تھا۔ چنانچہ کوٹو جیپ میں ڈیانا اور اس کے ساتھیوں کو وہاں لے گیا اور وہاں قبیلے کے سردار ماریو نے انہیں اپنی پناہ میں لے لیا۔ لیکن دھات کے بارے میں صرف شیطان معبد کے بڑے پجاری کو ہی علم تھا۔ چنانچہ یہ طے ہوا کہ کل بڑے پجاری سے مل کر اس سے معلومات حاصل کی جائیں لیکن اس سے پہلے کہ بڑے پجاری سے ملاقات ہوتی ایک حیرت انگیز اطلاع ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس عمران کی سربراہی میں اس دھات کے حصول کے لئے شیطان قبیلے میں پہنچ چکی ہے اور وہ براہ راست

بڑے پجاری کے مہمان بنے ہیں اور دوسرے روز بڑا پجاری انہیں دھات کے مقام کے بارے میں بتانے والا ہے۔ چنانچہ ہم نے فوری طور پر کارروائی کی اور اس بڑے پجاری کو بے ہوش کر کے ہیلی کاپٹر میں ڈال کر ڈیانا اور اس کے ساتھیوں سمیت قریبی جزیرے آرلیش لایا گیا جہاں ایکریمیا کا فضائی اڈہ ہے۔ وہاں بڑے پجاری سے معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ دھات واگو پہاڑیوں میں کہیں غائب ہو گئی ہے کیونکہ وہاں زلزلہ آیا تھا۔ معلومات حاصل کرنے کے بعد بڑے پجاری کو ہلاک کر کے اس کی لاش کو سمندر میں پھینک دیا گیا اور ڈیانا اور اس کا سیکشن واپس آ گیا۔ کیونکہ ان کا مشن مکمل ہو گیا تھا۔ دھات کو ٹریس کر لیا گیا ہے اور اسے نکالنا اور حاصل کرنا ایکریمین ماہرین کا کام ہے۔ البتہ میں نے سپر سیکشن کو دوسرا مشن دے دیا ہے کہ جب عمران اور اس کے ساتھی بڑے پجاری کو تلاش کرتے ہوئے ونگٹن آئیں تو انہیں یقینی طور پر ہلاک کر دیا جائے۔ چنانچہ اب ڈیانا اور اس کے ساتھی ونگٹن میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے منتظر ہیں۔ مجھے اچانک تمہارا خیال آ گیا کہ تم کافی عرصہ عمران کے ساتھ کام کرتے رہے ہو۔ تم سے کوئی ایسی ٹپ حاصل کی جائے جس سے دوسرے مشن میں بھی کامیابی حاصل کی جا سکے اور اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے''...... کرنل ڈیوڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس وادی کا کیا نام ہے جس میں شیطان کی پوجا کرنے والا

قبیلہ رہتا ہے اور جہاں کلاسیم دھات موجود ہے''...... گریگ نے کہا۔

''وادی کا نام کارے ڈور ہے اور پہاڑیوں کا نام ہانگولا پہاڑیاں ہیں لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو یہ مشن تو ختم ہو چکا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی ناکام رہے جبکہ بلیک سٹار کا سپر سیکشن کامیاب رہا''...... کرنل ڈیوڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے گریگ کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

''تم ہنس رہے ہو۔ کیوں وجہ''...... کرنل ڈیوڈ نے ناراضگی بھرے لہجے میں کہا۔

''کرنل ڈیوڈ مشن اس وقت ختم ہو گا جب دھات ایکریمیا کے قبضے میں آ جائے گی۔ اس سے پہلے سب مفروضے ہیں۔ جہاں تک عمران کا تعلق ہے اسے یہ اطلاع مل جائے گی کہ بڑے پجاری کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اسے یہ اطلاع بھی مل جائے گی کہ بڑے پجاری کو ہی دھات کے محل وقوع کا علم تھا اور اسے کیوں ہلاک کیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود وہ ڈیانا کے پیچھے نہیں آئے گا کہ اس سے محل وقوع معلوم کر سکے۔ وہ حیرت انگیز انداز میں کام کرتا ہے۔ اب آپ دیکھیں کہ ایکریمیا سمیت کوئی اس شیطان کی پوجا کرنے والے قبیلے کی جگہ کو ٹریس نہ کر سکا جبکہ عمران نے آسانی سے وہ جگہ ٹریس کر لی اور وہ درست بھی ثابت ہوئی اس لئے کرنل ڈیوڈ مشن ختم نہیں ہوا بلکہ آپ کی ٹیم مشن کو درمیان میں چھوڑ کر واپس آ

گئی ہے۔ عمران وہیں رہے گا اور اس دھات کو ٹریس کرنے کی کوشش کرے گا اور پھر وہاں سے اسے حاصل کر کے لے جائے گا''...... گریگ نے کہا۔

''کیسے معلوم کر لے گا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''وہاں رہ کر یہ معلوم کرنا اس کے لئے کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ آپ اگر اسے شکست دے کر مشن کامیاب کرانا چاہتے ہیں تو اپنی ٹیم کو واپس وہاں بھیجیں ورنہ وہ پکی پکائی فصل کاٹ کر لے جائے گا۔ یہ میرا مشورہ ہے ماننا یا نہ ماننا آپ کی مرضی ہے۔ بائے بائے''...... گریگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا پھر وہ کافی دیر تک خاموش بیٹھا رہا اس کا ذہن واقعی کسی لٹو کی طرح گھوم رہا تھا۔ گریگ نے جو کچھ کہا تھا وہ اسے درست بھی محسوس ہو رہا تھا اور غلط بھی لیکن آخر کار وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ یہاں ولنگٹن کے ساتھ ساتھ وہاں نگولا میں بھی ان کا پیچھا کیا جائے اگر یہ لوگ گریگ کے مطابق وہیں رہے تو وہاں ان کا خاتمہ کر دیا جائے اور اگر وہ لوگ ولنگٹن آئیں تو یہاں انہیں ہلاک کر دیا جائے لیکن پھر اسی وقت اسے ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑا اور اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھا کر ایک نمبر پریس کر دیا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی

آواز سنائی دی۔

''سپیشل سیکرٹری صاحب سے بات کراؤ''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل ڈیوڈ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''سپیشل سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''سر میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں''...... کرنل ڈیوڈ نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کوئی خاص بات کرنل''...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''یس سر۔ کلاسیم دھات کا محل وقوع تو میرے سیکشن نے معلوم کر لیا تھا۔ آپ نے کہا تھا کہ اب باقی کام ماہرین آسانی سے کر لیں گے کیا یہ دھات ٹریس کر لی گئی ہے۔ کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی اس دھات کے حصول کے لئے کام کر رہے ہیں''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''ابھی چند منٹ پہلے میرے پاس اس سلسلے میں رپورٹ پہنچی ہے۔ ہم اسے ٹریس کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ البتہ یہ ثابت ہو

گیا ہے کہ یہ دھات انہی پہاڑیوں کے اندر ہے کیونکہ اس غیر ارضی دھات سے جو نظر نہ آنے والی ریز نکلتی ہے اسے سیٹلائٹ نے مارک کر لیا ہے۔ وہ خصوصی ریز انہی پہاڑیوں میں چیک کی گئی ہے لیکن باوجود کوشش کے اصل دھات تک مشینری نہیں پہنچ پا رہی اس لئے اب وہاں ماہرین کو پہاڑیوں میں داخل کرنا پڑے گا''۔ سپیشل سیکرٹری نے کہا۔

''لیکن وہاں تو شیطانی قبیلہ موجود ہے جو کسی اجنبی کو زیادہ دیر برداشت نہیں کرتا۔ ہمارے آدمیوں کو ہلاک کر دیا جائے گا''۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''تو پھر پورے قبیلے کو ہی بم سے اڑا دیا جائے گا''...... سپیشل سیکرٹری نے انتہائی سفاک لہجے میں کہا۔

''سر۔ ان کی تعداد ہزاروں میں ہے اور پھر وہ افریقی ملک نگولا کا حصہ ہے اور اقوام متحدہ کا جنرل سیکرٹری بھی افریقی ہے اور یہ باقاعدہ جنگ قرار دے دی جائے گی تو ایکریمیا پوری دنیا میں اکیلا رہ جائے گا''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''تم نے درست کہا ہے لیکن ہم نے بہرحال یہ دھات حاصل کرنی ہے تم بتاؤ کیا کیا جائے''...... سپیشل سیکرٹری نے کہا۔

''پاکیشائی سیکرٹ ایجنٹ بھی وہاں موجود ہیں اگر ان کا خاتمہ نہ کیا گیا تو وہ یہ دھات حاصل کر لیں گے اور ہم منہ دیکھتے رہ جائیں گے اس لئے پہلے ان کا خاتمہ ضروری ہے۔ ویسے مجھے یقین

ہے کہ وہ لوگ اسے ٹریس کر لیں گے''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''کرنل ڈیوڈ۔ جو بھی کرنا پڑے کریں لیکن دھات ہر صورت میں ایکریمیا کو ملنی چاہئے''...... سپیشل سیکرٹری نے کہا۔

''پھر ایک ہی صورت ہے کہ ہم وہاں اپنا سپیشل گروپ بھیجیں۔ اس کے لئے آپ ہمیں نگولا حکومت سے باقاعدہ اجازت نامہ دلوائیں اگر پاکیشائی سیکرٹ ایجنٹ وہاں ہوئے تو ہم ان کا خاتمہ کر دیں گے اور وہ ولنگٹن آئے تو یہاں ان کا خاتمہ کر دیں گے''۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''آپ اپنا گروپ تیار کریں۔ میں اجازت نامہ لے کر آپ کو ای میل کر دیتا ہوں''...... سپیشل سیکرٹری نے کہا۔

''او کے جناب''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے ایک بٹن پریس کر دیا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ڈیانا سے بات کراؤ۔ فوراً چاہے وہ جہاں بھی ہو''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''یہاں کے لئے آرسن ٹھیک رہے گا۔ ڈیانا اور اس کے گروپ کو وہاں ہونا چاہئے یہ لوگ وہاں کے ماحول سے واقف ہو چکے ہیں''...... کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ڈیانا سے بات کیجئے چیف"...... فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو ڈیانا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس چیف حکم"...... دوسری طرف سے ڈیانا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تم خود بھی تیار ہو جاؤ اور اپنے گروپ کو بھی تیار کر لو تمہیں واپس نگولا جانا ہوگا کیونکہ اطلاعات مل رہی ہیں کہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں آنے کی بجائے وہیں موجود ہیں۔ وہ وہاں سے از خود دھات حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ دھات ہر صورت میں ہم نے حاصل کرنی ہے۔ میں نے یہاں آرتن اور اس کے گروپ کو ذمہ داری دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ تم وہاں جا کر ان پاکیشیائیوں کا خاتمہ کر دو اور ہاں اس بار تمہارے پاس حکومت نگولا کا خصوصی اجازت نامہ بھی موجود ہوگا تاکہ وہاں تمہارے خلاف کوئی کارروائی کسی بھی سطح پر نہ کی جا سکے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اب ہم نے کب روانہ ہونا ہے"...... ڈیانا نے پوچھا۔

"تم اپنے سیکشن سمیت تیار رہو۔ نگولا حکومت کی طرف سے خصوصی اجازت نامہ ملنے کے بعد میں تمہیں کال کر لوں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس چیف۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت جیپ میں سوار نگولا کے دارالحکومت کاشا کی ایک سڑک پر موجود تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر شابو تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران اور عقبی سیٹوں پر جولیا، جوانا اور جوزف موجود تھے۔ جارج سے تاش کی بازی جیتنے کے بعد اس نے جارج سے اس کے آفس میں جا کر بات کی۔ گو جارج نے اسے ولنگٹن کی ایک ٹپ بھی دے دی تھی اور ریڈ نائٹ کلب کے جنرل مینجر گراہم سے اس کے سامنے بات بھی کی تھی لیکن عمران کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ مطمئن نہیں ہے اور پھر اس نے شابو کو واپس کاشا جانے کا کہہ دیا اور اس وقت وہ جیپ پر طویل سفر کے بعد کاشا پہنچ چکے تھے۔

"تم کیا کر رہے ہو عمران"...... اب تک خاموش بیٹھی جولیا نے اچانک پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا تو عمران ہنس پڑا۔

"میں حیران تھا کہ تم اب تک خاموش کیوں ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں چاہتی تھی کہ سڑک پر ہی کوئی بحث کروں لیکن لگتا ہے تمہارے ذہن میں آئندہ کا کوئی لائحہ عمل نہیں ہے اور تم احمقوں کی طرح ادھر ادھر گھوم پھر رہے ہو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران سمجھ گیا کہ وہ شابو کی وجہ سے خاموش تھی لیکن اب مزید خاموش نہ رہ سکتی تھی اور شابو کی موجودگی میں ہی پھٹ پڑی تھی۔

"اصل مسئلہ تو عمل کا ہے۔ لائحہ بھی تو تب ہی ہو گا جب عمل ہو گا۔ تم نے ابھی لائحہ عمل کہا ہے اس لئے کہہ رہا ہوں۔ عمل تو تم خود نہیں کرتی اور ناراض مجھ پر ہوتی ہو"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا اس نے شابو کی موجودگی میں بھی بات کر دی۔

"کیا کہنا چاہتے ہو۔ میں سمجھی نہیں"...... جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا مطلب عمل سے تھا۔ صفدر یار جنگ بہادر خطبہ نکاح یاد کر لے۔ میں سہرا باندھ لوں، تنویر بینڈ سنبھال لے تب ہی تو عمل اور لائحہ عمل طے ہو سکتا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اپ نانسنس"...... جولیا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا لیکن اس کا غصہ صاف مصنوعی ظاہر ہو رہا تھا۔

اگر یہ سب نانسنس ہے تو پھر غصہ کیوں کھا رہی ہو کھانا ہی ہے تو پھل کھاؤ تاکہ صحت اچھی رہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ہم سٹار کالونی میں داخل ہونے والے ہیں"...... اچانک خاموش بیٹھے شابو نے کہا۔

"سٹار کالونی کے بلاک تھری میں کوٹھی نمبر بارہ"...... عمران نے کہا تو شابو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہاں کون رہتا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ایک افریقی رہتا ہے جس کا نام سالومن ہے اس نے نگولا اور اس کے اردگرد کے علاقوں کے کلچر پر کئی کتابیں لکھی ہیں۔ میں اس سے رہنمائی لینا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یہ آدمی تم نے کہاں سے تلاش کر لیا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اور شابو جب کاشا کے پولیس کمشنر سے ملنے گئے تھے۔ تاکہ ہمیں ہانگو کی سیاحت کا خصوصی اجازت نامہ مل جائے تو وہاں یہ سب باتیں ہوئیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سٹار کالونی زیادہ بڑی نہ تھی اور یہاں کی کوٹھیاں بھی اوسط درجے کی تھیں۔ شابو نے کار دو منزلہ کوٹھی کے بڑے گیٹ کے سامنے روک دی۔ عمران سالومن کو پہلے ہی فون کر چکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ سالومن اس کا نام سن کر اسے اندر بلا لے گا اور وہی ہوا۔ شابو کے گارڈ کو عمران کا نام بتانے کے تھوڑی دیر بعد عمران اور جولیا دونوں ایک بڑے کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔ جہاں ایک ادھیڑ عمر افریقی موجود تھا۔

"میرا نام سالومن ہے"...... ادھیڑ عمر نے اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میری ساتھی مارگریٹ ہیں"...... عمران نے کہا چونکہ میں وہ ایکریمین میک اپ میں تھے اس لئے اس نے نام بھی بدل دیئے تھے۔

"خوش آمدید مسٹر مائیکل"...... سالومن نے مسکراتے ہوئے عمران سے مصافحہ کیا۔

"سوری سر۔ میرے ہاتھ میں الرجی ہے میں سلام پیش کرتی ہوں"...... جولیا نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"اوہ گاڈ آپ کو صحت دے۔ بیٹھیں"...... سالومن نے جولیا کی طرف مصافحے کے لئے بڑھے ہوئے ہاتھ کو واپس کھینچتے ہوئے سر جھکا کر کہا اور پھر وہ تینوں وہیں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... سالومن نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ آپ کا شکریہ ہم صرف رات کو سونے سے پہلے پیتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سالومن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ نے فون پر بتایا تھا کہ آپ اس علاقے کا وزٹ کرنا چاہتے ہیں تاکہ آپ اس پر کتاب لکھ سکیں"...... سالومن نے کہا۔

"جی ہاں۔ شیطان کی پوجا کرنے والے قبیلے سے جدید دنیا قطعی واقف نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کا تعارف پوری دنیا میں اس انداز میں کراؤں کہ یہ دورِ قدیم سے نکل کر جدید دنیا میں

داخل ہو سکیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا فون ملنے کے بعد میں نے ایک آدمی سے رابطہ کیا تو اس نے ایک عجیب بات بتائی کہ ایکریمینز افراد کے دو گروپ یہاں کسی دھات کی تلاش میں داخل ہوئے۔ ایک گروپ سردار ماریو کی پناہ میں آ گیا جبکہ دوسرا گروپ بڑے پجاری کی پناہ میں۔ پھر ایک اور عجیب بات ہوئی کہ سردار ماریو کی پناہ میں آنے والا گروپ وہاں کوئی پراسرار گیس پھیلا کر سب کو بے ہوش کر کے بڑے پجاری کو اغوا کر کے لے گیا اور اب تک اس کا پتہ نہیں چل سکا اس لئے عارضی طور پر وہاں اس کے بڑے بیٹے کاروگ کو بڑا پجاری بنا دیا گیا ہے۔ قبیلے والے سردار ماریو کے بھی خلاف ہو گئے ہیں اور اسے ہٹا کر اس کی جگہ اس کے بڑے بیٹے سارجو کو سردار بنانے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ ان حالات میں میرا خیال ہے کہ آپ کا وہاں جانا مناسب نہیں ہو گا کیونکہ آپ بھی ایکریمین ہیں"۔ سالومن نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن ہمارے پاس باقاعدہ حکومت کا اجازت نامہ موجود ہے اور سردار سارجو سے حکومت نے بات بھی کر لی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر آپ کو مزید کیا معلومات چاہئیں"...... سالو من نے کہا۔

"واگو پہاڑیوں پر آپ کبھی گئے ہیں۔ سنا ہے وہاں زلزلے

بہت آتے ہیں۔ کیا واقعی''...... عمران نے کہا۔

''ہاں یہ بات تو درست ہے۔ میں نے اپنی کتاب میں بھی اس کا ذکر کیا ہے لیکن ان زلزلوں کا کوئی اثر متعلقہ وادی پر جہاں یہ شیطان قبیلہ رہتا ہے نہیں پڑتا۔ اس لئے یہ لوگ بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ شیطان انہیں زلزلوں سے محفوظ رکھتا ہے''...... سالومن نے کہا۔

''آپ نے خود جا کر ان واگو پہاڑیوں کو دیکھا ہے۔ کیسی پہاڑیاں ہیں ان کے اندر معدنیات یا کیسٹر وغیرہ ہیں''...... عمران نے کہا۔

''مجھے تو نہیں معلوم میرے لئے وہ عام سی پہاڑیاں تھیں کیونکہ میں ماہر معدنیات تو نہیں ہوں''...... سالومن نے جواب دیا۔

''یہاں کوئی ایسا آدمی ہے جو ایسی چیزوں کا ماہر ہو''...... عمران نے کہا۔

''ماہر۔ اوہ ہاں میرا ہمسایہ ہے لیکن وہ بہت بزرگ آدمی ہے یہاں نہیں آ سکے گا۔ وہ ایکریمین یونیورسٹی میں پڑھاتا رہا ہے۔ اس کا نام ایڈورڈ ہے۔ میں اس سے بات کرتا ہوں''...... سالومن نے کہا اور میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے آخر میں شاید اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا کیونکہ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی تھی۔ پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''یس۔ ڈاکٹر ایڈورڈ بول رہا ہوں''...... ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''سالومن بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب آپ کا ہمسایہ''۔ سالومن نے کہا۔

''اوہ۔ آپ فرمایئے''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''ایکریمیا سے میرے مہمان مسٹر مائیکل آئے ہوئے ہیں۔ وہ واگو پہاڑیوں اور کارے ڈوری وادی میں رہنے والے قبیلے جو شیطان کی پوجا کرتا ہے پر کتاب لکھنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں آپ سے ملوانا چاہتا ہوں۔ وہ آپ کو اس کا معاوضہ بھی دیں گے اگر آپ اجازت دیں''...... سالومن نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کتنا معاوضہ اور کس قسم کی معلومات چاہئے انہیں''...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا اور عمران ڈاکٹر کا لہجہ سن کر سمجھ گیا کہ سالومن اس ڈاکٹر کی فطرت کو جانتا ہے اس لئے اس نے معاوضہ کی بات کی تھی ورنہ بوڑھا ڈاکٹر سرے سے ملنے سے ہی انکار کر دیتا۔

''عام سی معلومات جو اس قبیلے اور ان پہاڑیوں کے بارے میں آپ جانتے ہوں اور معاوضہ بھی بھاری''...... سالومن نے کہا۔

''او کے۔ لے آؤ انہیں ویسے مجھے ان دنوں رقم کی اشد ضرورت تھی''...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم

ہو گیا تو سالومن نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"ڈاکٹر صاحب بے حد لالچی آدمی ہیں اس لئے مجبوراً مجھے معاوضہ کی بات کرنی پڑی"...... سالومن نے کہا۔

"میں سمجھ گیا تھا آپ بے فکر رہیں اگر انہوں نے تعاون کیا تو انہیں بھی معاوضہ ملے گا اور آپ کو بھی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران، جولیا اور سالومن ساتھ والی کوٹھی کے ڈرائنگ روم میں موجود تھے۔ شابو، جوزف اور جوانا سالومن کی کوٹھی میں ہی رہ گئے تھے۔ ڈاکٹر ایڈورڈ خاصے بزرگ آدمی تھے۔

ڈاکٹر صاحب واگو پہاڑیوں میں اکثر زلزلہ آتا رہتا ہے جس کا اثر صرف انہی پہاڑیوں تک محدود رہتا ہے اس کی سائنسی وجوہات کیا ہیں"...... عمران نے جیب سے دس بڑی مالیت کے کرنسی نوٹ نکال کر ڈاکٹر ایڈورڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

ان بڑی مالیت کے کرنسی نوٹوں کو دیکھ کر ڈاکٹر ایڈورڈ کے چہرے پر یکلخت تیز روشنی بکھر گئی۔ اس نے جلدی سے نوٹ جھپٹ کر جیب میں ڈال لئے۔

"مسٹر مائیکل۔ تھینک یو آپ جو چاہیں پوچھ سکتے ہیں۔ میں نے واگو پہاڑیوں کا کئی مرتبہ دورہ کیا ہے اور وہاں آنے والے زلزلوں کی باقاعدہ سٹڈی کی ہے اور اس سٹڈی کے مطابق ان پہاڑیوں کی تہہ میں کوئی ایسی دھات موجود ہے جو ہمارے کرہ ارض کی نہیں ہے بلکہ کسی شہاب ثاقب کے ذریعے خلا میں موجود

کسی نامعلوم سیارے سے آئی ہے۔ یہ دھات سورج کی طرح جلتی رہتی ہے اور اس سے پیدا ہونے والی گرمی وہاں زلزلے برپا کر دیتی ہے لیکن اس کی اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ تمام پہاڑی علاقے کو ہلا سکے اس لئے یہ زلزلہ محدود پیمانے پر ہوتا ہے"...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون سی دھات ہے ان پہاڑیوں کی تہہ میں"...... عمران نے کہا۔

"اسے کلاسیم کا نام دیا گیا ہے اور سنا ہے کہ پوری دنیا اس کے پیچھے پاگل ہو رہی ہے لیکن وہ اسے پا نہیں سکتے"...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے کہا۔

"دنیا کو کیسے اس کا علم ہو گیا۔ کیا سیٹلائٹ سے"...... عمران نے کہا۔

"یہ غیر ارضی دھاتی ہے اس لئے کوئی سیٹلائیٹ اسے چیک نہیں کر سکتا۔ اس کی تھوڑی سی مقدار ایک سائنسدان کلاسیم کے ہاتھ لگی تھی اس نے اس پر تجربات کئے تو وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس دھات کا معمولی سا ذرہ بھی میزائل کی رفتار کو سوگنا بڑھا سکتا ہے۔ اس طرح اس دھات کے ذریعے خلائی جہاز شاید چند منٹوں میں ہی خلا میں پہنچ جائے گا۔ بہرحال پوری دنیا اب اس دھات کی شائق ہے"...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے کہا۔

"اس دھات کو خالی ہاتھوں تو اٹھا کر نہیں لے جایا جا سکتا پھر

وہ سائنسدان کیسے لے گیا اسے"...... عمران نے کہا۔

"اس دھات کے ذرات سبز رنگ کے بلبلوں نما بیگز میں رکھے گئے تھے۔ اب میں سائنسدان تو نہیں ہوں لیکن میں نے یہ سنا ہے کہ یہ سبز رنگ کے بلبلے پہاڑی پانی کی کائی سے بنائے گئے ہیں جنہیں گرین سٹون بیگ کہا جاتا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اور بھی بہت سی دھاتیں ایسے گرین سٹون بیگز میں رکھی جاتی ہیں"...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ زلزلہ جس کا آپ نے ذکر کیا ہے کیا کبھی کبھار آتا ہے یا اکثر آتا رہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں واگو پہاڑیاں تو زیادہ تر زلزلے کی زد میں ہی رہتی ہیں۔ ہر دو تین ہفتے بعد وہاں ہلکا یا تیز زلزلہ آتا رہتا ہے لیکن اس زلزلے کے اثرات صرف انہی پہاڑیوں تک محدود رہتے ہیں"...... ڈاکٹر ایڈورڈ نے جواب دیا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا اور پھر ڈاکٹر ایڈورڈ سے اجازت لے کر وہ سالومن سمیت واپس اس کے گھر میں پہنچ گیا۔ ایک بار پھر وہ بڑے کمرے میں بیٹھ گئے۔ عمران نے جیب سے بڑی مالیت کے دس نوٹ نکال کر سالومن کی طرف بڑھا دیئے۔

"یہ آپ کے لئے ہیں۔ آپ نے واقعی تعاون کیا ہے"...... عمران نے کہا تو سالومن نے اس کا شکریہ ادا کیا اور نوٹ جیب میں رکھ لئے۔

"آپ کا شکریہ"...... سالومن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف یہ بتا دیں کہ کوئی ایسا آدمی آپ کی نظروں میں ہے جو ہمیں ان پہاڑیوں تک اس طرح پہنچا دے کہ قبیلے والوں کو اس کا علم نہ ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ ان پہاڑیوں کے چاروں طرف قبیلہ رہتا ہے البتہ آپ نئے پجاری کاروگ سے مل لیں اسے آپ کرنسی نوٹ دے دیں تو وہ آپ کی مدد کرے گا کیونکہ وہ بیرونی دنیا میں جا کر عیش کی زندگی گزارنا چاہتا ہے۔ ان کے پاس کھانے پینے کو سب کچھ ہے لیکن کرنسی نوٹ نہیں ہیں اور بیرونی دنیا میں کرنسی نوٹوں کے بغیر کچھ نہیں مل سکتا"...... سالومن نے کہا۔

"کاروگ سے کیسے ملاقات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ وہاں جا کر اعلان کریں گے تو آپ کو اس تک پہنچا دیا جائے گا"...... سالومن نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ وہ ذاتی طور پر اس معاملے میں کوئی مدد نہیں کر سکتا تو عمران نے اس سے اجازت لی اور کچھ دیر بعد وہ جیپ میں بیٹھے سالومن کی رہائش گاہ سے نکل کر ایک ہوٹل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"ماسٹر۔ آپ بہت الجھے ہوئے لگ رہے ہیں"...... عقبی سیٹ پر موجود جوانا نے کہا۔

"تمہارے ماسٹر کا دماغ کام نہیں کر رہا اس لئے یہ خواہ مخواہ ادھر ادھر بھاگتا پھر رہا ہے"...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھی جولیا نے سخت

بلکہ درشت لہجے میں کہا۔

"مس جولیا آپ کو یہ میری لاسٹ وارننگ ہے اگر اب آپ نے باس سے اس لہجے میں بات کی تو"...... جوزف نے جولیا سے بھی زیادہ درشت لہجے میں کہا۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھے آنکھیں دکھاؤ"...... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"جوزف"...... اس سے پہلے کہ جوزف کوئی جواب دیتا عمران نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جوزف کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"مس جولیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہیں اور ان کے سامنے ہماری کوئی پوزیشن نہیں ہے ان کی مہربانی ہے کہ یہ ہمارا لحاظ کرتی ہیں۔ ان سے معافی مانگو فوراً"...... عمران نے کہا۔

"آئی ایم سوری مس جولیا"...... جوزف نے فوراً ہی بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہا۔

"سوری جوزف۔ مجھے عمران کے بارے میں تمہارے جذبات کا علم ہے اس لئے مجھے برا نہیں ماننا چاہئے بہرحال میرا مقصد یہ تھا کہ مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ عمران کے پاس کوئی واضح لائحہ عمل نہیں ہے"...... جولیا نے جوزف سے سوری کہہ کر اعلیٰ ظرف کا ثبوت دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے میں اسی لائحہ عمل کے لئے تو بھاگ

دوڑ کرتا پھر رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اس میں سوچ بچار کی کیا ضرورت ہے۔ ہم نہ ہی معدنیات کے ماہر ہیں اور نہ ہی ایسی خطرناک دھاتیں خود نکال سکتے ہیں۔ ہم نے معلوم کرنا تھا کہ یہ دھات کہاں موجود ہے اب یہ ماہرین کا کام ہے ہمارا نہیں"...... جولیا نے کہا۔

"یہ پاکیشیا کا علاقہ نہیں ہے آزاد افریقی ملک ہے۔ ہم حکومت کی رضامندی کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے جبکہ دھات کا علم صرف بڑے پجاری کو تھا اور بلیک سٹار ایجنسی کے ایجنٹ بڑے پجاری کو اٹھا کر لے گئے تھے اور لامحالہ اس سے تمام معلومات حاصل کر کے اسے ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اب ان کی بھی یہی پوزیشن ہے کہ وہ خود دھات نہیں نکال سکتے لیکن ایکریمیا سپر پاور ملک ہے۔ وہ اس چھوٹے سے افریقی ملک کو کوئی بھی لالچ دے کر آسانی سے اس دھات پر قبضہ کر لے گا"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن تم بتاؤ کہ اس صورت میں ہم کیا کر سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہم نے کلاسیم دھات حاصل کرنی ہے پاکیشیا کے لئے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مگر کیسے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی راستہ ضرور نکال دے گا۔ جہاں تمام دروازے بند نظر آ رہے ہوں وہاں اگر کوئی ہمت اور حوصلے سے ڈٹا

رہے تو کوئی نہ کوئی روشندان کھلا ہوا مل جاتا ہے اور اب بھی یقیناً
ملے گا''...... عمران نے بڑے پراعتماد لہجے میں کہا۔
''گڈ۔ تمہاری یہی پراعتمادی تمہاری کامیابی کی ضامن ہے لیکن
صرف باتیں کرنے سے کچھ نہیں ہوسکتا''...... جولیا نے کہا۔
''ہوٹل پہنچ کر سوچیں گے''...... عمران نے کہا اور شابو کی طرف
آنکھ سے اشارہ کیا جو جیپ چلا رہا تھا تو جولیا خاموش ہو گئی پھر
تھوڑی دیر بعد وہ ایک مقامی ہوٹل پہنچ گئے۔ یہاں شابو سمیت ہر
ایک کا کمرہ علیحدہ تھا۔ عمران نے شابو کو اس کے کمرے میں جانے
کا کہا اور خود وہ ساتھیوں سمیت اپنے کمرے میں آ گیا۔
''کیا تمہارا خیال ہے کہ شابو کسی اور سے مل جائے گا''......
کرسی پر بیٹھتے ہی جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
''ہمارے مقابل ایکریمین ہیں اور افریقیوں کے لئے ایکریمیا
خوبصورت ترین ملک ہے اس لئے کچھ بھی ہوسکتا ہے ہمیں بہرحال
احتیاط کرنی چاہئے''...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر
ہلا دیا۔
''وہ ایکریمین ایجنٹ تو واپس چلے گئے ہوں گے''...... چند لمحے
خاموش رہنے کے بعد جولیا نے کہا۔
''ہاں۔ وہ ایک مشن مکمل کر گئے ہیں اب وہ ہمارے انتظار میں
ہوں گے تاکہ ہمارا خاتمہ کر سکیں لیکن ہمارا مشن دھات کا حصول
ہے اور ہم دیکھیں گے کہ ہمارا ردعمل بلیک سٹار کے خلاف کیا ہونا

چاہئے''...... عمران نے کہا۔
''باس آپ سب کچھ مجھ پر چھوڑ دیں۔ میں اس قبیلے میں جا کر
وچ ڈاکٹر شاشا کی کا نمائندہ بن جاتا ہوں اور شاشا کی پوری دنیا سے
باہر موجود تمام معدنیات کا وچ ڈاکٹر ہے اور جب قبیلے والوں کو وچ
ڈاکٹر شاشا کی کا نمائندہ حکم دے گا تو پورا قبیلہ اس دھات کو تلاش
کرنے میں لگ جائے گا''...... جوزف نے کہا۔
''ہمیں افرادی قوت نہیں چاہئے جوزف۔ ہمیں وہ دھات
چاہئے اور اس کے لئے ہمیں خود وہاں جانا ہو گا''...... عمران نے
کہا۔
''پہلے تو ہم بڑے پجاری کے مہمان تھے اب کہاں رہیں
گے''...... جولیا نے کہا۔
''باس مجھے حکم دیں تو میں وہاں جاکر اپنے سردار ہونے کا
اعلان کر دوں۔ میں قبیلے والوں پر یہ ثابت کر دوں گا کہ اصل
سردار میں ہی ہوں۔ پھر ہر کام ہمارے لئے آسان ہو جائے
گا''...... جوزف نے کہا۔
''اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ قبیلہ شیطان کا پجاری ہے اور ہم ایسے
قبیلے میں نہ شامل ہو سکتے ہیں اور نہ ہی اس کے سردار بن سکتے
ہیں۔ ہم نے تو اس شیطانی معبد کو تباہ کرنا ہے ورنہ میرے یا
جوزف کے لئے وہاں کا سردار بن جانا مشکل نہیں ہے''...... عمران
نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج

اٹھی۔

"یس"...... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"شابو بول رہا ہوں باس۔ وہ ایکریمینز جو بڑے پجاری کو اٹھا کر لے گئے تھے مجھے یہاں نظر آئے ہیں"...... شابو نے کہا۔

"اچھا کہاں دیکھا ہے تم نے انہیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"میں سامنے والے شاپنگ سنٹر کے عقب میں موجود مارکیٹ میں گیا تھا۔ وہاں خفیہ طور پر اسلحہ بھی فروخت ہوتا ہے۔ وہاں میرے ایک دوست کی شاپ ہے میں اس کے پاس شاپ پر بیٹھا ہوا تھا کہ وہی گروپ دو لڑکیاں اور دو آدمی آئے انہوں نے میرے دوست سے جدید اسلحہ خریدا جس میں کوزی گنیں بھی شامل ہیں اور پھر وہ چلے گئے"...... شابو نے جواب دیا۔

"اب تم کہاں موجود ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں اسی مارکیٹ میں ہی ہوں۔ رات کو کھانا دوست کے گھر کھا کر واپس آؤں گا"...... شابو نے جواب دیا۔

"کون سی مارکیٹ ہے۔ نام بتاؤ تاکہ میں وہاں آ کر تم سے مل سکوں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے شابو نے تفصیل بتا دی اور عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"تمہارے لٹکے ہوئے چہرے پر پہلی بار جوش کے تاثرات ابھرنے لگے ہیں کوئی خاص بات"...... جولیا نے کہا تو عمران بے

اختیار ہنس پڑا۔

"ایک راستہ نظر تو آیا ہے۔ دیکھو آگے کیا ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"راستہ کون سا راستہ۔ میں سمجھی نہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شابو کو علم نہیں ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہاں اسلحے کی خفیہ مارکیٹ میں اسلحہ اس طرح نہیں خریدا جا سکتا جیسے بازار میں فروخت ہونے والی اشیاء خریدی جا سکتی ہیں اس کے لئے کسی مقامی ریفرنس کی ضرورت پڑتی ہے۔ بلیک سٹار کے ایجنٹوں نے جس ریفرنس کے حوالے سے اسلحہ خریدا ہو گا وہ شابو کے دوست کو معلوم ہو گا اس ریفرنس سے ہم ان ایجنٹوں تک پہنچ سکتے ہیں۔ اس کے بعد ہم میدان میں اکیلے رہ جائیں گے۔ یہ دھات جانے اور ہم"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جولیا کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہاری ذہانت واقعی قابل داد ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اسی ذہانت کی وجہ سے تو کنوارہ پھر رہا ہوں کیونکہ خواتین ذہین لوگوں کو پسند نہیں کرتیں"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"کیوں اس کی وجہ بھی جانتے ہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ جب خاتون نے شاپنگ کرنی ہو ذہین صاحب کو کوئی نئی کتاب پڑھنی ہوتی ہے۔ خاتون کوئی پرفیوم خریدنا چاہتی ہو تو ذہین صاحب پرفیوم کی مخصوص خوشبو کی بجائے اس کی ساخت پر مقالہ پڑھنا شروع کر دیتے ہیں“...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی اور جوزف، جوانا ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا دیئے۔

جدید اور طاقتور انجن کی ایک بڑی جیپ خاصی تیز رفتاری سے ایک مضافاتی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ڈیانا کے گروپ کا گائیڈ کوٹو موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ڈیانا اور عقبی سیٹوں پر کرسٹی، چارلس اور جیمز موجود تھے۔ وہ سب نگولا کے دارالحکومت کاشا کے شمال میں واقع ایک شہر روشان کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ بلیک سٹار ایجنسی کے چیف کرنل ڈیوڈ نے ڈیانا اور اس کے سیکشن کو دوبارہ ان پہاڑیوں کی طرف اس لئے بھیجا تھا کیونکہ اسے اطلاع ملی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی بلیک سٹار کے پیچھے آنے کی بجائے کلاسیم دھات تلاش کر کے لے جانے کے لئے وہیں رک گئے ہیں جبکہ بڑے پجاری کو ڈیانا گروپ اغوا کر کے لے آیا تھا اور پھر اس سے دھات کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اسے ہلاک کر دیا گیا تھا تاکہ وہ کسی اور کواس کے بارے میں نہ بتا سکے۔ ویسے تو ڈیانا کے مطابق یہ مشن

مکمل ہو گیا تھا اور باقی کام ماہرین معدنیات کا تھا لیکن اب انہیں
خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی از خود دھات نکال
کر لے جانے میں کامیاب نہ ہو جائیں اس لئے اس دھات کی
حفاظت اسی طرح ہو سکتی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ
کر دیا جائے۔ چنانچہ ڈیانا اپنے گروپ سمیت کاشا پہنچی اور پھر
وہاں اسلحہ کی خفیہ مارکیٹ سے انہوں نے ایک مقامی ریفرنس کی مدد
سے اسلحہ خریدا اور اب وہ جیپ میں سوار روشان کی طرف بڑھے
چلے جا رہے تھے۔ کوٹو نے انہیں بتایا تھا کہ صرف ایک ہی ایسا
راستہ ہے جہاں سے وہ خفیہ طور پر کسی کی نظروں میں آئے بغیر واگو
پہاڑیوں تک پہنچ سکتے ہیں۔ ایک زیر زمین خفیہ سرنگ کے راستے وہ
ایک ایسی غار تک پہنچ جائیں گے جہاں وہ آسانی سے کئی روز تک
کسی کی نظروں میں آئے بغیر رہ سکتے تھے اور اس سرنگ سے
گزرے بغیر کوئی واگو پہاڑیوں کے اندر نہیں پہنچ سکتا لہٰذا یقیناً
عمران اور اس کے ساتھی بھی اس سرنگ کے راستے ہی وہاں جائیں
گے اور ان پر اچانک حملہ کر کے ان کا آسانی سے خاتمہ کیا جا سکتا
ہے۔

''میڈم''...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے چارلس نے ڈیانا
سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس''...... فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی ڈیانا نے گردن پیچھے کی
طرف موڑتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ ضروری ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس سرنگ میں
ہی آئیں گے''...... چارلس نے کہا۔

''ہاں کوٹو کا یہی دعویٰ ہے اور یہ ہم سے زیادہ وہاں کے بارے
میں واقفیت رکھتا ہے''...... ڈیانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میڈم۔ عمران کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ عام راستے کبھی
استعمال نہیں کرتا وہ ایسا راستہ استعمال کرتا ہے جسے کراس کرنا عام
طور پر بے حد مشکل بلکہ ناممکن سمجھا جاتا ہے اور یہی اس کی
کامیابیوں کے رازوں میں سے ایک راز ہے''...... چارلس نے کہا۔

''کوٹو تم بتاؤ چارلس کی بات کا کیا جواب ہے''...... ڈیانا نے
اس بار کوٹو سے کہا تو کوٹو کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑنے
لگی۔

''جناب چارلس صاحب اس علاقے سے واقف نہیں ہیں
میڈم۔ اب جب یہ وہاں جائیں گے تو پھر ان کا تبصرہ مختلف ہو گا۔
پہلے اس سرنگ کے علاوہ دو اور راستے بھی تھے لیکن پہاڑیوں کے
اندر آنے والے زلزلوں نے وہ دونوں راستے مکمل طور پر بند کر
دیئے ہیں۔ پوری کی پوری پہاڑیاں منہدم ہو گئی ہیں۔ اب اس
سرنگ کے علاوہ اندرونی سطح پر پہنچنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں رہا اور یہ
سرنگ بھی صحیح سلامت نہیں زلزلوں کی وجہ سے انتہائی دشوار گزار بن
چکی ہے''...... کوٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران کے ساتھ بھی تو کوئی مقامی آدمی ہو گا۔ کیا وہ اس

راستے کے بارے میں جانتا ہوگا“...... اس بار کرسٹی نے کہا۔

”جو بھی ہوگا اسی راستے کے بارے میں جانتا ہوگا“...... کوٹو نے جواب دیا۔

”تم نے آخری بار کب وہاں جا کر یہ سب کچھ دیکھا تھا“۔ اس بار جیمز نے کوٹو سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

”میں اس سائنسدان کے ساتھ گیا تھا جس نے وہاں سے سفید ذرات والی دھات نکالی تھی اور بڑے پجاری نے اسے ہلاک کر کے اس سے نہ صرف یہ دھات حاصل کر لی بلکہ وہ جگہ بھی معلوم کر لی تھی جہاں دھات کا ذخیرہ موجود تھا“...... کوٹو نے جواب دیا تو ڈیانا سمیت سب بے اختیار اچھل پڑے۔

”کیا کہہ رہے ہوتم۔ وہ جگہ تم جانتے ہو جہاں یہ دھات موجود ہے“...... ڈیانا نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میں عین اس پوائنٹ تک نہیں گیا تھا کیونکہ اس سائنسدان نے کافی پہلے مجھے روک دیا تھا اور خود آگے چلا گیا تھا اور پھر جب اس کی واپسی ہوئی تو اس کے پاس سفید ذرات سبز رنگ کے بلبلوں میں موجود تھے۔ بڑے پجاری نے ہمیں روک لیا مجھے واپس بھجوا دیا اور سائنسدان کو دھات سمیت اپنے گھر لے گئے پھر اس سائنسدان کی لاش پہاڑیوں سے ملی“...... کوٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم تفصیل بتاؤ“...... ڈیانا نے کہا تو کوٹو نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

”اس طرح تو کچھ سمجھ نہیں آئے گا جب تک وہاں پہنچ کر نہ دیکھیں گے“...... ڈیانا نے کہا۔

”آپ کو بڑے پجاری نے بھی بتایا تھا اور اب کوٹو نے بھی بتایا ہے۔ کیا یہ دونوں ایک ہی جگہ کی نشاندہی کر رہے ہیں یا نہیں“...... کرسٹی نے کہا۔

”بڑے پجاری نے کرائینگ پہاڑی کا نام لیا تھا“...... ڈیانا نے کہا۔

”کرائینگ نام کی کوئی پہاڑی وہاں موجود نہیں ہے میڈم۔ میری ساری زندگی وہیں گزری ہے“...... کوٹو نے کہا تو ڈیانا کا چہرہ لٹک گیا۔

”ایکریمیا کی ریاست تھومبو میں ایک پہاڑی کا نام لافنگ پہاڑی ہے“...... چارلس نے کہا۔

”اوہ۔ آپ کا مطلب ہے یہ ویپنگ پہاڑی ہے۔ روتی اور چیختی ہوئی پہاڑی“...... کوٹو نے کہا۔

”کرائینگ کہا تھا بڑے پجاری نے“...... ڈیانا نے کہا۔

”اس نے کرائینگ نہیں بلکہ کارنگ کہا ہوگا“...... کوٹو نے کہا تو ڈیانا چونک پڑی۔

”کیا مطلب۔ کارنگ کا کیا مطلب۔ ویپنگ اور کرائینگ ٹائپ کے نام ہوتے ہیں پہاڑیوں کے لیکن یہ کارنگ کیا ہے“...... ڈیانا نے کہا۔

"کارنگ مقامی زبان میں سوراخ کو کہتے ہیں۔ کارنگ پہاڑی کا مطلب جس کی چٹانوں میں قدرتی طور پر سوراخ بنے ہوئے ہوں"...... کوٹو نے جواب دیا۔

"کیا یہ سرنگ اس کارنگ پہاڑی میں ہے"...... ڈیانا نے کہا۔

"تقریباً کہا جا سکتا ہے"...... کوٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر واقعی مجھ سے سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے"...... ڈیانا نے کہا۔

"لیکن میڈم۔ وہاں سرنگ میں رہنے میں تو ہمیں خاصی پرابلم ہو گی۔ کھانا پینا، روشنی، سردی، گرمی آخر کیسے اور کتنے دن ہمیں وہاں گزارنا ہوں گے"...... جیمز نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو جیمز۔ مجھے بھی کئی بار اس کا خیال آیا لیکن پھر میں بھول گئی"...... ڈیانا نے کہا۔

"کوٹو نے اس بارے میں سوچا ہو گا۔ کیوں کوٹو"...... کرسٹی نے کہا۔

"ہم مرد لوگ تو وہاں رہ سکتے ہیں لیکن خواتین کا مسئلہ ہے۔ چلیں ایک اور کام کر لیتے ہیں۔ سرنگ کے قریب ہی ایک انتہائی گھنا چھوٹا سا پہاڑی جنگل ہے۔ اس میں ایک مقامی آدمی کاربو نے ایک بڑا چھپر بنایا ہوا ہے جو اب خالی پڑا ہے کیونکہ کاربو بیرونی دنیا میں چلا گیا ہے۔ ہم وہاں رہ لیں گے"...... کوٹو نے کہا۔

"اس نے باقی آبادی سے ہٹ کر جنگل میں کیوں چھپر بنایا تھا"...... ڈیانا نے کہا۔

"اس نے شیطان کے خلاف باتیں کی تھیں اس لئے اسے قبیلے سے نکال دیا گیا اور وہ یہاں جنگل میں آ گیا۔ پھر کچھ عرصے بعد وہ بیرونی دنیا میں چلا گیا اور کبھی واپس نہیں آیا"...... کوٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس چھپر میں ہمیں اور کیا سہولیات مل سکتی ہیں"...... ڈیانا نے کہا۔

"چھپر کے قریب قدرتی پانی کا چشمہ ہے اور چھپر اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ وہ گرم رہتا ہے اور چھپر سے وہ پہاڑی صاف نظر آتی ہے جہاں سرنگ ہے۔ جو کوئی وہاں آئے گا ہم اسے آسانی سے نشانہ بنا سکیں گے"...... کوٹو نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے اب ہمیں وہیں جانا ہے"...... ڈیانا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

شیطان کے پجاری قبیلے کے بڑے پجاری کے بارے میں جب کئی روز تک کچھ معلوم نہ ہو سکا تو قبیلے کے بڑے سردار اور چار چھوٹے سرداروں نے بڑے پجاری کے بڑے بیٹے کاروگ کو مستقل بڑا پجاری نامزد کر دیا اور اب گزشتہ کئی دنوں سے کاروگ ہی بڑے پجاری کے فرائض سر انجام دے رہا تھا۔ کاروگ اس وقت شیطان کے معبد کے ایک کونے میں دیوار کے ساتھ پشت لگائے بیٹھا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور پیشانی پر سوچ کی لکیریں نمایاں تھیں کہ اسے قدموں کی آواز سنائی دی تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ آنے والا نوجوان منگوٹا تھا جو نہ صرف اس کا گہرا دوست اور ہم عمر تھا بلکہ وہ طویل عرصہ تک بیرونی دنیا میں رہنے کی وجہ سے پورے قبیلے میں عقلمند سمجھا جاتا تھا۔ اسے بیرونی دنیا کی کئی زبانیں آتی تھیں کیونکہ وہ وہاں بڑے بڑے ہوٹلوں میں بطور ویٹر

کام کرتا رہا تھا۔ منگوٹا کاروگ کا گہرا دوست تھا اور اس کے بلانے پر بیرونی دنیا سے یہاں آیا ہوا تھا کیونکہ کاروگ باپ کے اغوا کے بعد اس کے واپس نہ آنے سے پریشان تھا اور اسے خطرہ تھا کہ کہیں قبیلے والے اس کے خلاف نہ ہو جائیں لیکن منگوٹا نے آ کر نہ صرف اس کی ڈھارس بندھائی بلکہ بڑے سردار اور چھوٹے سرداروں کو اس بات پر بھی قائل کر لیا کہ کاروگ کو بڑا پجاری نامزد کر دیا جائے تاکہ شیطانی معبد میں پوجا میں ناغہ نہ آئے اور اس کی باتیں لوگوں کی سمجھ میں آ گئیں۔ اس طرح کاروگ بڑا پجاری بن گیا تھا۔

”آؤ منگوٹا۔ آؤ بیٹھو“...... کاروگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا ہوا تمہیں، خاموش بیٹھے ہو۔ کیا اپنے والد کو یاد کر رہے ہو“...... منگوٹا نے سامنے آ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”میں سوچ رہا ہوں کہ کتنا بڑا انقلاب آ گیا ہے کہ میں بڑا پجاری بن گیا ہوں ورنہ میرے اندازے کے مطابق دس پندرہ سال تک تو ایسا ہو ہی نہ سکتا تھا“...... کاروگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اب تم بڑے پجاری بن چکے ہو اس لئے اب اس بارے میں سوچنا چھوڑ دو البتہ یہ سوچو کہ اگر یہ ایکریمین دھات کی تلاش میں دوبارہ یہاں آئیں تو پھر تمہارا کیا ردعمل ہو گا“...... منگوٹا نے کہا تو کاروگ بے اختیار چونک پڑا۔

”دوبارہ آئیں گے۔ کیوں“...... کاروگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ دھات یقیناً اس قدر قیمتی ہے کہ اس کے حصول کے لئے وہ ایک پجاری تو کیا پورے قبیلے کو ہلاک کر سکتے ہیں۔ میں نے بیرونی دنیا میں رہ کر دیکھا ہے وہاں یہی شیطان کے عملی پیروکار ہیں۔ باتیں شیطان کے خلاف کریں گے لیکن عملی طور پر شیطان کی پیروی کرتے ہیں اس لئے تم اطمینان سے نہ بیٹھ جانا"...... منگوٹا نے کہا۔

"تم واقعی عقلمند ہو منگوٹا۔ مجھے مشورہ دو کہ مجھے کیا کرنا چاہئے"...... کاروگ نے کہا۔

"جہاں تک میں نے تحقیق کی ہے دو گروپ اس دھات کے حصول کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ایک گروپ وہ ہے جو تمہارے باپ بڑے پجاری کا مہمان بنا۔ دوسرا گروپ وہ تھا جو بڑے سردار کا مہمان بنا۔ تمہارے باپ کو اغوا کر کے وہ گروپ لے گیا جو بڑے سردار کا مہمان تھا کیونکہ دوسرا گروپ تو دوسرے روز بھی یہاں موجود تھا۔ ایسا ہی ہے نا"...... منگوٹا نے کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو ایسا ہی ہے"...... کاروگ نے کہا۔

"یہ دونوں گروپ اس دھات کے حصول کے لئے دوبارہ آئیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایکریمیا جیسا طاقتور ملک یہاں قبیلے میں بم مار کر سب کو ہلاک کر دے اور دھات لے جائے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا قبیلہ شدید خطرے میں ہے"...... منگوٹا نے کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن ہمیں کیا کرنا چاہئے"......

کاروگ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں بیرونی دنیا میں رہنے والے ایک ماہر معدنیات کو جانتا ہوں۔ میں تمہارا نمائندہ بن کر اس سے مل چکا ہوں۔ وہ اس دھات کو تلاش کر کے حاصل کرنے اور پھر اسے بھاری قیمت پر فروخت کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس کا پورا گروپ ہے جو ایسی دھاتیں زمین کی گہرائیوں سے حاصل کرنا جانتا ہے اس طرح ہمیں کوئی رسک نہ لینا پڑے گا اور ہمیں اور ہمارے قبیلے کو اس قدر دولت مل جائے گی کہ ہم یہاں مکانات پکے بنا لیں گے اور بیرونی دنیا کی تمام سہولیات بھی حاصل کر لیں گے۔ وہ ماہر معدنیات یہاں نزدیک ہی موجود ہے۔ اگر تم کہو تو میں اس ماہر معدنیات ڈاکٹر رابرٹ کو بلوا لوں۔ تم خود اس سے بات کر لو"...... منگوٹا نے کہا۔

"کیا وہ ایکریمیز لوگوں سے لڑ سکے گا"...... کاروگ نے کہا۔

"ہاں۔ کہا تو ہے اس کے پاس لڑنے والوں کا پورا گروپ ہے اور یہ سب لوگ باقاعدہ تربیت یافتہ ہیں"...... منگوٹا نے کہا۔

"لیکن دھات نکال کر لے جانے کے بعد اس نے دولت دینے سے انکار کر دیا تو"...... کاروگ نے کہا۔

"اس نے وعدہ کیا ہے اور ایسے لوگ وعدہ پورا کرتے ہیں"...... منگوٹا نے کہا۔

"شیطان تو کہتا ہے کہ وعدہ پورا مت کرو ہم اس پر کیسے اعتماد

کریں گے''...... کاروگ نے کہا تو منگوٹا ہنس پڑا۔

''ہم شیطان کے پجاری ہیں وہ نہیں ہیں''...... منگوٹا نے کہا۔

''ٹھیک ہے بلواؤ اسے تاکہ اس سے باقاعدہ بات چیت ہو سکے''...... کاروگ نے کہا تو منگوٹا سر ہلاتا ہوا اٹھا اور باہر چلا گیا اور کاروگ آنکھیں بند کر کے خود کو ملنے والی دولت کے خواب دیکھنے لگا۔ پھر کچھ دیر بعد اسے باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اسی لمحے منگوٹا اندر داخل ہوا اس کے پیچھے لمبے قد اور بھاری جسم کا ایک آدمی تھا جس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ آنکھوں پر نظر کا چشمہ تھا اور اس نے سوٹ پہن رکھا تھا۔

''یہ قبیلے کے بڑے پجاری ہیں جناب کاروگ اور آپ ہیں ماہر معدنیات ڈاکٹر رابرٹ''...... منگوٹا نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''بیٹھیں ڈاکٹر صاحب۔ شیطان آپ کے سر پر ہاتھ رکھے''...... کاروگ نے پجاری کی طرح دعا دیتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر رابرٹ بے اختیار مسکرا دیا۔

''شکریہ''...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

''میں نے ڈاکٹر رابرٹ سے بات چیت کر لی ہے۔ اب اگر آپ اجازت دیں تو یہ کام شروع کر دیں''...... منگوٹا نے کہا۔

''ڈاکٹر رابرٹ۔ میرے باپ کو اغوا کر کے ہلاک کر دیا گیا

ہے۔ دو گروپ اس دھات کے پیچھے کام کر رہے ہیں۔ کیا آپ ان سے لڑسکیں گے''...... کاروگ نے کہا۔

''منگوٹا نے آپ کو بتایا نہیں کہ میں طویل عرصے سے کام ہی یہی کررہا ہوں۔ میرے پاس انتہائی تربیت یافتہ گروپ ہے اور منگوٹا بھی اب میرے گروپ کا حصہ ہے۔ یہ سب کچھ جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ میں جو وعدہ کرتا ہوں وہ ہر صورت پورا کرتا ہوں''...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

''اچھا یہ بات ہے تو پھر یہ بتائیں کہ اگر آپ کو اجازت دے دی جائے یہ دھات نکال کر لے جانے کی تو ہمیں کیا ملے گا''۔ کاروگ نے کہا۔

''میرے خیال کے مطابق یہ دھات اگر پوری حاصل کر لی جائے تو کھربوں ڈالرز میں فروخت ہو گی۔ روسیاہ اور دیگر سپر پاورز ممالک اسے خریدنے کے لئے پاگل ہو جائیں گے۔ ان کھربوں ڈالرز میں سے آدھے آپ کو ملیں گے اور آپ پورے افریقہ کے سب سے امیر آدمی بن جائیں گے۔ دنیا آپ کے سامنے جھکے گی''...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

''آپ کو اس دھات کا کیسے علم ہوا''...... کاروگ نے کہا۔

''آپ تو باقاعدہ میرا انٹرویو کرنے لگ گئے ہیں۔ یہ میری توہین ہے۔ پہلے ہی میں منگوٹا کے کہنے پر آ گیا ہوں ورنہ میں تو پورے قبیلے کو مار کر دھات لے جاتا۔ بہرحال بتا دیتا ہوں کہ جو

سائنسدان سے یہاں اس دھات کے چند ذرات لے گیا تھا وہ
ہمارے گروپ کا تھا۔ میں اس گروپ کا سربراہ ہوں۔ ہمارے
گروپ کا نام ڈیول گروپ ہے"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"ڈیول یعنی شیطان"...... کاروگ نے کہا۔

"ہاں"...... ڈاکٹر رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ شیطان کی قسم کھا کر وعدہ کریں کہ آپ وعدہ پورا
کریں گے ورنہ بڑا شیطان آپ کے سر سے ہاتھ اٹھا لے گا"۔
کاروگ نے کہا تو ڈاکٹر رابرٹ نے ہاتھ اٹھا کر اس کی بات دوہرا
دی۔

"آپ کے پاس دھات نکالنے کا سامان ہے"...... کاروگ نے
چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہاں مکمل مشینری ہے۔ تلاش کرنے کی مشینری علیحدہ ہے اور
اسے نکالنے کی مشینری علیحدہ ہے"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"پھر تو ڈیول گروپ کافی بڑا گروپ ہو گا"...... کاروگ نے
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں مشینری کو استعمال کرنے والے گروپ میں بیس افراد ہیں
اور لڑنے والے افراد کی تعداد تیس ہے۔ کل پچاس افراد ہیں۔
معائنہ کرنے کے لئے پہلے سات افراد کو لایا جائے گا محدود مشینری
کے ساتھ"...... ڈاکٹر رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب آخری بات یہ کہ آپ کب تک دھات حاصل کر لیں

گے اور کب تک اسے فروخت کریں گے"...... کاروگ نے کہا۔

"بہت کم وقت میں تمام کام مکمل ہو جائے گا۔ ہم یہ کام گزشتہ
بیس سالوں سے کر رہے ہیں اس لئے ہمارے لئے یہ کوئی مسئلہ ہی
نہیں ہے۔ ہم زیادہ سے زیادہ ایک ماہ لیں گے"...... ڈاکٹر رابرٹ
نے کہا تو کاروگ نے ہاتھ اٹھا لیا۔

"میں شیطانی معبد کا بڑا پجاری اجازت دیتا ہوں کہ ڈاکٹر
رابرٹ اور اس کا گروپ واگو پہاڑیوں میں سے سفید دھات نکال
کر لے جائے اور اپنا وعدہ پورا کرے"......کاروگ نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا آپ باہر جا کر اعلان کرا دیں کہ قبیلے والے
ہمارے آڑے نہ آئیں تاکہ ہم جلد از جلد یہ کام مکمل کر لیں"۔
ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"جاؤ منگوٹا۔ میری طرف سے اعلان کراؤ سب جانتے ہیں کہ تم
میری طرف سے اعلان کر سکتے ہو"...... کاروگ نے منگوٹا سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے آئیں ڈاکٹر صاحب"......منگوٹا نے اٹھتے ہوئے کہا
تو ڈاکٹر رابرٹ بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر دونوں اس سے ہاتھ ملا کر
معبد سے باہر چلے گئے تو کاروگ نے ایک لمبا سانس لیا اور اٹھ
کھڑا ہوا۔ ابھی وہ پوری طرح اٹھا بھی نہ تھا کہ معبد میں دو آدمی
داخل ہوئے ان دونوں کے ہاتھوں میں شیطان کے مخصوص جھنڈے
تھے اس کا مطلب تھا کہ قبیلے کا بڑا سردار ماریو اس سے ملنا چاہتا

تھا۔

"بلاؤ اسے"...... کاروگ نے کہا تو دونوں جھنڈا بردار مڑ کر باہر چلے گئے کچھ دیر بعد قبیلے کا بڑا سردار ماریو اندر داخل ہوا تو کاروگ آگے بڑھ کر اسے گلے ملا۔

"آؤ بیٹھو سردار کیسے آنا ہوا"...... کاروگ نے کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے کسی پرائیویٹ گروپ کو واگو پہاڑیوں سے دھات نکالنے کی اجازت دے دی ہے"...... سردار ماریو نے کاروگ کے سامنے فرش پر بچھی کھال پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کہاں سے ملی ہے اطلاع"...... کاروگ نے کہا۔

"قبیلے میں تمہارا دوست منگوٹا اعلان کر رہا تھا"...... سردار ماریو نے جواب دیا۔

"ہاں تمہاری اطلاع دوست ہے"...... کاروگ نے کہا۔

"کن شرائط پر اجازت دی ہے"...... سردار ماریو نے کہا تو کاروگ نے ساری تفصیل بتا دی۔

"اگر اس نے وعدہ پورا نہ کیا تو ہم کیا کریں گے"...... سردار ماریو نے کہا۔

"وہ شیطان کا گروپ ہے اور ڈاکٹر رابرٹ نے شیطان کا حلف اٹھا کر وعدہ کیا ہے"...... کاروگ نے کہا تو سردار ماریو بے اختیار ہنس پڑا۔

"شیطان کی تو تعلیمات ہی یہی ہیں کہ سب کو دھوکہ دیا جائے

کوئی وعدہ پورا نہ کیا جائے"...... سردار ماریو نے کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو کھل کر بات کرو"...... کاروگ نے کہا۔

"تم قبیلے والوں کو اجازت دے دو کہ ہم اپنے طور پر ان کی نگرانی کرتے رہیں جب وہ دھات نکال لیں تو ہم اس دھات پر قبضہ کر لیں اور انہیں کہیں کہ وہ اربوں ڈالرز دیں اور دھات لے جائیں ورنہ نہیں"...... سردار ماریو نے کہا۔

"تمہاری بات ان کے کانوں تک پہنچ جائے گی اور وہ کام نہیں کریں گے اور ایکریمین اور پاکیشیائی ساری دھات جبراً نکال کر لے جائیں گے اور ہم منہ دیکھتے رہ جائیں گے اس لئے میرا تم سے وعدہ ہے کہ جب وہ دھات نکال لیں گے تو ہم اعلان کر دیں گے اور پورا قبیلہ ان کے خلاف حرکت میں آ جائے گا"...... کاروگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں"...... سردار ماریو نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر ایک دوسرے سے ہاتھ ملا کر سردار ماری معبد سے باہر چلا گیا اور کاروگ نے بے اختیار ایک لمبا سانس لیا۔

عمران اور شابو دونوں اس وقت اس خفیہ مارکیٹ میں موجود تھے جہاں سے شابو کے بقول بلیک سٹار کے ایجنٹوں نے اسلحہ خریدا تھا۔ شابو نے فون کر کے عمران کو اس بارے میں بتا دیا تھا اور عمران اس سے پتہ معلوم کر کے اس کے پاس مارکیٹ میں پہنچ گیا تھا۔ شابو نے اپنے دوست اور دکان کے مالک کاکوش سے عمران کو ملوا دیا۔ کاکوش انہیں دکان کے عقب میں موجود کمرے میں لے گیا اور اس نے فون کر کے کسی کو چائے لانے کا کہہ دیا۔

''آپ خصوصی طور پر مجھ سے ملنے آئے ہیں کوئی خاص بات''...... کاکوش نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں میں نے پوچھنا ہے کہ ایکریمین ایجنٹوں کو تم نے اسلحہ فروخت کیا ہے اس کے لئے مقامی ریفرنس کیا دیا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ کو شابو نے بتایا ہے''...... کاکوش نے سخت لہجے میں کہا۔

''اس بات کو چھوڑو کہ کس نے بتایا ہے۔ ایسی باتیں چھپی نہیں رہتیں۔ ہو سکتا ہے ہمارے آدمی پہلے سے ہی ان کے پیچھے ہوں''...... عمران نے گول مول جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آئی ایم سوری مسٹر مائیکل۔ آپ چائے پی کر جا سکتے ہیں۔ ریفرنس خفیہ ہوتے ہیں اس لئے میں کچھ نہیں بتا سکتا''...... کاکوش نے سخت لہجے میں کہا۔

''تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا بے فکر رہو''...... عمران نے کہا۔

''سوری مسٹر میں نے جو کہنا تھا سو کہہ دیا میں باہر جا رہا ہوں''...... کاکوش نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب سے بڑی مالیت کے دو کرنسی نوٹ نکال کر کاکوش کی طرف بڑھا دیئے۔

''یہ واپس رکھیں۔ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے''...... کاکوش نے کہا اور پھر وہ تیزی سے باہر نکل گیا۔

''میں شرمندہ ہوں جناب۔ میرا نہیں خیال تھا کہ یہ اس قدر سخت رویہ اختیار کرے گا''...... شابو نے کہا۔

''فکر مت کرو۔ ویسے میں نے تمہاری وجہ سے سختی نہیں کی''...... عمران نے کہا۔

''اب آپ کیا کریں گے جناب''...... شابو نے کہا۔

''اس کا گھر کہاں ہے جانتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہاں سے قریب ہی ایک چھوٹی سی کالونی ہے سٹار

کالونی میں اس کا گھر ہے۔ میں کئی بار وہاں جا چکا ہوں“۔ شابو نے جواب دیا۔

”او کے۔ آؤ چلیں“...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ گو انہوں نے چائے نہیں پی تھی لیکن دکان میں موجود کاکوش نے ان سے کوئی بات نہ کی۔

”او کے کاکوش پھر ملیں گے“...... شابو نے قریب سے گزرتے ہوئے مسکرا کر کہا تو کاکوش نے اس کی طرف دیکھے بغیر اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران شابو کے ساتھ جیپ میں بیٹھا سٹار کالونی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

”دکانیں یہاں کس وقت بند ہوتی ہیں“...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے عمران نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شابو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”دو گھنٹوں کے بعد بند ہو جائیں گی“...... شابو نے کہا۔

”یہ کاکوش دکان بند کر کے گھر آتا ہے یا کسی کلب وغیرہ میں چلا جاتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”سارا دن کام کر کے یہ لوگ بہت تھک جاتے ہیں اس لئے سیدھے گھر آتے ہیں اور کھانا کھا کر سو جاتے ہیں۔ کلب وغیرہ تو یہ ویک اینڈ پر جاتے ہیں“...... شابو نے جیپ ایک اوسط درجے کی کالونی کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جیپ کسی پبلک پارکنگ میں روک دینا ہمیں دو گھنٹے یہیں گزارنے ہوں گے“...... عمران نے کہا۔

”آپ اس سے زبردستی معلوم کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ کام تو وہیں دکان پر بھی ہو سکتا تھا“...... شابو نے کہا۔

”نہیں۔ وہاں ہم لوگوں کی نظروں میں آ جاتے اور ریفرنس تک بھی اطلاع پہنچ جاتی اور وہ غائب ہو جاتا“...... عمران نے کہا اور شابو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ایک سڑک پر جیپ موڑ کر وہ ایک کوٹھی کے سامنے رک گیا۔ کوٹھی کا گیٹ بند تھا اور باہر کوئی گارڈ موجود نہ تھا بلکہ کسی بھی کوٹھی کے سامنے کوئی سیکورٹی گارڈ نظر نہ آ رہا تھا۔ اس سے پتہ چلتا تھا کہ یہاں اوسط درجے کے لوگ رہتے ہیں۔

”ٹھیک ہے۔ وہ سامنے پبلک پارکنگ ہے وہاں جیپ روک دو“...... عمران نے کہا تو شابو نے اثبات میں سر ہلا کر اس کے حکم کی تعمیل کی۔

”تم یہیں رکو میں عقبی طرف کا راؤنڈ لگا آؤں“...... عمران نے کہا اور جیپ سے اتر کر وہ پیدل چلتا ہوا سڑک کراس کر کے کوٹھی کی سائیڈ پر جانے والی درمیانی سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سڑک تقریباً خالی تھی۔ اکا دکا پرانے ماڈل کی گاڑیاں آتی جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ کوٹھی کے عقب میں ایک پتلی سی گلی تھی۔ جس میں کوڑا کرکٹ کے ڈرم موجود تھے۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اچھل کر وہ ایک ڈرم پر چڑھا اور دوسرے لمحے وہ دیوار پر پیر رکھ کر دوسری طرف کود گیا۔ اس کے کودنے سے ہلکا سا دھماکہ ہوا

اور عمران ممکنہ درعمل سے بچنے کے لئے پودوں کی باڑ کے پیچھے چھپ گیا۔ اس کی نظریں سائیڈ گلی پر جمی ہوئی تھیں۔ کوٹھی کا رقبہ بھی تھوڑا تھا اور اس کی طرز تعمیر بھی سادہ تھی لیکن نقشہ باقاعدہ بڑی کوٹھیوں جیسا تھا۔ جب کچھ دیر تک دھماکے کا ردعمل سامنے نہ آیا تو وہ باڑ کے پیچھے سے نکلا اور سائیڈ گلی سے ہوتا ہوا فرنٹ کی طرف آ گیا۔ لیکن وہاں بھی خاموشی طاری تھی یوں لگتا تھا جیسے کوٹھی خالی ہے لیکن پھر ایک کمرے میں اسے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ٹی وی دیکھتا نظر آ گیا۔ انداز سے وہ کوئی ملازم دکھائی دیتا تھا۔ اس آدمی کے علاوہ اور وہاں کوئی نہ تھا۔ پھر عمران نے پوری کوٹھی چیک کر لی لیکن وہاں اس ملازم کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ وہ واپس عقبی طرف مڑ گیا پھر اچھل کر عقبی دیوار پر چڑھا اور کوڑے کے ڈرم پر چڑھ کر نیچے آ گیا۔ اب ایک بار پھر وہ سائیڈ سڑک پر موجود تھا۔ سڑک کراس کر کے وہ واپس پبلک پارکنگ میں آ گیا۔ جہاں شابو جیپ کے اندر بیٹھا ہوا تھا۔ عمران کو دیکھ کر وہ باہر آ گیا۔

''میں اندر کوٹھی چیک کر آیا ہوں۔ کوٹھی کے اندر صرف ایک ملازم ہے اور کوئی نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس کی بیوی اور بچے کہیں گئے ہوئے ہوں گے''...... شابو نے کہا۔

''یہ ہمارے لئے اچھا ہے لیکن کہیں وہ کسی کلب نہ چلا جائے''...... عمران نے کہا۔

''اس کا پسندیدہ کلب راڈش ہے پھر ہمیں وہاں جانا ہو گا''۔ شابو نے کہا۔

''دیکھو ابھی تو انتظار کرنا ہو گا''...... عمران نے کہا اور پھر وہ جیپ میں بیٹھ گئے تاکہ ان کی موجودگی مارک نہ ہو سکے۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد ایک پرانے ماڈل کی کار اس کوٹھی کے گیٹ کے سامنے رکی اور پھر تین بار مخصوص انداز میں زور دار ہارن بجایا گیا۔ تھوڑی دیر بعد گیٹ کھلا اور کار اندر چلی گئی اور پھر گیٹ بند کر دیا گیا۔

''یہ کاکوش تھا''...... شابو نے کہا۔

''ہاں میں نے دیکھ لیا ہے اسے''...... عمران نے کہا اور جیپ سے نیچے اتر آیا۔

''میں ساتھ آؤں''...... شابو نے کہا۔

''ہاں آ جاؤ شاید ضرورت پڑ جائے''...... عمران نے چند لمحے توقف کے بعد کہا تو شابو بھی جیپ سے نیچے اتر آیا اور عمران نے سائیڈ سیٹ کو اٹھا کر اس کے نیچے بنے ہوئے باکس میں سے ایک گیس پسٹل نکالا اور اسے جیب میں ڈال لیا۔

''تم ابھی یہیں رکو میں اندر سے گیٹ کھول دوں گا پھر تم جیپ سمیت اندر آ جانا۔ جیپ کا زیادہ دیر یہاں رکنا مشکوک ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس سر''...... شابو نے جواب دیا تو عمران سڑک کراس کر کے

کوٹھی کی سائیڈ میں جانے والی سڑک کی طرف بڑھ گیا کوٹھی کے عقب میں پہنچ کر اس نے ادھر ادھر دیکھا اور جیب سے گیس پسٹل نکال کر اس نے اس کا رخ اندر کی طرف کیا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ یکے بعد دیگرے دو نیلے رنگ کے کیپسول دیوار کے اوپر سے گزر کر اندر جا گرے پھر ایسی آواز سنائی دی جیسے اندر دو پٹاخے چلائے گئے ہوں۔ عمران آگے بڑھ گیا اور کوڑے والے ڈرم پر چڑھ کر دیوار پھلانگ کر اندر کود گیا اور پھر وہ محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگا۔ اگرچہ اسے یقین تھا کہ کاکوش اور اس کا ملازم دونوں بے ہوش پڑے ہوں گے لیکن پھر بھی احتیاط اس کے خون میں شامل ہو چکی تھی اور پھر تھوڑی دیر میں اس نے چیک کر لیا کہ کاکوش ایک کمرے میں کرسی پر لڑھکا ہوا تھا جبکہ وہ ملازم جو عمران کو پہلے ٹی وی دیکھتا ہوا دکھائی دیا تھا اب کچن میں فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ اس گیس سے بے ہوش ہونے والے انسان کو از خود چھ گھنٹوں سے پہلے ہوش نہیں آ سکتا اس لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے پہلے چھوٹا گیٹ کھول کر باہر آ کر ایک ہاتھ اونچا کر کے شابو کو آنے کا اشارہ کیا اور پھر مڑ کر چھوٹے گیٹ سے اندر آ گیا۔ اس نے چھوٹا گیٹ اندر سے بند کیا اور بڑا گیٹ کھول دیا۔ چند لمحوں بعد شابو جیپ چلاتا ہوا آیا اور جیپ اندر لے جا کر اس نے سائیڈ پر بنے ہوئے پورچ میں روک دی۔ وہاں پرانے ماڈل

کی وہ کار بھی موجود تھی جس پر سوار ہو کر کاکوش گھر آیا تھا۔ عمران نے گیٹ بند کر دیا۔

"وہ دونوں بے ہوش پڑے ہیں۔ تم سٹور سے رسی لے آؤ تاکہ انہیں باندھ کر ان سے پوچھ گچھ کی جا سکے"...... عمران نے شابو نے کہا۔

"یس باس"...... شابو نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا عمارت کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں کاکوش کرسی پر لڑھکا ہوا پڑا تھا۔ عمران وہیں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ فون بھی اسی کمرے میں موجود تھا کچھ دیر بعد شابو کمرے میں داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل موجود تھا۔ عمران نے شابو کے ساتھ مل کر کاکوش کو کرسی پر رسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔

"اب تم گیٹ پر رکو میں اس سے پوچھ گچھ کر لوں۔ ایسا نہ ہو کہ اس کا کوئی ساتھی اچانک ہمارے سروں پر آ کھڑا ہو"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... شابو نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ شابو کے جانے کے بعد عمران نے اٹھ کر کاکوش کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے کچھ دیر بعد جب کاکوش کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد کاکوش نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"تم مجھے دیکھ کر حیران ہو رہے ہو یا اپنے آپ کر بندھا ہوا دیکھ کر"...... عمران نے اس کے چہرے اور آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھرتے دیکھ کر کہا۔

"تم۔ تم یہاں میرے گھر میں۔ کیا مطلب اور تم نے مجھے باندھا کیوں ہوا ہے"...... کاکوش نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ تمہارے ریفرنس نہ بتانے سے ہم خاموش ہو کر چلے جائیں گے۔ یہ ملکی معاملات ہیں کاکوش انفرادی کام نہیں ہیں اس لئے ہمیں بہرحال یہ ریفرنس معلوم کرنا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سوری تم اب نہ معلوم کر سکو گے"...... کاکوش نے انتہائی مضبوط لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ کاکوش ذہنی طور پر ضدی واقع ہوا ہے۔ یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو مر جانا قبول کر لیتے ہیں لیکن جبراً کسی کو کچھ بتانے سے انکار کر دیتے ہیں۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں سوچ لو۔ خواہ مخواہ مارے جاؤ گے معلوم تو میں نے کر لینا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے حلف دیا ہوا ہے کہ میں نہیں بتاؤں گا۔ باقی تم جس سے مرضی معلوم کر لو مجھے اس سے کیا مطلب"...... کاکوش نے کہا۔

"کسی اور سے نہیں۔ تم نے خود بتانا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر کوٹ کی اندرونی خصوصی جیب سے اس نے ایک تیز دھار خنجر

نکال لیا۔

"تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ کیا مجھ پر ظلم کرو گے"...... کاکوش نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے شعور کو ختم کر کے لاشعور کو سامنے لاؤں گا اور پھر تمہارا لاشعور مجھے سب کچھ بتا دے گا لیکن اس کے بعد چونکہ تمہارا ذہن ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اس لئے تمہاری زندگی عبرت کا نمونہ بن جائے گی لیکن میں تمہارا ایسا عبرت ناک انجام نہیں چاہتا اس لئے میں معلومات حاصل کرنے کے بعد تمہاری شہ رگ میں خنجر اتار کر تمہیں ہلاک کر دوں گا اور اطمینان سے واپس چلا جاؤں گا"...... عمران نے انتہائی سرد مہرانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا جو جی چاہے کر گزرو۔ لیکن میں نے حلف دیا ہوا ہے"...... کاکوش نے کہا۔

"تمہارے ہاں حلف کا کوئی کفارہ ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔ اسے کاکوش کی ذہنی حالت سے ہمدردی ہو رہی تھی کیونکہ جو بات عمران نے معلوم کرنی تھی وہ معمولی سی تھی اور ایک معمولی سی بات کے لئے وہ ایک زندگی ختم نہ کرنا چاہتا تھا۔

"کفارہ۔ ہاں کفارہ تو ہو گا لیکن مجھے معلوم نہیں ہے"...... کاکوش نے کہا تو عمران نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جوزف بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز

سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں جوزف"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ حکم"...... جوزف نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جوزف یہاں میرے سامنے ایک افریقی بیٹھا ہوا ہے۔ میں اس سے معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن وہ کہتا ہے کہ اس نے حلف اٹھایا ہوا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ معمولی سی معلومات کے لئے اسے ہلاک کر دوں۔ تم بتاؤ کہ تمہارے آباؤ اجداد میں حلف کا کفارہ کیا ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ اس سے پوچھیں کہ کس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے۔ ہر قبیلے کا کفارہ علیحدہ ہوتا ہے"...... جوزف نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ افریقہ میں تو سینکڑوں قبیلے ہوں گے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سینکڑوں ہوں گے لیکن مین قبیلے بارہ ہیں اس لئے تعلق کسی بھی قبیلے سے ہو۔ انہی بارہ قبیلوں میں سے کسی کا وہ حصہ ہو گا اور اس قبیلے کے رسوم و رواج کا پابند ہو گا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"تمہارا تعلق کس قبیلے سے ہے"...... عمران نے کاکوش سے پوچھا۔

"میرا تعلق کاکرس قبیلے سے ہے جو افریقہ کا سب سے طاقتور

قبیلہ ہے"...... کاکوش نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"وہ کہہ رہا ہے کہ اس کا تعلق کاکرس قبیلے سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا کفارہ بہت معمولی سا ہے کیونکہ یہ افریقہ کا معمولی سا قبیلہ ہے البتہ اس قبیلے کے افراد ضدی، جنونی اور پاگل مشہور ہیں۔ بہرحال پہلا حلف توڑنے کا کفارہ بائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی کا کاٹنا ہے پھر جیسے جیسے کفاروں کی تعداد بڑھتی رہے گی اسی طرح پہلے بائیں ہاتھ کی انگلیاں پھر دائیں ہاتھ کی انگلیاں اور پھر بائیں پیر کی انگلیاں اور آخر میں دائیں پیر کی انگلیاں کٹیں گی اگر اس کے باوجود کوئی کفارہ رہ جائے تو پھر اس کی گردن کاٹ دی جائے گی"...... جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سنو کاکوش۔ تمہارے حلف کا کفارہ تمہارے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کو کاٹنا ہے۔ اب بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو۔ گردن کٹوانا چاہتے ہو یا انگلی"...... عمران نے کہا۔

"تم واقعی مجھ سے بھی زیادہ ضدی ہو۔ سنو میں نے تمہارے سامنے حلف کی بات کی ہے اگر تم اس بات سے انکار کر دو کہ میں نے تمہارے سامنے حلف کی بات کی ہے تو میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا۔ اس طرح میری انگلی بھی نہ کٹے گی اور گردن بھی بچ جائے گی"...... کاکوش نے کہا۔

"میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔ تم نے ایک بار نہیں بلکہ دو بار حلف کا لفظ استعمال کیا ہے اس لئے تمہارے بائیں ہاتھ کی دو انگلیاں کٹیں گی"...... عمران نے کہا۔

"تم گواہ رہنا میں نے اپنے حلف واپس لے لئے ہیں"۔ کاکوش نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا ہوا تمہیں۔ ابھی تو تمہارے دماغ پر ضد سوار تھی اب کیا ہوا"...... عمران نے کہا۔

"تم نے جس طرح میری زندگی بچانے کی کوشش کی ہے اس سے مجھے احساس ہوا کہ تم بھلے آدمی ہو۔ اس لئے تم سے بات کی جا سکتی ہے لیکن تمہیں حلف دینا ہو گا کہ تم میرا نام سامنے نہیں لاؤ گے"...... کاکوش نے اب پٹڑی پر چڑھتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی سمجھ دار ہو جو وقت پر سیدھی راہ پر آ گئے ہو لیکن ہم لوگ حلف نہیں دیا کرتے البتہ جو کہتے ہیں وہ فائنل ہوتا ہے"۔ عمران نے کہا

"تم مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... کاکوش نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"تم سے ایک ایکریمین گروپ نے جس کی ہیڈ میڈم ڈیانا تھی آج ہی اسلحہ خریدا ہے اور اسلحے میں جدید اسلحہ کوزی گنیں تھیں۔ مجھے معلوم ہے کہ خفیہ طور پر اسلحہ فروخت کرنے والے بغیر مقامی ریفرنس کے کسی کو ایک گولی بھی فروخت نہیں کرتے اور میں اس

ریفرنس کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں اور سنو تمہیں اس کا معقول معاوضہ بھی کیش دیا جائے گا لیکن یہ یاد رکھنا کہ تمہیں اپنی بات کنفرم کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا تو کاکوش چونک پڑا۔

"کنفرمیشن کیسے ہو گی"...... کاکوش نے چونکتے ہوئے کہا۔

"فون کر کے بات کرنا ہو گی کوئی بھی بات جس سے میں کنفرم ہو جاؤں کہ تم نے سچ بولا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے آزاد کر دو۔ پھر میں بتاتا ہوں"...... کاکوش نے کہا۔

"سنو۔ آخری بات کہہ رہا ہوں کہ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ تم اپنا انجام خود سوچ لو۔ میں تمہیں ایک منٹ دے سکتا ہوں"...... عمران کا لہجہ یکلخت بے حد سرد ہو گیا اور اس کا خنجر والا ہاتھ قدرے اوپر کو اٹھ گیا۔

"انہوں نے لیڈی ہیلن کا ریفرنس دیا تھا۔ سٹار کلب کی مالکہ اور جنرل مینجر لیڈی ہیلن"...... اس بار کاکوش نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے کہا تو کاکوش نے نمبر بتا دیا۔ عمران نے وہاں موجود فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران نے رسیور کاکوش کے کان سے لگا دیا۔

"یس۔ سٹار کلب"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک

نسوانی آواز سنائی دی۔

''کاکوش بول رہا ہوں سپیشل سیلر۔ لیڈی صاحبہ سے بات کرنی ہے''...... کاکوش نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہوگئی۔

''ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہی نسوانی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''یس''...... کاکوش نے کہا۔

''ہیلو۔ ہیلن بول رہی ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی نسوانی آواز سنائی دی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ادھیڑ عمر عورت ہے۔

''کاکوش بول رہا ہوں سپیشل سیلر''...... کاکوش نے کہا۔

''کیوں فون کیا ہے''...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

''آپ کے ریفرنس پر ایک ایکریمینز گروپ کو کوزی گنیں فروخت کی گئی ہیں اس بارے میں بات کرنی تھی''...... کاکوش نے کہا۔

''کیا بات ہے''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''انہیں جو چار گنیں فروخت کی گئی ہیں ان میں سے ایک کے بارے میں اب معلوم ہوا ہے کہ وہ خراب ہے اس کا میکنزم درست

کام نہیں کر رہا آپ انہیں کہیں کہ وہ یہ گن مجھے دے کر دوسری گن لے لیں کیونکہ آپ جیسے ریفرنس کے ذریعے فروخت کئے گئے مال میں کوئی شکایت نہیں آنی چاہئے''...... کاکوش نے کہا۔

''تمہاری سوچ اچھی ہے۔ لیکن فی الحال میرا ان سے کوئی رابطہ نہیں ہے اگر رابطہ ہوا تو میں انہیں کہہ دوں گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

''اب یہ بتاؤ یہ ایکریمینز تمہاری ہی دکان پر کیوں آتے تھے کیا دوسری دکانوں پر کوزی گنیں نہیں تھیں''...... عمران نے کہا۔

''اب مزید کیا بات چھپانی ہے۔ یہ خریداری کرنے والا گروپ بلیک سٹار ایجنسی کے سپر ایجنٹوں کا ہے۔ جن کی چیف مس ڈیانا ہے اور میں بلیک سٹار کے پاس باقاعدہ رجسٹرڈ ہوں اور چونکہ مجھے رجسٹرڈ لیڈی ہیلن نے کرایا تھا اس لئے ان کا فون بطور ریفرنس ضرور آتا ہے''...... کاکوش نے جواب دیا۔

''اب میرے جانے کے بعد تم فوراً کسے فون کرو گے۔ لیڈی ہیلن کو یا مس ڈیانا کو بولو''...... عمران نے کہا تو کاکوش بے اختیار ہنس پڑا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم ان باتوں کو گہرائی میں نہیں جانتے۔ انہیں فون کرنے سے تمہارا تو پتہ نہیں کچھ پڑے گا یا نہیں لیکن مجھے اور میرے پورے خاندان کو ہلاک کر دیا جائے گا اس لئے میں تو

تمہاری آمد سے بھی انکار کر دوں گا تاکہ اپنی جان بچا سکوں“...... کاکوش نے کہا۔

”گڈ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ ویسے ایک بات بتادوں تم چاہے انہیں فون کر بھی دو تب بھی ہمیں کوئی نقصان نہیں ہو گا بلکہ الٹا فائدہ ہی ہو سکتا ہے“...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس کی رسی کھولنا شروع کر دی۔

ڈیانا چھوٹے سے گھنے پہاڑی جنگل میں موجود تین چار درختوں کے درمیان بنے ہوئے ایک کافی بڑے چھپر کے قریب بہتے ہوئے پانی کے چشمے کے پاس چٹان پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے باقی ساتھی بھی اردگرد موجود تھے۔ سامنے داگو پہاڑیوں کا عقبی حصہ تھا۔ وہ پہاڑی بھی قریب ہی تھی جہاں وہ سرنگ تھی جہاں سے گزر کر اس دھات کلاسیم تک پہنچا جا سکتا تھا۔

”کوٹو کہاں ہے میڈم“...... عقب سے ڈیانا کے کان میں جیمز کی آواز پڑی تو وہ چونک کر اس کی طرف مڑی۔

”کیوں۔کیا ہوا“...... ڈیانا نے چونک کر کہا۔

”میں چاہتا ہوں کہ اس کے ساتھ جا کر سرنگ اوراس کے بعد موجود علاقے کو چیک کر لوں۔ مجھے بھی دھاتوں اور انہیں نکالنے کے عمل سے کافی دلچسپی رہی ہے اور میں نے اس پر کافی حد تک پڑھا بھی ہے اس لئے میں فوراً سمجھ جاؤں گا“...... جیمز نے کہا۔

"اوہ ۔تو پہلے نہیں بتایا اچانک ہی تمہارے ذہن میں خیال آیا ہے"...... ڈیانا نے کہا۔

"یس میڈم۔ آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں"...... جیمز نے کہا تو ڈیانا بے اختیار ہنس پڑی۔

"کرسٹی، کوٹو کے ساتھ گئی ہے اور کرسٹی کا بھی یہ دعویٰ ہے جو تمہارا ہے۔ کافی دیر سے گئی ہوئی ہے اب واپس آنے والی ہو گی۔ ان کی رپورٹ کے بعد مزید سوچیں گے"...... ڈیانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ان کی واپسی مزید چار گھنٹوں کے بعد ہوئی تو چارلس بھی وہاں پہنچ گیا۔

"کیا ہوا کہو اچھی رپورٹ ہے یا نہیں"...... ڈیانا نے کرسٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوٹو بہت ماہر کوہ پیما ہے۔ سارا علاقہ زلزلے کی وجہ سے انتہائی خطرناک ہو چکا ہے لیکن اس کے باوجود کوٹو مجھے ایسے راستوں سے لے گیا کہ میں بغیر کسی دشواری کے اس سرنگ تک پہنچ گئی اور پھر اس سرنگ کو بھی ہم نے بخیرو عافیت کراس کر لیا لیکن"...... کرسٹی لیکن کہہ کر خاموش ہو گئی۔

"لیکن کے بعد کیا ہوا۔ کیوں خاموش ہو گئی ہو"...... ڈیانا نے کرسٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نیچے سینکڑوں فٹ گہرا کنواں سا ہے اور اس کنویں کی تہہ میں یہ دھات ہو سکتی ہے۔ مجھے ویسے جھلملاتے سے ستارے تو نظر آئے

تھے لیکن شاید یہ میرا وہم تھا یا کچھ اور بہرحال سوائے جدید ترین مشینری کے اس علاقے سے یہ دھات نہیں نکالی جا سکتی"...... کرسٹی نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

"میڈم۔ ہم یہاں دھات نکالنے تو نہیں آئے۔ ہمارا مشن اس بار پاکیشائی ایجنٹوں کا خاتمہ ہے۔ ہمیں انہیں ٹریس کرنا چاہئے اور ہم یہاں آ کر بیٹھ گئے ہیں اور اب آپ نے کرسٹی کی رپورٹ بھی سن لی ہے"...... جیمز نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم یہاں کیوں آئے ہیں"...... ڈیانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مشن مکمل کرنے"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور مشن کیا ہے"...... ڈیانا نے کہا تو جیمز سمیت سب ہنس پڑے۔

"پاکیشائی ایجنٹوں کی ہلاکت"...... جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب تم خود جانتے ہو تو ایسی باتیں کیوں کرتے ہو۔ ظاہر ہے دھات حاصل کرنے کے لئے پاکیشائی ایجنٹ کسی نہ کسی طریقے سے یہاں پہنچیں گے اور ہم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے"...... ڈیانا نے کہا۔

"آپ درست کہہ رہی ہیں لیکن ہم سب کو آپ کے انداز سے اختلاف ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی تجربہ کار لوگ ہیں وہ ہاتھوں

سے معدنیات نکال کر نہیں لے جاسکتے اس لئے وہ لامحالہ کسی تنظیم سے رابطہ کریں گے۔ اس بارے میں آپ نے کیا سوچا ہے''...... جیمز نے کہا۔ اسی لمحے دور سے کوٹو کے چیخنے کی آواز سنائی دی تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔ تھوڑی دیر بعد کوٹو ایک چٹان کی اوٹ سے نکلا اور بھاگتا ہوا چھپر کی طرف آنے لگا۔

''کیا ہوا''...... ڈیانا نے چیخ کر کہا لیکن انہیں دیکھ کر کوٹو نے چیخنا بند کر دیا تھا البتہ قریب پہنچ کر وہ رک کر بری طرح ہانپنے لگا۔

''کیا ہوا بتاؤ تو سہی۔ تم تو کرسٹی کے ساتھ باہر آ کر جیپ کی طرف گئے تھے''...... ڈیانا نے کہا۔

''میڈم۔ یہاں صورت حال تبدیل کی جا رہی ہے''...... کوٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

''سکون سے اور کھل کر بات کرو۔ ہم یہاں انتہائی اہم مشن پر ہیں''...... ڈیانا نے کہا۔

''میڈم۔ میں نے جیپ کو چیک کر کے واپس آنے کے لئے ایک اور راستہ اختیار کیا تو میں نے ایک آدمی کو ایک چٹان کی اوٹ میں بیٹھ کر ٹرانسمیٹر پر بات کرتے سنا تو میں حیران رہ گیا پھر میں تیزی سے اس کے قریب چلا گیا تاکہ اس کی باتیں سن سکوں۔ وہ کسی ڈاکٹر رابرٹ سے بات کر رہا تھا اور اسے بتا رہا تھا کہ یہاں اس نے چند ایکریمینز دیکھے ہیں۔

اس کا جواب دوسری طرف سے نجانے کیا دیا گیا ہے پھر اس

نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ میں نے اچانک اس پر حملہ کر کے اسے بے ہوش کر دیا اور پھر اسے گھسیٹ کر ایک غار میں لے گیا۔ چونکہ وہ بھی مقامی آدمی تھا اس لئے میں نے اس کی دونوں ٹانگوں اور بازوؤں کی ہڈیاں توڑ دیں تاکہ وہ نہ بھاگ سکے اور نہ ہی کوئی مزاحمت کر سکے اور پھر میں نے اس پر تشدد کر کے اس سے تمام معلومات حاصل کر لیں اور اسے ہلاک کر کے واپس آ گیا ہوں''...... کوٹو نے تیز تیز لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''وہ ٹرانسمیٹر کہاں ہے''...... ڈیانا نے پوچھا۔

''جب میں نے اس پر اچانک حملہ کیا تو اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا ٹرانسمیٹر نیچے چٹان پر گرا اور پرزے پرزے ہو گیا''...... کوٹو نے جواب دیا۔

''یہ ڈاکٹر رابرٹ کون ہے''...... ڈیانا نے کہا اور پھر اس نے اپنی جیکٹ کی جیب سے ایک سیل فون نکالا اور اسے آن کر کے اس کے بٹن پریس کئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تو دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سب کو سنائی دینے لگی۔

''راڈش کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کرنل گراڈ سے بات کراؤ میں ڈیانا بول رہی ہوں سپر ایجنٹ بلیک سٹار''...... ڈیانا نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''ہولڈ کریں پلیز''...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو کرنل گراڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈیانا بول رہی ہوں کرنل"...... ڈیانا نے کہا۔

"اوہ تم کہاں سے بات کر رہی ہو۔ کوئی خاص بات"...... کرنل گراڈ نے کہا۔

"افریقی ملک نگولا کے ایک پہاڑی علاقے میں ایک وادی میں شیطان کا پجاری قبیلہ رہتا ہے۔ میں وہاں ایک مشن کے سلسلے میں موجود ہوں۔ یہاں سے ایکریمیا نے ایک خصوصی اور انتہائی قیمتی دھات حاصل کرنی ہے لیکن ابھی پتہ چلا ہے کہ کوئی ڈاکٹر رابرٹ بھی اس میں دلچسپی لے رہا ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ ڈاکٹر رابرٹ کون ہے اور اسے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے اس دھات سے یا شیطان کے پجاری قبیلے سے۔ چونکہ تمہیں جرائم کی دنیا کا انسائیکلو پیڈیا کہا جاتا ہے اس لئے میں نے تمہیں کال کی ہے۔ اگر تم خود نہیں جانتے تو مجھے کوئی ٹپ دے دو"...... ڈیانا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے اچھا کیا کہ یہ بتا دیا کہ مسئلہ معدنیات کے حصول کا ہے کیونکہ اس ریفرنس کے بعد ڈاکٹر رابرٹ کی اصل شخصیت سامنے آ جاتی ہے۔ سنو ڈیانا۔ ڈاکٹر رابرٹ نے ایکریمیا کی ملٹری انٹیلی جنس سے فارغ ہونے کے بعد ایک خفیہ گروپ بنا رکھا ہے اس کو ڈیول گروپ کہا جاتا ہے۔ یہ خاصا بڑا گروپ ہے۔ ان کے پاس

معدنیات نکالنے کی جدید ترین مشینری، ماہرین اور لڑنے والے تربیت یافتہ افراد موجود ہیں۔ یہ انتہائی فعال گروپ ہے۔ اس کا کام دنیا کے ہر علاقے سے قیمتی دھاتیں نکال کر فروخت کرنا ہے۔ تم نے جس قیمتی دھات کا ذکر کیا ہے ڈاکٹر رابرٹ اس کے لئے کام کر رہا ہو گا"...... کرنل گراڈ نے جواب دیا۔

"اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... ڈیانا نے کہا۔

"ونگٹن میں لیکن اس کے مخبری کرنے والے نیٹ ورکس پوری دنیا میں ہر اس علاقے میں پھیلے ہوئے ہیں جہاں سے کوئی قیمتی دھات برآمد ہونے کا امکان ہو۔ اس لئے وہ اب لازماً اپنے گروپ سمیت نگولا پہنچ چکا ہو گا۔ ڈاکٹر رابرٹ کو جلاد بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ بے حد سفاک فطرت آدمی ہے۔ اسے ضرورت پڑی تو وہ پورے قبیلے کو ہلاک کرا دے گا۔ اس کے پاس جدید ترین اسلحہ بھی موجود ہے"...... کرنل گراڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو پہلے اسے ہلاک کرنا پڑے گا"...... ڈیانا نے کہا۔

"میں تمہیں ایک تجویز دیتا ہوں کہ اسے کسی طرح قبیلے سے لڑا دو۔ اس طرح تمہارے دشمن ختم ہو جائیں گے"...... کرنل گراڈ نے کہا۔

"او کے۔ مشورے کا بے حد شکریہ۔ گڈ بائی"...... ڈیانا نے کہا اور رابطہ ختم کر کے سیل فون جیب میں رکھ لیا۔

"اب پہلے ڈیول گروپ سے لڑنا پڑے گا"...... کرسٹی نے کہا۔

”ہاں۔ اس کا خاتمہ ضروری ہے لیکن ہمیں اس بارے میں مزید تفصیلات کی ضرورت ہے“...... ڈیانا نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ اس نے قبیلے والوں سے باقاعدہ کوئی سودا کیا ہے کیونکہ قبیلے والوں کی مرضی کے بغیر یہاں مشینری کے ذریعے دھات نہیں نکالی جا سکتی“...... کرسٹی نے کہا تو ڈیانا چونک پڑی۔

”اوہ ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ کوٹو کیا تم اس سلسلے میں کام کر سکتے ہو“...... ڈیانا نے کوٹو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”حکم دیں میڈم“...... کوٹو نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم قبیلے کے بڑے سردار یا بڑے پجاری یا کسی اور سردار وغیرہ سے معلومات حاصل کر سکتے ہو کہ کیا ڈاکٹر رابرٹ نے ان سے کوئی معاہدہ کیا ہے یا نہیں“...... ڈیانا نے کہا۔

”یس میڈم میں معلوم کر سکتا ہوں“...... کوٹو نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

”اور سنو۔ پوری تفصیل معلوم کرنا تاکہ اس کے مطابق ہم ان کے خلاف منصوبہ بندی کر سکیں“...... ڈیانا نے کہا۔

”یس میڈم“...... کوٹو نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

”جلد سے جلد کب واپس آ سکو گے“...... ڈیانا نے کہا۔

”ایک دو روز تو لگ ہی جائیں گے“...... کوٹو نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ اس قدر وقت شاید نہ ملے۔ انہوں نے اچانک

یہاں دھاوا بول دیا تو ہم کچھ بھی نہ کر سکیں گے“...... ڈیانا نے کہا۔

”میں کوشش کروں گا کہ جلد سے جلد یہ کام ہو جائے۔ ہو سکتا ہے کہ میں چند گھنٹوں میں ہی واپس آ جاؤں“...... کوٹو نے کہا۔

”اوکے۔ جاؤ ہم یہاں تمہارا انتظار کریں گے“...... ڈیانا نے کہا تو کوٹو نے اسے سلام کیا اور تیزی سے ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے ایک کمرے میں اونچی پشت کی کرسی پر ڈاکٹر رابرٹ موجود تھا۔ اس نے اپنے سامنے میز پر ایک فائل رکھی ہوئی تھی اور اس کی نظریں فائل پر جمی ہوئی تھیں کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"یس"...... ڈاکٹر رابرٹ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ڈیسی بول رہی ہوں چیف۔ آپ کا پیغام ملا ہے۔ کیا حکم ہے"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ میں خاصی بے تکلفی تھی۔

"تم آفس آ جاؤ۔ فوراً"...... ڈاکٹر رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فائل بند کی اور اسے میز کی دراز کھول کر اس میں رکھنے کے بعد وہ اٹھا اور سائیڈ پر موجود ایک ریک میں سے شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس اٹھا کر

وہ مڑا اور بوتل اور دونوں گلاس اس نے میز پر رکھے اور خود وہ اپنی مخصوص اونچی پشت کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے شراب کی بوتل کھولی اور اس میں موجود شراب باری باری دونوں گلاسوں میں ڈالی اور پھر بوتل بند کر کے میز پر رکھ کر اس نے گلاس اٹھایا اور اسے منہ سے لگا لیا۔ ایک گھونٹ لے کر اس نے گلاس میز پر رکھا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی جس نے جینز کی پینٹ اور لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی اندر داخل ہوئی۔ اس کے سنہری لچھے دار بال اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔

"واہ چیف۔ آج تو لگتا ہے آپ کسی خاص موڈ میں ہیں"۔ اندر آنے والی لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو ڈیسی اور یہ گلاس لو میں نے پہلے ہی اس میں تمہارے لئے شراب ڈال دی تھی"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا تو ڈیسی نے مسکراتے ہوئے گلاس اٹھایا اور ایک بڑا گھونٹ لے کر اس نے گلاس واپس میز پر رکھ دیا۔

"کلاسیم دھات کے سلسلے میں کچھ خفیہ اور خطرناک پہلو سامنے آئے ہیں"...... ڈاکٹر رابرٹ نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا چیف"...... ڈیسی نے چونک کر کہا۔

"شیطان کے پجاری قبیلے سے ہٹ کر ایک اور راستہ کاگولا نے تلاش کر لیا تھا جس سے ہم ایک سرنگ سے گزر کر کلاسیم دھات تک پہنچ سکتے تھے اور قبیلے کو کانوں کان اس کی خبر تک نہ ہوتی۔ گو

ہم نے شیطانی قبیلے کے سردار اور پجاری سے بات چیت کی ہوئی ہے لیکن جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق ہمارا ٹارگٹ الجھ گیا ہے"...... ڈاکٹر رابرٹ نے خود بھی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے وہ الفاظ سمجھ نہ آ رہے ہوں جن سے وہ اپنی بات صاف اور سیدھے انداز میں سمجھا سکے۔

"ہوا کیا ہے چیف۔ آپ اس قدر الجھی ہوئی باتیں کیوں کر رہے ہیں"...... ڈیسی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"کاگولا کی طرف سے ٹرانسمیٹر کال آئی تھی کہ ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی بلیک سٹار کے سپر ایجنٹ وہاں موجود ہیں۔ وہ دو لڑکیاں اور دو مرد ہیں اور کاگولا جانتا تھا کہ یہ گروپ بے حد خطرناک گروپ ہے۔ پھر کاگولا نے مزید معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ گروپ پاکیشیائی ایجنٹوں کے ایک گروپ کے خلاف کام کرنے کے لئے یہاں پہنچا ہوا ہے۔ وہ بھی قبیلے کے بڑے پجاری سے مل کر گئے ہیں اور سنا ہے کہ نگولا میں ہی موجود ہیں اور کسی بھی لمحے وہ پہاڑیوں سے دھات نکالنے کے لئے یہاں پہنچ سکتے ہیں"۔ ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ۔ آپ کا مطلب ہے کہ انتہائی پسماندہ ملک کا گروپ ہمیں یا بلیک سٹار کے سپر ایجنٹس کو روک سکے گا۔ یہ آج آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں چیف"...... ڈیسی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب کاگولا نے مجھے یہ خبر دی تھی تو میرا بھی یہی خیال تھا جو تمہارا ہے لیکن پھر میں نے احتیاطاً چارلس کو فون کیا کیونکہ اس کی خاصی عمر ایشیاء میں کام کرتے گزری ہے۔ اس نے جب پاکیشیائی ایجنٹوں کا نام سنا تو اس نے مجھے سارے منظر سے علیحدہ ہونے کا کہہ دیا۔ اس کے مطابق اگر ہم علیحدہ نہ ہوئے تو پھر نہ ہم زندہ رہیں گے اور نہ ہمارا ڈیول گروپ۔ اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے کہ اب کیا لائحہ عمل اختیار کیا جائے اور ہاں یہ بھی بتا دوں کہ کاگولا کی لاش پہاڑیوں سے ملی ہے۔ اس کا ٹرانسمیٹر بھی ٹوٹی ہوئی حالت میں وہاں موجود ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ بلیک سٹار سپر گروپ نے نہ صرف اسے چیک کر لیا بلکہ ٹرانسمیٹر توڑ کر کاگولا کو بھی ہلاک کر دیا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے بارے میں اطلاعات انہیں کاگولا سے مل چکی ہوں گی اور وہ اب ہمارے منتظر ہوں گے"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"چارلس نے اگر پاکیشیائی ایجنٹوں کو خطرناک کہا ہے تو ایسا ہی ہو گا۔ اب موجودہ صورتحال کا تجزیہ کیا جائے تو ہمارے مقابل دو گروپ ہیں لیکن یہ دونوں گروپ صرف لڑنے والے لوگ ہیں ماہر معدنیات نہیں ہیں اور نہ ان کے پاس ایسی مشینری ہے کہ یہ کلاسیم دھات کو تلاش کر کے وہاں سے نکال سکیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم خاموش ہو کر بیٹھ جائیں۔ ان دونوں گروپوں کو آپس میں لڑنے دیں۔ ظاہر ہے ان میں سے ایک گروپ شکست کھائے گا

اور ہلاک کر دیا جائے گا جبکہ دوسرے گروپ کی طاقت بھی خاصی کم ہو جائے گی اس کو ہم نشانہ بنا دیں گے۔ اس طرح ہمارے سامنے موجود تمام رکاوٹیں دور ہو جائیں گی اور ہم کلاسیم دھات نکال کر لے جانے میں کامیاب رہیں گے''...... ڈیسی نے کہا۔

''چارلس نے اس پاکیشائی گروپ کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق اس گروپ کا سربراہ ایک سائنس دان عمران نامی آدمی ہے۔ وہ صرف سائنسدان ہی نہیں بلکہ بے شمار علوم میں بھی ماہر ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ صرف ایکریمیز کو ہلاک کرنے کے لئے یہاں نہیں آیا ہو گا بلکہ وہ دھات کے حصول کے لئے یہاں آیا ہوا ہو گا اور ہم یہاں انتظار میں بیٹھے رہ جائیں گے اور وہ کلاسیم دھات نکال کر لے جائے گا''...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

''یہ چارلس کو کیا ہو گیا ہے۔ وہ تو اس پاکیشائی سے اس قدر مرعوب ہے جیسے وہ آدمی کوئی سپر مین ہو۔ بغیر مشینری کے وہ ہاتھوں سے کیسے دھات نکال کر لے جائے گا''...... ڈیسی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم چاہو تو خود اس سے بات کر لو''...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

''ہاں میں کرتی ہوں اس سے بات''...... ڈیسی نے کہا تو ڈاکٹر رابرٹ نے فون سیٹ اٹھا کر ڈیسی کے سامنے رکھ دیا۔ ڈیسی نے رسیور اٹھا کر ایک بٹن دبا کر فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن

بھی پریس کر دیا۔ چارلس اب ایجنسی سے ریٹائر ہو کر ایک کلب چلا رہا تھا اور ڈیسی نے ایک خصوصی ٹریننگ بھی چارلس سے لی تھی۔ اس طرح ان دونوں کے درمیان گو عمر کا خاصا فرق تھا لیکن ان میں خاصی حد تک بے تکلفی بھی موجود تھی۔

''ڈبل ریڈ کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''چارلس سے بات کراؤ میں ڈیسی بول رہی ہوں''...... ڈیسی نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

''یس''...... ڈیسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بات کیجئے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ڈیسی بول رہی ہوں چارلس۔ تم نے کیوں چیف کو اتنا ڈرا دیا ہے اس پاکیشائی گروپ سے کہ چیف بے حد الجھے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں''...... ڈیسی نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے چارلس کے بے اختیار ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

''اسی لئے تو وہ اب تک زندہ ہیں''...... چارلس نے کہا۔

''کیا مطلب۔ تم اس قدر کیوں ڈرا رہے ہو''...... ڈیسی نے

اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

''ڈیسی ڈیئر۔ تم ابھی پوری طرح فیلڈ میں نہیں ہو ورنہ تمہیں میری باتوں پر نہ حیرت ہوتی اور نہ غصہ آتا۔ پاکیشیائی ایجنٹ عمران کا نام سامنے آتے ہی سپر پاورز پر خوف سے کپکپاہٹ طاری ہو جاتی ہے۔ بظاہر وہ ایک احمق سا نوجوان ہے۔ فضول اور مزاحیہ باتیں کرنا اس کی عادت ہے لیکن یہی احمق جب کام کرتا ہے تو ہمیشہ اس کا انجام اس کے حق میں ہی نکلتا ہے۔ اب بھی تم دیکھو بلیک سٹار ایکریمیا کی انتہائی طاقتور ایجنسی ہے لیکن اس کا سپر گروپ یہاں صرف اسے روکنے کے لئے پہنچا ہوا ہے کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ یہ لوگ وہ سب کچھ کر سکتے ہیں جس کا عام آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا''...... چارلس نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا وہ لوگ بغیر مشینری کے خالی ہاتھوں دھات نکال کر لے جائیں گے''...... ڈیسی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم یقیناً میرا جواب سن کر حیران ہو رہی ہو گی لیکن تم دیکھنا ایسے ہی ہو گا۔ یہ خطرناک آدمی اس کے لئے کوئی نہ کوئی منصوبہ بندی کر لے گا''...... چارلس نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں نے آپ کی بات تسلیم کر لی ہے اب مجھے بتاؤ کہ ہم ان کو شکست دے کر دھات کیسے حاصل کر سکتے ہیں''...... ڈیسی نے کہا۔

''اس کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ میں نے تفصیل کے ساتھ

تمہارے چیف کو بتا دیا ہے اس سے پوچھ لو۔ گڈ بائی''...... چارلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈیسی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''تم نے سن لی چارلس کی باتیں۔ اب بتاؤ ہمیں کیا کرنا چاہئے''...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

''چارلس کہہ رہا تھا کہ اس نے آپ کو کوئی طریقہ تفصیل سے بتایا ہے''...... ڈیسی نے کہا۔

''وہ کہہ رہا تھا کہ ہم خاموشی سے تماشہ دیکھیں۔ جب ایک گروپ ختم ہو جائے گا تو دوسرا گروپ خود ہی پیچھے ہٹ جائے گا۔ اس وقت آسانی سے یہ دھات نکالی جا سکتی ہے''...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

''لیکن ایکریمین تو ظاہر ہے دھات نکالنے کے لئے ماہرین کی خدمات حاصل کریں گے جبکہ پاکیشیائی دھات نکالنے کی خود کوشش کریں گے اس لئے ان سے آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے''...... ڈیسی نے کہا۔

''اس کے لئے ہمیں انتظار کرنا ہو گا''...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

''یہ غلط ہے چیف۔ ہم اس طرح احمقوں کی طرح بیٹھے نہیں رہ سکتے۔ ہم نے دونوں گروپس کو شکست دے کر وہاں سے دھات حاصل کرنی ہے''...... ڈیسی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن کیسے۔ اصل بات تو یہی ہے"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"چیف۔ آپ نے قبیلے والوں سے معاہدہ کیا ہے اسے استعمال کریں۔ بڑے پجاری اور بڑے سردار دونوں کو ہاتھ میں رکھیں۔ وہ اگر اپنے قبیلے والوں کو حکم دے دیں تو پورا قبیلہ ان پر ٹوٹ پڑے گا۔ یہ کتنے افراد ماریں گے لازماً خود مارے جائیں گے۔ پھر اطمینان سے دھات نکالی جا سکتی ہے"...... ڈیسی نے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے۔ تم میرے ساتھ چلو۔ مجھے بڑا سردار ایسا آدمی لگتا ہے جیسے جو تمہارے حسن کے جال میں آسانی سے پھنس سکتا ہے۔ پھر میں اسے پیشگی بھاری رقم بھی دے دوں گا اس طرح وہ مستقل طور پر ہمارے گھیرے میں آ جائے گا"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"آپ اکیلے نہ جائیں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ بہرحال وہ قبائلی لوگ ہیں۔ قبائلی لوگ اپنے مخصوص انداز میں سوچتے اور کام کرتے ہیں"...... ڈیسی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چار آدمی ساتھ لے جاؤں گا جو ہر قسم کے حالات سے نمٹنا جانتے ہیں"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"لیکن ہم ایسے راستے سے جائیں گے کہ ایکریمین ایجنٹوں سے ہمارا ٹکراؤ نہ ہو"...... ڈیسی نے کہا۔

"کاگولا تو ہلاک ہو چکا ہے البتہ وہاں میں نے کاگولا کے

ساتھی کارل کو بھجوا دیا ہے۔ میں اس سے بات کرتا ہوں"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے اندر موجود خصوصی ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر آن کیا اور پھر اس پر مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دی۔

"ہیلو ہیلو چیف کالنگ اوور"...... ڈاکٹر رابرٹ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس کارل اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"کارل۔ ہم اپنے گروپ کے ساتھ بڑے سردار سے ملنا چاہتے ہیں لیکن اس طرح کہ باہر موجود ایکریمینز کو معلوم نہ ہو سکے۔ کیا تم رہنمائی کر سکتے ہو۔ اوور"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ اسی راستے سے آ جائیں جس سے پہلے آئے تھے۔ ایکریمین ایجنٹ شمالی طرف ہیں اس طرف نہیں ہیں۔ میں بڑے سردار سے آپ کی ملاقات کی اجازت بھی لے لوں گا۔ اسے کیا کہوں کہ آپ کیوں ملاقات چاہتے ہیں اوور"...... کارل نے کہا۔

"میں اسے بھاری رقم ایڈوانس دینا چاہتا ہوں۔ اوور"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ساری بات کر کے آپ کو ایک گھنٹے بعد کال کروں گا۔ اوور"...... کارل نے کہا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا اور ٹرانسمیٹر
آف کر کے میز پر رکھ دیا۔

"تم تیار ہو کر ایک گھنٹے کے اندر یہاں آ جاؤ۔ ہم ہیلی کاپٹر
کے ذریعے وہاں جائیں گے میں چار ساتھیوں کو بھی تیاری کا حکم
دے دیتا ہوں"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا تو ڈیسی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ہمیں پوری طرح تیاری کر کے جانا ہے۔ ایکریمینز کو اچانک
ہماری آمد کی اطلاع مل گئی تو وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں"...... ڈیسی نے
کہا تو ڈاکٹر رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جیپ جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر شابو موجود تھا۔ تیزی سے
پہاڑی سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سائیڈ فرنٹ سیٹ پر
عمران جبکہ عقبی سیٹوں پر جولیا، جوزف اور جوانا موجود تھے۔ انہیں
لیڈی ہیلن سے اطلاع مل چکی تھی کہ بلیک سٹار کا گروپ جو دو
عورتوں اور دو مردوں پر مشتمل ہے۔ پہلے ہی وہاں پہاڑیوں میں
پہنچ چکا ہے۔ عمران نے فیصلہ کیا کہ اسے بڑے پجاری سے ایک
بار پھر بات کرنی پڑے گی کیونکہ ایکریمین گروپ وہاں موجود تھا اور
انہیں ہٹائے بغیر وہ دھات تک نہیں پہنچ سکتے تھے۔

"اب تم لڑنے جا رہے ہو یا دھات نکالنے"...... جولیا نے کہا۔

"کلاسیم دھات اس وقت ملے گی جب ہر طرف سکون ہو گا۔
لڑائی کرنے سے کلاسیم دھات نہیں مل سکتی"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر تم کیوں جا رہے ہو وہاں"...... جولیا نے کہا۔

"ہم راستے میں واقع ایک گاؤں جا رہے ہیں جہاں ایک ایسا

آدمی رہتا ہے جو روزانہ بڑے سردار کو نشانہ بازی کی مشق کراتا ہے۔ اس کا نام گارگو ہے۔ وہ شابو کا چچا زاد بھائی ہے۔ ہم اس سے تازہ ترین صورتِ حال معلوم کر کے پھر آگے بڑھیں گے''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیا بتا سکے گا۔ یہی کہ وہاں ایکریمینز موجود ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''اس دھات کا چرچا کافی زیادہ ہو گیا ہے اس لئے کوئی اور ملک بھی اس معاملے میں کود سکتا ہے۔ ہمیں ہر طرف کا خیال رکھنا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''یہی بات مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ شیطان کے پجاریوں کو بھی اس دھات کی قیمت اور وقعت کا علم ہو گیا ہے اور جہاں تک میرا خیال ہے قبائلی اب خود یہ دھات حاصل کر کے اسے کسی سپر پاور کو فروخت کر کے اپنی تقدیر بدلنا چاہتے ہیں۔ ایسی صورت میں وہ ہماری کیا مدد کریں گے اور کیوں کریں گے''...... جولیا نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہی ہو لیکن بہرحال ہم نے تو کام کرنا ہے۔ یہ سوچ کر نہیں بیٹھ سکتے کہ کچھ نہیں ہو سکتا''...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''جوزف''...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تمہیں وہ زبان آتی ہے جو شیطان کے پجاری بولتے

ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ یہ وسطی افریقہ کے روجن قبائل کی زبان سے ملتی ہے''...... جوزف نے جواب دیا۔

''اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے اب بات سمجھ میں آ گئی ہے۔ بہرحال تم تیار رہنا ہو سکتا ہے کہ ہمیں وہاں کا نظام ہاتھ میں لینا پڑ جائے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے کہا۔

''جوانا''...... عمران نے اس بار جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس ماسٹر''...... جوانا نے جواب دیا۔

''تم بور ہو رہے ہو لیکن فکر نہ کرو ہو سکتا ہے کہ ہمیں تمہاری صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا پڑے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے خوشی ہو گئی ماسٹر۔ ویسے میں بور نہیں ہو رہا کیونکہ کم از کم آپ کے ساتھ تو ہوں''...... جوانا نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

''تمہارے ذہن میں کوئی کھچڑی پک رہی ہے لیکن تم بتا نہیں رہے''...... جولیا نے کہا۔

''ایسی کوئی واضح بات نہیں ہے میں تو انہیں حفظ ما تقدم کے طور پر الرٹ کر رہا تھا۔ اصل حالات تو گارگو سے ملنے کے بعد معلوم ہوں گے''...... عمران نے کہا اور جولیا نے اس بار اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک چھوٹے سے پہاڑی گاؤں میں داخل ہوئے۔ یہاں سو ڈیڑھ سو ہی

گھر تھے البتہ سڑکیں پختہ تھیں اور ایک بڑا سا بازار بھی تھا اس بازار کے آخری کونے میں ایک ہوٹل بنا ہوا تھا۔ شابو نے جیپ اس ہوٹل کی سائیڈ میں بنی ہوئی پارکنگ میں روک دی۔

''آپ اندر جا کر بیٹھیں میں گارگو کو لے آتا ہوں''...... شابو نے کہا۔

''اس کے گھر نہ چلے چلیں۔ یہاں کھل کر بات نہ ہو سکے گی''...... عمران نے کہا۔

''یہاں ہوٹل میں چھ کمرے ساؤنڈ پروف ہیں وہاں بیٹھیں گے۔ یہاں چونکہ اسلحہ اور ڈرگ سمگلر آتے رہتے ہیں اس لئے ایسے انتظامات کئے گئے ہیں''...... شابو نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی جیپ سے اتر کر ہوٹل کی طرف بڑھ گئے۔ ہوٹل باہر سے تو اتنا بڑا اور کشادہ نظر نہ آتا تھا لیکن اندر سے وہ خاصا بڑا اور کشادہ تھا۔ ہال میں چند افرد موجود تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک میز پر بیٹھ گیا۔ جوزف عمران کے پیچھے کھڑا ہوا تھا۔ عمران نے اسے بیٹھنے کا کہا تو وہ بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ہاٹ کافی لے آؤ''...... عمران نے ویٹر سے کہا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد شابو ایک لمبے قد لیکن دبلے پتلے قبائلی کے ساتھ ہوٹل کے ہال میں داخل ہوا تو عمران کے ہاتھ ہلانے پر وہ دونوں اس میز کی طرف بڑھے جس پر عمران

اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

''جناب مائیکل۔ یہ گارگو ہے۔ میرا کزن اور دوست اور گارگو یہ مائیکل اور اس کے ساتھی ہیں جن کے بارے میں تمہیں میں نے بتایا تھا''...... شابو نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''بیٹھو''...... عمران نے کہا تو وہ دونوں خالی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ عمران نے ویٹر کو ان دونوں کے لئے بھی ہاٹ کافی لانے کا کہہ دیا۔

''میں کافی آنے تک کمرہ بک کرا لوں''...... شابو نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر ہال کے آخری کونے میں موجود کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا لیکن کافی آنے سے چند لمحے پہلے وہ واپس آ گیا۔

''روم نمبر فور ہے۔ میں چیک بھی کر آیا ہوں''...... شابو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم دونوں یہیں رکو میں آ رہا ہوں''...... عمران نے اٹھتے ہوئے جوزف اور جوانا سے کہا۔

''میں بھی یہیں رکوں گی۔ تم نے باتیں ہی کرنی ہیں''...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر شابو اور گارگو کے کافی پینے کے بعد ان کے ساتھ ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ کمرہ واقعی ساؤنڈ پروف انداز میں بنایا گیا تھا۔ شابو نے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر دیا اور پھر وہ کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

''آپ مجھ سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں جناب''...... گارگو نے

عمران نے مخاطب ہو کر کہا۔

"دیکھو اس قبیلے سے ملحقہ پہاڑیوں میں ایک قیمتی دھات کی موجودگی کا علم ہوا ہے۔ اس سلسلے میں کئی گروپ کام کر رہے ہیں۔ ان گروپوں کی کوشش ہے کہ وہ قبیلے کے سردار یار لوگوں کو کوئی معاوضہ دیئے بغیر اپنے طور پر دھات حاصل کر کے واپس چلے جائیں جبکہ ہم چاہتے ہیں کہ اس کا فائدہ سب کو پہنچے۔ اس لئے ہم وہاں سردار یا بڑے پجاری کی مدد سے کام کرنا چاہتے ہیں۔ تم سے میں نے یہ معلوم کرنا ہے کہ وہاں اس وقت کتنے گروپ کام کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی نکالی اور اسے سامنے رکھ لیا۔ گارگو کی نظریں گڈی پر جم سی گئیں۔

"مجھے کیا ملے گا جناب"...... گارگو نے کہا۔

"یہ تمام نوٹ"...... عمران نے گڈی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کو حلف دینا ہو گا کہ میرا نام کسی بھی سطح پر اور کسی بھی صورت میں سامنے نہیں آئے گا"...... گارگو نے کہا۔

"ہم حلف دینے کے عادی نہیں ہیں لیکن ہاں وعدہ رہا کہ ایسا ہی ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"وہاں اس وقت دو گروپ کام کر رہے ہیں جناب"...... گارگو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"دو گروپ کون کون سے"...... عمران نے کہا۔

"ایک گروپ تو ایکریمینز کا ہے جس میں دو عورتیں اور دو مرد شامل ہیں اور یہ لوگ بڑا طویل چکر کاٹ کر شمال کی طرف سے واگو پہاڑیوں پر پہنچے ہیں اور وہاں موجود ایک چھوٹے سے جنگل میں موجود ہیں"...... گارگو نے کہا۔

"اس بارے میں تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ کیا وہ رہائشی وادی سے نظر آتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں ان کا مقامی گائیڈ کوٹو میرا دوست ہے۔ وہ مجھ سے ملنے یہاں آیا تھا اس نے مجھے بتایا تھا۔ قبیلے والوں کا اس کا علم ہے یا نہیں اس بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے"...... گارگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دوسرا گروپ کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے کل بڑے سردار نے بتایا ہے کہ یہ ایسا گروپ ہے جو دھاتیں نکال کر اپنے طور پر فروخت کرتا ہے۔ وہ پہلے پجاری کالوگ سے ملے اور پھر بڑے سردار سے۔ اب وہ بڑے سردار کے مہمان ہیں ان میں پانچ مرد اور دو عورتیں شامل ہیں۔ ان کے پاس دھات نکالنے کی جدید مشینری بھی موجود ہے۔ یہ گروپ ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچا ہے۔ انہوں نے سردار کو بھاری رقم ایڈوانس کے طور پر بھی ادا کر دی ہے اور بڑے سردار نے ان سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ انہیں دھات نکالنے اور اسے لے جانے میں بھر پور

مدد کرے گا''...... گارگو نے کہا۔

''لیکن سردار دونوں گروپوں کا کیسے بندوبست کرے گا''...... عمران نے کہا۔

''یہ تو سردار کو پتہ ہو گا''...... گارگو نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ تمہاری نیت نوٹوں کی گڈی لینے کی نہیں ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو گارگو چونک پڑا۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں نے درست جواب دیا ہے''...... گارگو نے کہا۔

''سنو گارگو۔ مدت ہو گئی ہے لوگوں کو پرکھتے ہوئے اس لئے مجھے فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ کون سچ بول رہا ہے اور کون جھوٹ۔ جو کچھ تم نے پہلے بتایا اس پر میں نے کوئی اعتراض نہیں کیا کیونکہ وہ سچ تھا لیکن آخری فقرے نے جھوٹ کی نشاندہی کر دی۔ میں نے کہا تو ہے کہ ہم پر اعتبار کرو اور سچ سچ بتاؤ۔ تمہارا نام کسی صورت سامنے نہیں آئے گا''...... عمران نے کہا۔

''اب میں کیا کہوں ۔ اگر سردار کو علم ہو گیا تو مجھے نقصان بھی پہنچ سکتا ہے''...... گارگو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''صاحب نے ٹھیک کہا ہے تم فکر مت کرو۔ میں کافی عرصہ سے ان کے ساتھ ہوں۔ یہ جھوٹ نہیں بولتے''...... اس بار شابو نے گارگو کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''بڑا سردار چاروں چھوٹے سرداروں کے ساتھ مل کر منصوبہ بنا

رہا ہے کہ ایکریمینز کو علاقے سے بھگا دے یا انہیں ہلاک کرا دے اور وہ گروپ جو اس کے پاس آیا ہوا ہے جس کا سربراہ ڈاکٹر رابرٹ نامی آدمی ہے اور اس گروپ کا نام ڈیول گروپ بتایا گیا ہے اسے دھات حاصل کرنے کا موقع دے''...... گارگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا قبیلے کے لوگ ایکریمینز سے لڑیں گے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس قبیلے کے لوگ لڑنے والے تو نہیں ہیں البتہ میرا خیال ہے کہ ایکریمینز سے مل کر اور انہیں دھوکا دے کر قبیلے میں لے آئیں گے اور پھر انہیں باندھ کر قید کر لیا جائے گا''...... گارگو نے کہا۔

''ایکریمینز کس راستے سے آئے ہیں۔ مجھے تفصیل سے بتاؤ''...... عمران نے کہا تو گارگو نے اسے تفصیل بتانی شروع کر دی۔ عمران نے کئی سوالات کر کے مزید اطمینان کیا اور آخر میں اسے نوٹوں کی گڈی دے کر اس کا شکریہ ادا کیا تو گارگو نے بھی عمران کا شکریہ ادا کیا۔

''شابو۔ تم گارگو کو اس کے گھر چھوڑ آؤ''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ آپ تکلیف نہ کریں میں چلا جاؤں گا۔ یہاں سے کوئی زیادہ فاصلہ نہیں ہے اور ہم پہاڑی لوگ تو ویسے بھی پیدل چلنے کے عادی ہیں''...... گارگو نے کہا لیکن عمران نہ مانا اور اس نے شابو کو

اس کے ساتھ بھیج دیا اور وہ خود واپس اپنے ساتھیوں کے پاس ہال میں آ گیا۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے عمران کے کرسی پر بیٹھتے ہی پوچھا۔

"بس نکاح ہونا باقی رہ گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شٹ اپ۔ یو نانسنس"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ شاید اسے جوزف اور جوانا کی موجودگی میں یہ بات بری لگی تھی۔

"مس صاحبہ"...... عمران سے پہلے جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم خاموش رہو جوزف۔ یہ مجھے نہیں یار جنگ بہادر کو کہہ رہی ہے جو اب تک خطبہ نکاح یاد نہیں کر سکا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن جولیا کا چہرہ ویسے ہی بگڑا ہوا تھا لیکن اب وہ اس طرح خاموش بیٹھی تھی جیسے اس نے نہ بولنے کی قسم کھا لی ہو۔

ڈیانا اپنی ساتھی کے ساتھ چھپر کی چھت پر چڑھی بیٹھی تھی۔ وہاں کرسیاں وغیرہ تو تھی نہیں اس لئے دونوں چھت پر اس طرح بیٹھی ہوئی تھیں جیسے صدیوں سے اس طرح بیٹھی چلی آ رہی ہوں ویسے انہیں اس طرح بیٹھنا بہت اچھا لگ رہا تھا۔ دوسرے ساتھی چارلس اور جیمز علیحدہ علیحدہ سمتوں میں پہاڑی چٹانوں کی اوٹ میں موجود تھے کیونکہ کچھ دیر پہلے انہوں نے چار بڑے ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹرز دور اس جگہ اترتے دیکھے تھے جہاں وادی کارے ڈور میں شیطان کا پجاری قبیلہ رہتا تھا۔ ڈیانا نے کوٹو کو حالات معلوم کرنے کے لئے وہاں بھیج دیا تھا اور اب وہ دونوں جنگل میں بنے ہوئے چھپر کی چھت پر بیٹھی اس بارے میں باتیں کر رہی تھیں۔

"یہ کون ملک ہوسکتا ہے جو ایکریمیا کے مقابلے میں کھڑا ہو رہا ہے"...... کرسٹی نے کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ یہ پوری فوج لے کر

کون آیا ہے۔ ویسے میں نے دور بین سے ہیلی کاپٹروں کو چیک کیا ان پر کسی ملک کا نام نہ تھا۔ یہ پرائیویٹ ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر تھے۔ آج کل ان ہیلی کاپٹروں کے ذریعے سامان کی ٹرانسپورٹیشن کا عام رواج ہے۔ کرائے پر بھی آسانی سے مل جاتے ہیں''...... ڈیانا نے کہا۔

''پھر تو خطرناک ہو سکتے ہیں یہ فضا سے ہی فائر کھول دیں۔ تب''...... کرسٹی نے کہا تو ڈیانا بے اختیار ہنس پڑی۔

''یہ گن شپ ہیلی کاپٹر نہیں ہوتے اس لئے ایسا کوئی خدشہ نہیں ہو سکتا۔ یہ صرف بھاری سامان کی فوری نقل و حرکت کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں''......ڈیانا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہاں اس قبیلے میں کیا سامان لایا گیا ہو گا''...... کرسٹی نے کہا۔

''یہی تو معلوم کرنا ہے کوٹو گیا ہوا ہے واپس آئے گا تو حالات معلوم ہوں گے''...... ڈیانا نے کہا اور کرسٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ڈیانا کو ٹرانسمیٹر پر چارلس کی طرف سے اطلاع دی گئی کہ کوٹو واپس آ رہا ہے اور تھوڑی دیر بعد کوٹو جنگل میں داخل ہو گیا تو ڈیانا اور کرسٹی دونوں چھپر سے نیچے اتر آئے۔

''ہاں اب بتاؤ کیا ہوا ہے۔ کون لوگ آئے ہیں اور کیا لائے ہیں''...... ڈیانا نے چشمے کے کنارے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''میڈم۔ انتہائی خطرناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ ہمیں

فوری طور پر یہاں سے واپس جانا ہو گا''...... کوٹو نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا تو ڈیانا اور کرسٹی دونوں چونک پڑی۔

''کھل کر بات کرو''...... ڈیانا نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''میڈم۔ میں نے بڑی مشکل سے معلومات حاصل کی ہیں۔ ایک خفیہ گروپ جو ایکریمین ہے یہ وہی گروپ ہے جس کے بارے میں، میں نے یہاں پہاڑی کی اوٹ میں ملنے والے مقامی آدمی پر تشدد کر کے معلومات حاصل کی تھیں۔ اس گروپ کا سربراہ ڈاکٹر رابرٹ ہے اور وہ ماہر معدنیات ہے۔ اس گروپ کا نام ڈیول گروپ ہے۔ ڈاکٹر رابرٹ کو معلوم ہوا ہے کہ یہاں کلاسیم دھات کا ذخیرہ موجود ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ کلاسیم دھات بے حد قیمتی ہے۔ ڈیول گروپ کا کام دھاتیں نکال کر انہیں مختلف سپر پاورز کو فروخت کر کے دولت کمانا ہے۔ ڈاکٹر رابرٹ پہلے یہاں آیا اور بڑے پجاری سے ملا اور پھر بڑے سردار سے۔ بڑے پجاری سے اس نے دھات نکالنے کی اجازت لی اور اس سے وعدہ کیا کہ وہ اسے آدھا حصہ دے گا یا آدھے حصے کی رقم دے گا۔ پھر وہ واپس چلا گیا اور اب وہ پوری تیاری کے ساتھ آیا ہے۔ ہیلی کاپٹروں میں دھات نکالنے کی جدید مشینری ہے اور جدید اسلحہ بھی ہے۔ آپ کی یہاں موجودگی کی اطلاع چونکہ بڑے سردار تک پہنچ چکی تھی اس لئے اس نے آپ کے بارے میں ڈاکٹر رابرٹ کو بتا دیا ہے اور ڈاکٹر رابرٹ نے کہا کہ وہ انتہائی آسانی سے آپ کو ختم

کر دے گا۔ میں یہ سن کر فوراً وہاں سے بھاگ آیا ہوں تاکہ ہم یہاں سے نکل جائیں''...... کوٹو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کتنی تعداد ہے ان کی''...... ڈیانا نے پوچھا۔

''ڈاکٹر رابرٹ سمیت سات افراد ہیں''...... کوٹو نے جواب دیا۔

''وہ اس وقت کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں''...... ڈیانا نے پوچھا۔

''بڑے سردار کا ایک مکان جنوب کی طرف موجود جنگل میں بنا ہوا ہے۔ سردار چونکہ انہیں قبیلے کے اندر نہیں رکھ سکتا تھا اس لئے اس نے انہیں اس مکان میں ٹھہرایا ہے''...... کوٹو نے جواب دیا۔

''وہ کب کام شروع کریں گے''...... ڈیانا نے پوچھا۔

''بڑا سردار چھوٹے سرداروں کے ساتھ مل کر معاہدے پر غور کرے گا پھر جو فیصلہ ہو گا اس پر عمل کیا جائے گا۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق بڑا سردار اپنا فیصلہ منوالے گا اور پھر وہ ڈاکٹر رابرٹ کو اپنے فیصلے سے آگاہ کر دے گا''...... کوٹو نے جواب دیا۔

''اندازہ ہے تمہیں کہ کب تک فیصلہ ہو گا''...... ڈیانا نے پوچھا۔

''ہاں میرا خیال ہے کہ دو تین گھنٹوں میں فیصلہ ہو جائے گا اور پھر ہمیں گھیر لیا جائے گا اس لئے ہمیں فوراً یہاں سے نکل جانا چاہئے''...... کوٹو نے کہا۔

''سنو کوٹو۔ ہم واپس جانے کے لئے نہیں آئے۔ ہم نے ہر اس ہاتھ کو روکنا ہے جو اس دھات کی طرف بڑھے گا کیونکہ دھات ایکریمیا کی ملکیت ہے۔ صرف ایکریمیا کی اور سنو اگر تم نے مکمل طور پر ہمارا ساتھ دیا تو ہم تمہیں اپنے ساتھ ایکریمیا لے جائیں گے اور وہاں شاہانہ زندگی تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ یہ میرا وعدہ ہے''...... ڈیانا نے کہا۔

''میں آپ کے ساتھ ہوں ہر صورت میں''...... کوٹو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''سنو کیا تم ڈاکٹر رابرٹ تک پہنچ سکتے ہو اس طرح کہ کسی کو علم نہ ہو''...... ڈیانا نے کہا۔

''آپ کھل کر بات کریں اس کے ساتھ آدمی بھی ہیں اور وہ بے حد محتاط نظر آ رہے ہیں اس لئے وہ لامحالہ وہاں نگرانی بھی کر رہے ہوں گے میں ان کے لئے اجنبی ہوں اس لئے وہ مجھے کسی صورت آگے نہیں جانے دیں گے لیکن آپ کیا کرنا چاہتی ہیں کھل کر بتائیں میں اس کا کوئی نہ کوئی انتظام کر لوں گا''...... کوٹو نے جواب دیا۔

''ہم وہاں مکان کے اندر ایسی گیس فائر کرنا چاہتے ہیں جس سے وہ سب بے ہوش ہو جائیں گے اس کے بعد ہم ان کا خاتمہ آسانی سے کر سکتے ہیں''...... ڈیانا نے کہا۔

''ایک صورت میں یہ کام ہو سکتا ہے اگر آپ بہت سے بڑے

کرنسی نوٹ ابھی دے سکیں تو یہ کام انتہائی آسانی سے ہو سکتا ہے“...... کوٹو نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو“...... ڈیانا نے کہا۔

”ڈاکٹر رابرٹ کے ساتھ ایک مقامی گائیڈ ہے جس کا نام منگوٹا ہے وہ بے حد لالچی آدمی ہے۔ اسے معاوضہ دے کر استعمال کیا جا سکتا ہے وہ خود ہی جا کر یہ کام کر سکتا ہے اور اس پر کوئی شک بھی نہیں کرے گا“...... کوٹو نے کہا۔

”کیا تم اسے یہاں لے کر آ سکتے ہو“...... ڈیانا نے کہا۔

”ہاں وہ میرا دوست ہے اور میں نے بیشتر معلومات جو آپ کو بتائی ہیں اسی سے حاصل کی ہیں“...... کوٹو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو پھر اسے لے آؤ۔ لیکن جلدی کرو تاکہ ہمارے خلاف کوئی ایکشن شروع ہونے سے پہلے ہم خود ایکشن میں آ جائیں“...... ڈیانا نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں لیکن آپ اسے کتنا معاوضہ دیں گی“۔ کوٹو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”تم کتنا کہتے ہو۔ جس سے وہ لالچ میں آ جائے اور ہاں سنو ہمارے پاس کیش موجود نہیں ہے ہم گارنٹیڈ چیک دیں گے جو ہر صورت میں کیش ہوتا ہے“...... ڈیانا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ منگوٹا بیرونی دنیا کے بارے میں مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اس کام کے لئے وہ دس لاکھ

ڈالر سے کم نہیں لے گا“...... کوٹو نے کہا۔

”او کے۔ ہم اسے دس لاکھ ڈالرز کا چیک دیں گے اور تمہیں پانچ لاکھ ڈالر کا لیکن یہ کام ہونا چاہئے“...... ڈیانا نے کہا۔

”میں ایک گھنٹے میں اسے ساتھ لے کر واپس آتا ہوں“۔ کوٹو نے کہا اور تیزی سے پہاڑیوں کی طرف بڑھ گیا۔

”یہ منصوبہ مجھے پورا ہوتا نظر نہیں آتا ڈیانا“...... کرسٹی نے کہا۔

”کیوں وجہ“...... ڈیانا نے چونک کر کہا۔

”اس لئے کہ وہ زیادہ دولت کی لالچ میں ڈاکٹر رابرٹ کو مخبری بھی کر سکتا ہے۔ لالچی آدمی تو ہمیشہ لالچی ہی رہتا ہے“...... کرسٹی نے کہا۔

”لیکن اس کے علاوہ ہمارے پاس اور کوئی راستہ بھی تو نہیں ہے۔ وہاں مکان کے گرد انہوں نے نگرانی کا انتظام کیا ہو گا اور پھر جب وہ کل جدید مشینری سے کام کریں گے تو ہم چار افراد ان پہاڑیوں میں انہیں کیسے ہلاک کر سکتے ہیں اس کے علاوہ قبیلے کا بڑا سردار ان کے ساتھ ہے۔ وہ پورے قبیلے کو بھی ہمارے خلاف حرکت میں لا سکتا ہے“...... ڈیانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہمیں صرف کوٹو اور منگوٹا پر ہی اعتماد کر کے نہیں بیٹھ جانا چاہئے۔ ہمیں خود بھی کچھ کرنا چاہئے“...... کرسٹی نے کہا۔

”کیا کریں بتاؤ تو سہی“...... ڈیانا نے کہا۔

”ہم چاروں طرف سے اس مکان کے گرد گھیرا ڈال لیں۔ اگر

منگوٹا یہ کام کر دے تو ہم فوراً وہاں موجود سب افراد کا خاتمہ کر دیں اور اگر منگوٹا یہ کام نہ کرے تو پھر ہم خود مکان کے اندر گیس بم استعمال کریں اور پھر فائر کھول کر سب کو ہلاک کر دیں''...... کرسٹی نے کہا۔

''لیکن پہاڑیوں کی وجہ سے یہاں فائرنگ کی آوازیں دور تک گونجیں گی اور پھر پورا قبیلہ ہم پر ٹوٹ پڑے گا''...... ڈیانا نے کہا۔

''تو اب اتنے زیادہ افراد کے گلے تو نہیں کاٹے جا سکتے''۔ کرسٹی نے کہا۔

''دیکھو وقت آنے پر معلوم ہو گا کہ کیا کرنا ہے''...... ڈیانا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کوٹو اپنے ساتھ ایک اور مقامی افریقی کو لئے وہاں پہنچ گیا۔

''یہ منگوٹا ہے اور منگوٹا یہ میڈم ڈیانا ہیں اگر تم ان کے ساتھ تعاون کرو گے تو تمہیں نقد رقم جیسا گارنٹیڈ چیک بھی ملے گا اور ایکریمیا کی شہریت اور کسی کلب میں حصہ اور عہدہ بھی''...... کوٹو نے کہا تو ڈیانا نے اس کی بات کی تائید کر دی اور پھر اس نے منگوٹا سے سوالات کر کے پوری پوزیشن معلوم کی اور جب اسے یقین ہو گیا کہ منگوٹا ان کے مدد کرنے کے لئے ہر طرح سے تیار ہے تو اس نے منگوٹا کو دس لاکھ ڈالر کا اور کوٹو کو پانچ لاکھ ڈالر کا چیک دے دیا۔

''اب تم نے ہمیں ساتھ لے کر چلنا ہے''...... ڈیانا نے کہا۔

''آپ کوٹو کے ساتھ آئیں گی۔ کوٹو کو میں نے وہ راستے بتا دیئے ہیں جہاں سے لے کر وہ آپ کو اس مکان تک پہنچا دے گا۔ ڈاکٹر رابرٹ نے مکان کے گرد نگران چھپائے ہوئے ہیں۔ جن کے پاس دوربینیں بھی موجود ہیں اگر ان میں سے کسی نے بھی آپ کو چیک کر لیا تو وہ فوراً فائر کھول دے گا اور پھر پورا ڈیول گروپ آپ پر ٹوٹ پڑے گا اس لئے ان چاروں نگرانوں کا خاتمہ میں پہلے ہی کر دوں گا کیونکہ وہ میری طرف سے محتاط نہ ہوں گے۔ جب میں ان چاروں کو ہلاک کر دوں گا تو میں ان پہاڑیوں میں رہنے والی کٹولی جو چیل جیسی ہوتی ہے کہ آواز میں چیخوں گا اس کے چیخنے کی آواز نہ صرف دور دور تک سنائی دیتی ہے بلکہ کافی دیر تک گونجتی رہتی ہے۔ اس آواز سے سب واقف ہیں اس لئے کسی کو شک نہیں پڑے گا اور پھر آپ وہاں آ کر جو چاہیں کرتے رہیں''...... منگوٹا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ڈیانا نے اس کی بات کی تائید کر دی اور پھر کوٹو، منگوٹا کو چھوڑنے کچھ دور تک گیا تو ڈیانا نے ٹرانسمیٹر پر اپنے ساتھیوں چارلس اور جیمز کو کال کر کے وہاں بلا لیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کوٹو کی رہنمائی میں ایک ٹیڑھے میڑھے راستے پر آگے بڑھنے لگے۔

بڑا سردار ماریو چاروں چھوٹے سرداروں اور بڑے پجاری
سمیت قبیلے کے تقریباً مرکزی علاقے میں موجود اپنے بڑے مکان
کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ فرش پر پہاڑی جانوروں کی کھالیں
بچھی ہوئی تھی اور سب ان کھالوں پر دوزانوں میں بیٹھے تھے۔
دیوار کے ساتھ پشت لگائے بڑا سردار ماریو بیٹھا ہوا تھا جبکہ چاروں
سردار اس کے سامنے دوزانوں حالت میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک
سائیڈ پر بڑا پجاری بیٹھا ہوا تھا۔ یہ اس بڑے پجاری کا بڑا بیٹا تھا۔
بڑا پجاری جسے اغوا کر لیا گیا تھا اور پھر اس کی واپسی نہ ہو سکی تھی
اس لئے اس کی جگہ اس کے بڑے بیٹے کو بڑا پجاری بنا دیا گیا تھا۔
اس وقت یہ میٹنگ اس لئے ہو رہی تھی کہ سات افراد کے ایک
گروپ جس کا سربراہ ڈاکٹر رابرٹ تھا جو پہلے بڑے پجاری کے
پاس منگوٹا کے ساتھ آیا تھا۔ منگوٹا بڑے پجاری کا دوست تھا اور پھر
منگوٹا اور ڈاکٹر رابرٹ نے مل کر بڑے پجاری کو قائل کر لیا تھا کہ

اگر وہ انہیں اپنے قبیلے میں جگہ دے اور انہیں پہاڑیوں سے انتہائی
قیمتی کلاسیم دھات نکالنے میں مدد کرے تو ہ آدھی دھات کی قیمت
انہیں دے گا۔ اس کے بعد ڈاکٹر رابرٹ بڑے سردار ماریو سے بھی
ملا تھا اور اسے ایڈوانس میں بھاری معاوضہ دیا تھا لیکن چونکہ یہ
فیصلہ اکیلا بڑا سردار یا بڑا پجاری نہ کر سکتا تھا اس لئے وہ سب وہاں
جمع ہوئے تھے تاکہ آپس میں مشاورت کر کے بہتر فیصلہ کیا جا سکے
اور اس وقت یہ سب اسی بات پر بحث کر رہے تھے۔

''اس دھات کے پیچھے اس وقت تین گروپ ہیں سردار ماریو۔
ایک گروپ ایکریمیز کا ہے یہ وہ گروپ ہے جو میرے باپ بڑے
پجاری کو اغوا کر کے لے گیا تھا اور پھر پتہ چلا کہ انہیں ہلاک کر دیا
گیا ہے۔ دوسرا گروپ ڈاکٹر رابرٹ کا ہے اور تیسرا گروپ سامنے
تو نہیں آیا لیکن بتایا گیا ہے کہ ان کا تعلق کسی ایشیائی ملک پاکیشیا
سے ہے۔ اس لئے اگر آپ کسی ایک گروپ سے معاہدہ کریں گے
تو باقی دو گروپ ہمارے خلاف کارروائی شروع کر دیں گے''۔
بڑے پجاری نے کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر رابرٹ کا گروپ کامیاب رہے گا
کیونکہ واگو پہاڑیوں میں خوفناک زلزلے آتے رہتے ہیں اور وہ
دھات نجانے کہاں دفن ہو گئی ہو۔ اب وہ دھات انتہائی جدید ترین
مشینری کے استعمال کے بغیر حاصل نہیں کی جا سکتی اور جدید مشینری
صرف ڈاکٹر رابرٹ گروپ کے پاس ہے۔ ایکریمیز کی تعداد صرف

چار ہے دو عورتیں اور دو مرد یہ لوگ ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں“...... بڑے سردار ماریو نے کہا۔

”سردار یہ مت بھولو کہ ایکریمیا بہت بڑی طاقت ہے۔ ان چار افراد کا انتقام لینے کے لئے ایکریمیا کی فوج ہم پر حملہ کر سکتی ہے۔ پھر نہ ہی ہم رہیں گے اور نہ ہمارا قبیلہ۔ اس لئے ہمیں جو بھی کرنا ہے سوچ سمجھ کر کرنا ہے“...... ایک چھوٹے سردار نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں ان تینوں گروپس کو آپس میں لڑنے دینا چاہئے پھر جو جیت جائے اس سے معاہدہ کر لیا جائے“۔ ایک اور چھوٹے سردار نے کہا۔

”نہیں اس سے سوائے وقت ضائع کرنے کے اور کچھ نہیں ہو گا“...... بڑے سردار نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تو پھر ٹھیک ہے تم ڈاکٹر رابرٹ کو اجازت دے دو لیکن خود اس کی کوئی ضمانت نہ لو پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا“...... ایک اور چھوٹے سردار نے کہا۔

”یہ گروپ بھی تو صرف سات افراد پر مشتمل ہے۔ کیا یہ دھات نکال لے گا“...... بڑے پجاری نے کہا۔

”ہاں وہ اس کام میں ماہر ہیں“...... بڑے سردار نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ باہر سے ایک آواز سنائی دی۔

”منگوٹا حاضر ہونا چاہتا ہے“...... کوئی اونچی آواز میں کہہ رہا

تھا۔

”آ جاؤ اندر“...... بڑے سردار نے اونچی آواز میں کہا۔

”یہ تو ڈاکٹر رابرٹ کا گائیڈ ہے۔ یہ ڈاکٹر رابرٹ کی سفارش کرنے آیا ہوگا“...... بڑے پجاری نے کہا۔

”ہم اس کی سفارش کیوں مانیں گے۔ سردار ہم ہیں۔ یہ کون ہوتا ہے“...... بڑے سردار نے کہا۔ اسی لمحے ایک مقامی افریقی اندر داخل ہوا اور اس نے اپنے سر پر دونوں ہاتھ رکھ کر شیطان کی قسم کھائی کہ وہ سچ بولے گا۔

”ہاں بولو کیا کہنا چاہتے ہو“...... سردار ماریو نے اسے بولنے کی اجازت دیتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر رابرٹ اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے“۔ منگوٹا نے کہا تو چند لمحوں تک کمرے میں گہرا سکوت سا طاری رہا لیکن پھر جیسے کمرے میں خوفناک دھماکہ ہو گیا ہو اس طرح بڑا سردار، چھوٹے سردار اور بڑا پجاری سب بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو منگوٹا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ سچ بولو اپنے سر پر دونوں ہاتھ رکھ کر“...... بڑے پجاری نے بھی چیختے ہوئے کہا۔

”منگوٹا اگر کوئی فریب ہوا تو شیطان کی لعنت تم پر پڑے گی“...... بڑے پجاری نے بھی چیختے ہوئے کہا۔

"شیطان کی قسم میں جو کچھ کہہ رہا ہوں سچ ہے"...... منگوٹا نے پہلے کی طرح دونوں ہاتھ سر پر رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ سب کیسے ہوگیا کس نے کیا"...... بڑے سردار نے واپس فرش پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی بڑا پجاری اور چاروں چھوٹے سردار بھی اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے البتہ منگوٹا ایک سائیڈ پر کھڑا رہا۔

"مجھے ایکریمینز نے اپنے آدمی کوٹو کے ذریعے بلوایا اور کہا کہ ان کے پاس ایسی گیس ہے کہ وہ چاہیں تو پورے قبیلے کو دیکھتے ہی دیکھتے اس گیس کی مدد سے ہلاک کر دیں۔ جب میں نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا تو انہوں نے کہا کہ وہ اس کا تجربہ کر کے دکھا سکتے ہیں لیکن میں نے انہیں کسی گھر پر گیس پھیلانے سے منع کر دیا جس پر انہوں نے کہا کہ انہیں اطلاع مل چکی ہے کہ ڈیول گروپ مشینری سمیت بڑے سردار کا مہمان ہے وہ ان پر تجربہ کر کے ہمیں دکھا سکتے ہیں تاکہ میں جا کر بڑے سردار اور بڑے پجاری کو بتادوں کہ یہ دھات ایکریمیا کی ملکیت ہے۔ وہ اسے حاصل کر کے آدھی قیمت قبیلے والوں کو ادا کر دیں گے تاکہ قبیلے کا بڑا سردار، چاروں چھوٹے سردار اور بڑا پجاری سب خوشحال ہو سکیں۔ ورنہ وہ پورے قبیلے کا خاتمہ کر دیں گے جس پر میں نے انہیں تجربہ دکھانے کے لئے کہا تاکہ میں جا کر بڑے سردار اور بڑے پجاری کو بتا سکوں۔ چنانچہ وہ میرے ساتھ اس مکان پر آئے

جہاں ڈاکٹر رابرٹ اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ ڈاکٹر رابرٹ نے دونگران پہاڑی چٹانوں کے پیچھے بیٹھا رکھے تھے۔ ان دونوں کو ایکریمینز نے اچانک چھاپ کر مار دیا ان کی گردنیں توڑ دی گئیں پھر ڈیانا نے اس مکان کے اندر ایک گولہ سا پھینکا جس کے پھٹنے کا ہلکا سا دھماکا سنائی دیا اور پھر خاموشی طاری ہوگئی۔ پھر ڈیانا مجھے ساتھ لے کر اندر گئی تو وہاں ڈاکٹر رابرٹ اور اس کے ساتھی مردہ حالت میں پڑے تھے۔ ڈیانا نے کہا کہ اس کے پاس اتنی گیس موجود ہے کہ وہ پورے قبیلے کا خاتمہ کر سکتی ہے لیکن وہ ایسا کرنا نہیں چاہتی۔ اس لئے اس نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ میں آپ کو سچ سچ بتا دوں اور پھر میں اسے آپ کے فیصلے سے آگاہ کر دوں"...... منگوٹا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا البتہ وہ اپنے گارنٹیڈ چیک کی بات چھپا گیا تھا تاکہ بڑا سردار یا بڑا پجاری یا چھوٹے سرداروں میں سے کوئی بھی اس سے یہ چیک چھین نہ سکے۔

"منگوٹا نے دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر شیطان کی قسم کھائی ہے اس لئے منگوٹا سچ بول رہا ہے اور ایکریمیا واقعی بے حد طاقتور ملک ہے۔ وہ پورے قبیلے پر موت بھیج سکتا ہے"...... بڑے سردار نے کہا۔

"ہمیں شیطان بچا لے گا"...... بڑے پجاری نے کہا۔

"شیطان تو ہمیں تب بچائے گا جب ہمارے ساتھ دھوکہ کیا

جائے گا اور یہاں کوئی دھوکہ نہیں سیدھا سادا سودا ہے''...... ایک
چھوٹے سردار نے کہا۔

''تیسرے گروپ کا کیا ہو گا''...... ایک اور چھوٹے سردار نے
کہا۔

''یہ گروپ آپس میں نمٹتے رہیں۔ ہم اس سے سودا کریں گے
جو کامیاب رہے گا''...... اس بار ایک اور چھوٹے سردار نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم ایکریمینز سے معاہدہ کرنے کے لئے تیار
ہیں بشرطیکہ وہ ہمیں بڑی رقم پیشگی دیں اور جلد از جلد دھات نکال
کر اس کو فروخت کر کے ہمیں ہمارا حصہ دے دیں''...... بڑے
سردار نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو بڑے پجاری اور چاروں چھوٹے
سرداروں نے سر ہلا کر اس کے فیصلے کو تسلیم کر لیا۔

''جاؤ منگوٹا۔ اس ڈیانا کو یہاں لے آؤ تا کہ اس سے معاہدہ
مکمل کیا جا سکے''...... بڑے سردار نے اس بار منگوٹا سے کہا تو منگوٹا
نے سر جھکا کر سلام کیا اور پھر وہ مڑ کر واپس چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت جیپ پر سوار گارگو کے بتائے
ہوئے راستے پر چلتا ہوا پہاڑیوں کے عقبی طرف تقریباً وہاں پہنچ گیا
تھا جہاں اوپر چھوٹا سا پہاڑی جنگل تھا جس میں وہ چھپر بنا ہوا تھا
جہاں بقول گارگو کے بلیک سٹار کے سپر ایجنٹ ڈیانا اور اس کے تین
ساتھی چھپے ہوئے تھے۔ جیپ تو انہوں نے کافی پیچھے روک دی تھی
کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ بلیک سٹار کے ایجنٹس جدید ترین آلات
اور دوربینوں کی مدد سے دور دور تک کا مسلسل جائزہ لے رہے ہوں
گے۔

''شابو تم اوپر جا کر کوشش کرو کہ ہم ان کی نظروں میں نہ آ
سکیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں مقامی سمجھ کر نظر انداز کر دیں۔ تم جاؤ
اور رپورٹ لے آؤ تا کہ اس رپورٹ کی روشنی میں ہم آگے بڑھ
سکیں''...... عمران نے شابو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''لیس سر۔ آپ فکر نہ کریں میں ایسے راستوں سے جاؤں گا کہ

وہ مجھے نہ دیکھ سکیں گے"...... شابو نے کہا اور آگے بڑھ گیا جبکہ عمران اور اس کے ساتھی وہیں رک گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد شابو ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

"عجیب مشن ہے یہ بس بھاگ دوڑ ہی بھاگ دوڑ ہے"۔ جولیا نے ایک چٹان پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بزرگوں کا قول ہے کہ ملتا اسے ہے جو کوشش کرتا ہے مطلب ہے بھاگ دوڑ کرتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا کہ کوئی غیر ارضی دھات جو کسی شہاب ثاقب کے ذریعے یہاں پہاڑیوں میں گری ہو اور پھر زلزلوں کی وجہ سے نجانے کہاں اور کتنی گہرائی میں پڑی ہو اور پھر یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اسے وہاں سے کیسے نکالا جا سکتا ہے اس دھات کو نکالنے کے لئے ہم کام کر رہے ہیں لیکن ہم کیسے یہ کام کر سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"دھاتیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک کو ارضی دھات کہا جاتا ہے۔ یہ دھات زمین میں ہی پیدا ہوتی ہے اور وہیں موجود ہوتی ہے اور وہ اس جگہ پر مکمل طور پر ایڈجسٹ ہوتی ہے۔ اسے نکالنے اور اکٹھا کرنے کا طریقہ اور ہے اور دوسری قسم کی غیر ارضی دھات جو خلاء میں سے کسی نا معلوم جگہ سے کسی شہاب ثاقب کے ذریعے زمین پر آتی ہے تو اسے زیادہ جلدی اور آسانی سے نکالا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اس غیر ارضی دھات کو دونوں ہاتھوں میں اکٹھا کر کے اٹھا لیں گے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاتھوں کو زحمت دینے کی کیا ضرورت ہے ہمیں دیکھتے ہی دھات خود بخود خوش آمدید خوش آمدید کہتی ہوئی باہر آ جائے گی"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو جولیا بھی ہنس پڑی۔

"دونوں کو نکالنے کے لئے مشینری کی ضرورت ہے لیکن غیر ارضی دھات کو نکالنے والی مشینری چھوٹی اور مختصر ہوتی ہے اور کام بھی جلدی ہو جاتا ہے جبکہ ارضی دھات نکالنا ایک پورا پراجیکٹ ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر ہم خالی ہاتھ کیسے دھات حاصل کریں گے یہ خود مختیار افریقی ملک ہے یہ ہمیں کیوں دھات نکالنے دے گا"...... جولیا نے کہا۔

"یہ دھات اس ملک کی ملکیت نہیں ہے۔ یہ خلا سے آئی ہے یہ ٹھیک ہے کہ پہنچی یہاں ہے لیکن اسے جو بھی نکال لے اسی کی ہوگی"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"یہ تو تم نے مجھے میرا بچپن یاد دلا دیا ہے۔ بچپن میں ہم بچے گیند کھیلا کرتے تھے۔ گیند جس کے قبضے میں چلی جاتی اسی کی ہو جاتی تھی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واہ پریوں کی چھینا جھپٹی اور آخر میں ایک پری کا قبضہ

خوبصورت منظر ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''پریاں کیا مطلب۔ سوئٹزرلینڈ میں پریاں کہاں سے آ گئیں۔ میں بچوں کی بات کر رہی ہوں اور تمہیں پریاں یاد آ رہی ہیں''۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''سنا تو یہی ہے اور ہے بھی سچ کہ سوئٹزرلینڈ میں پریاں رہتی ہیں اور گیند پر قبضہ کرنے کے بعد اسے پوری زندگی قبضے میں رہنا پڑتا ہے۔ ویسے گیند بھی بے حد خوش ہوتی ہو گی کہ چلو پری کے قبضے میں ہے کسی چڑیل کے قبضے میں تو نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا کہہ رہے ہو''...... جولیا نے حیرت بھرے اور قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میری مثال لے لو میں بھی گیند کی طرح ہوں اور سوئس پری کے قبضے میں ہوں''...... عمران نے شرارت بھری نظروں سے جولیا کو دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار شرماتے ہوئے منہ دوسری طرف کر لیا وہ اب سمجھ گئی تھی کہ عمران نے یہ ساری باتیں کس تناظر میں کی تھیں۔

''باس''...... اچانک ایک طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

''اگر آپ اجازت دیں تو میں اور جوانا قبیلے میں جا کر حالات چیک کریں ہمیں وہ لوگ خوش آمدید کہیں گے''...... جوزف نے کہا۔

''ابھی نہیں شابو کو واپس آنے دو۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں بڑا سردار

بننے کی ضرورت پڑ جائے''...... عمران نے کہا۔

''یہ بڑا سردار کیسے بن سکتا ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''افریقہ میں کسی بھی وقت کسی بھی سردار کو چیلنج کیا جا سکتا ہے۔ وہاں ایسے چیلنج کے لئے طویل عرصے پرانی روایات موجود ہیں۔ ان روایات کے مطابق مقابلہ ہوتا ہے اور سردار کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ میں نے یہ بات اس لئے کی ہے کہ ہو سکتا ہے بڑا سردار ڈیول گروپ یا بلیک سٹار کے ساتھ مل جائے تو پھر جوزف کے ذریعے اسے ہٹا کر ہم دھات کو اپنے قبضے میں لے سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''شابو آ رہا ہے ماسٹر''...... ایک طرف کھڑے جوانا نے کہا تو عمران چونک پڑا۔ تھوڑی دیر بعد شابو واپس آ گیا لیکن اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

''کیا ہوا شابو۔ تمہارا چہرہ لٹکا ہوا کیوں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''حالات ہمارے موافق نہیں ہیں ہم سب شدید خطرے میں ہیں اس لئے ہمیں جلد از جلد یہاں سے واپس چلے جانا چاہئے''...... شابو نے کہا۔

''واپسی کا لفظ آئندہ زبان پر مت لانا ورنہ زبان گدی سے کھینچ کر باہر پھینک دوں گا۔ بتاؤ کیا حالات ہیں''...... عمران نے غراتے

ہوئے لہجے میں کہا تو شابو کے چہرے پر خوف کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات بھی ابھر آئے۔

"یہاں دو گروپ موجود تھے ایک ایکریمیز کا گروپ جو یہاں اس جگہ موجود تھا اور دوسرا ڈیول گروپ بھی یہاں پہنچ گیا تھا اس کے ساتھ دھات نکالنے والی جدید مشینری بھی تھی۔ اس گروپ کے سربراہ ڈاکٹر رابرٹ نے بڑے سردار ماریو سے معاہدہ کر لیا اور بڑے سردار نے انہیں ایک طرف بنے ہوئے مکان میں ٹھہرا دیا۔ ایکریمیز کو ان کے بارے میں علم ہو گیا تو انہوں نے اس مکان کو جا کر گھیر لیا۔ باہر موجود نگران ہلاک کر دیئے اور مکان کے اندر ایک گولہ پھینک دیا اور اندر موجود ڈیول گروپ کے سب افراد ہلاک ہو گئے"...... شابو نے کہا۔

"اب یہ ایکریمیز کہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ان کا چونکہ بڑے سردار سے باقاعدہ معاہدہ ہو چکا ہے اور بڑے پجاری اور چاروں چھوٹے سرداروں نے بھی اس معاہدے کو قبول کر لیا ہے اس لئے اب وہ قبیلے کے اندر واقع پورے قبیلے کی مہمان گاہ میں ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اب پورا قبیلہ ان کی حفاظت کرنے کا پابند ہے"...... شابو نے جواب دیا۔

"وہ یہاں رہ کر کیا کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ڈیول گروپ جو مشینری لایا تھا وہ بھی ان کے قبضے میں ہے۔ کل ان کے ماہرین ایکریمیا سے یہاں پہنچ رہے ہیں اور پھر ان

کے ماہرین اس مشینری کی مدد سے واگو پہاڑیوں سے وہ قیمتی دھات نکال لیں گے اور ساتھ ہی پورے قبیلے کو اتنی دولت مل جائے گی کہ سارا قبیلہ خوشحال ہو جائے گا۔ یہ سب شیطان کی طرف سے تحفہ ہے"...... شابو نے کہا۔

"اگر ہم سارے قبیلے کو اکٹھا کر کے ان سے بات کرنا چاہیں تو ہمیں کیا کرنا ہو گا"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"آپ کو بڑے سردار اور بڑے پجاری سے اجازت لینی ہو گی لیکن اب ایکریمیز سے معاہدے کے بعد وہ اجازت نہ دیں گے"...... شابو نے جواب دیا۔

"باس آپ میرے ساتھ چلیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ شیطان کے پجاری میری بات کیسے نہیں مانتے"...... جوزف نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم ان سے معاہدہ کرنا نہیں چاہتے اور پورے قبیلے کا خاتمہ بھی نہیں کر سکتے۔ پھر ان ایکریمیز کے پاس جدید ترین اسلحہ بھی ہے اور وہ جدید ترین مشینری سے آسانی سے دھات بھی نکال لیں گے اور وہاں جانے پر قبیلہ بھی ہمارا دشمن ہو جائے گا اور یہ وحشی لوگ ہیں۔ ہمیں کوئی اندھا دھند اقدام نہیں کرنا چاہئے"...... عمران نے فکر بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم ناکامی کے بارے میں سوچ رہے ہو"...... جولیا نے

غصیلے لہجے میں کہا۔

"شابو ہماری جیپ کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"موجود ہے۔ جہاں چھوڑی تھی"...... شابو نے جواب دیا۔

"تو چلو۔ ہمیں قریبی شہر جانا ہو گا۔ قریبی شہر اس طرف سے روگا ٹاؤن ہے نا"...... عمران نے کہا۔

"لیس سر"...... شابو نے جواب دیا۔

"آؤ ہم روگا ٹاؤن میں رات گزاریں گے جبکہ شابو یہاں رہے گا اور شابو ہمیں ٹرانسمیٹر کے ذریعے اطلاع دے گا کہ کب ماہرین آئے اور دھات نکالی جا رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھ گیا۔ آپ ان پر اس وقت ہاتھ ڈالنا چاہتے ہیں جب وہ دھات نکال چکے ہوں"...... شابو نے کہا۔

"ہاں۔ اس طرح ہم باقی الجھنوں سے بچ جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ تم نے اچھا فیصلہ کیا ہے"...... جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ڈیانا اپنے ساتھیوں سمیت قبیلے کے تقریباً درمیان میں واقع ایک بڑے گھر میں موجود تھی۔ ڈیول گروپ کے ڈاکٹر رابرٹ اور اس کے ساتھیوں کا سائنائیڈ گیس کے ذریعے خاتمہ کر دیا گیا تھا۔ سائنائیڈ دنیا کا سب سے خطرناک زہر سمجھا جاتا ہے اور اس کی زہریلی گیس کسی بھی جاندار کو چند لمحوں میں ہلاک کر دیتی ہے اور اس گیس کا بم ڈیول گروپ کے مکان میں پھینک کر ان سب کا خاتمہ کر دیا گیا تھا۔ پھر منگوٹا کی مدد سے ڈیانا نے قبیلے کے بڑے سردار، بڑے پجاری اور چاروں چھوٹے سرداروں سے تفصیل سے بات چیت کر کے ان سے معاہدہ کر لیا تھا کہ آدھی دھات کی قیمت انہیں ادا کرے گی اور اس نے ایکریمیا سے دھات نکالنے کے ماہرین کو بھی فوری طور پر یہاں کال کر لیا تھا جبکہ دھات نکالنے کی جدید ترین مشینری پہلے سے ہی یہاں موجود تھی۔ یہ مشینری ڈیول گروپ کا چیف ڈاکٹر رابرٹ اپنے ساتھ لایا تھا۔

"میڈم ڈیانا۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ عین موقع پر یہاں پہنچ جائیں"...... چارلس نے کہا۔

"میری بڑے سردار اور دوسرے لوگوں سے اس بارے میں تفصیلی بات ہوئی ہے۔ ان کے قبیلے تک پہنچتے ہی بڑے سردار کے حکم پر انہیں قبیلے والے ہی ہلاک کر دیں گے اس لئے اس بارے میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے"...... ڈیانا نے کہا۔

"گڈ۔ جب پورا قبیلہ بڑے سردار کی کال پر ان کے خلاف حرکت میں آ جائے گا تو وہ کس طرح بچ سکتے ہیں"...... کرسٹی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ پورے قبیلے کے سامنے وہ کیا کر سکتے ہیں۔ قبیلے والوں کے ہاتھوں مرنا ان کا مقدر ہو چکا ہے"...... ڈیانا نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی منگوٹا مکان میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے چار لمبے قد اور بھاری جسم کے افراد تھے۔ یہ معدنیات نکالنے کے ماہر تھے جو ایکریمیا سے ہوائی جہاز کے ذریعے قریبی ٹاؤن پہنچے اور پھر وہاں سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں پہنچے تھے۔ ان کا سربراہ ڈاکٹر ہنری تھا۔ اس نے اپنا تعارف کرایا تو ڈیانا نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا اور پھر انہوں نے وہاں بیٹھ کر شراب پی۔ اس دوران ڈیانا نے انہیں تفصیلی صورت حال بتا دی۔

"لیکن یہ تو انتہائی قیمتی دھات ہے میڈم۔ آپ نے قبیلے

والوں سے کیوں سودا کر لیا۔ اس کا تو ایک ایک ذرہ بے حد قیمتی ہے"...... ڈاکٹر ہنری نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن اگر میں سودا نہ کرتی تو تم یہاں اس طرح آ کر اطمینان سے نہ بیٹھے ہوتے۔ یہ قبیلے والے تمہیں گھیر چکے ہوتے اور سنو ہم ایکریمین اتنے احمق نہیں ہیں کہ اس قدر قیمتی دھات ان احمقوں کے حوالے کر دیں یا اس قدر رقم انہیں قیمت کے طور پر دے دیں"...... ڈیانا نے کہا۔

"تو پھر آپ کا منصوبہ کیا ہے"...... ڈاکٹر ہنری نے کہا۔

"جیسے ہی تم کامیاب ہو گئے تو ہم سب معدنیات سمیت ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں سے کسی ٹاؤن اور پھر وہاں سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا چلے جائیں گے پھر قبیلے والے ہمیں تلاش کرتے رہ جائیں گے"...... ڈیانا نے کہا۔

"لیکن میڈم ڈیانا۔ یہ دھات اکٹھی تو نہیں مل سکتی۔ یہ تو ہمیں مسلسل تلاش کرنے کے بعد تھوڑی تھوڑی نکالنی پڑے گی۔ اس کام میں ایک ہفتہ بھی لگ سکتا ہے اور ایک مہینہ بھی۔ اس صورت میں آپ کیسے قبیلے والوں کو روک سکیں گی"...... ڈاکٹر ہنری نے کہا۔

"آپ فکر مت کریں۔ آپ جو کچھ نکالیں گے اسے منگوٹا کے ذریعے آپ ہم تک پہنچا دیں گے۔ ہم اسے سٹور کر لیں گے۔ قبیلے والوں کو یہی بتایا جائے گا کہ تلاش جاری ہے۔ جب پوری دھات مل جائے گی تو ہم دھات سمیت یہاں سے رفوچکر ہو جائیں

گے“...... ڈیانا نے کہا۔

”ایسا ممکن نہیں ہے میڈم ڈیانا۔ یہ دھات ایسی نہیں ہے کہ کسی شاپر میں یا کسی اور چیز میں ڈال کر آپ تک پہنچا دی جائے۔ اسے تلاش کرنے کے بعد اکٹھی ہی نکالنی ہو گی کیونکہ یہ مقدار میں خاصی کم ہو گی اس لئے جب نکلنے پر آئے گی تو چند گھنٹوں میں پوری دھات باہر آ جائے گی۔ پھر وہ کائی کے سبز بیگز میں ڈالنی ہو گی۔ ان بیگز کو سنبھالنے کے لئے پیرا شوٹ کپڑے کے مخصوص بیگ چاہئیں جو ہم ساتھ لے آئے ہیں۔ یہ دھات انہی بیگز میں محفوظ رہ سکتی ہے“...... ڈاکٹر ہنری نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ کام کریں جب تک آپ وہاں کام کرتے رہیں گے قبیلے والے اور ان کے سردار اور پجاری سب مطمئن رہیں گے اور جب کام ختم ہونے والا ہو گا تو ہم ہیلی کاپٹر کو وہاں پہاڑیوں پر ہی کال کر لیں گے اور پھر دھات کے بیگز ہیلی کاپٹر میں رکھ کر ہم پرواز کر جائیں گے اور مشن مکمل“...... ڈیانا نے کہا تو ڈاکٹر ہنری اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

روگا ٹاؤن نہ کوئی بڑا شہر تھا او نہ ہی چھوٹا سا قصبہ تھا۔ وہ درمیانے درجے کا شہر تھا۔ چونکہ ٹاؤن اس راستے پر پڑتا تھا جہاں سے اسمگلنگ کا سامان گزرتا رہتا تھا اس لئے یہاں ہوٹل بھی موجود تھے اور گہما گہمی بھی۔ چونکہ یہ ٹاؤن ایک پہاڑی سڑک پر واقع تھا جس پر نگرانی کے لئے کوئی چوکی قائم نہ کی گئی تھی اس لئے اس سڑک کو اسمگلنگ کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت روگا ٹاؤن کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ انہیں یہاں آئے ہوئے چار روز گزر چکے تھے۔ شابو کو عمران نے وہیں قبیلے میں بھجوا دیا تھا تاکہ وہ انہیں تازہ ترین حالات سے آگاہ کر سکے۔

”تم نے آخر کوئی نہ کوئی منصوبہ تو بنایا ہی ہو گا“...... جولیا نے کہا۔

”پہلے بلیک سٹار کا منصوبہ سامنے آ جائے پھر ہی کوئی منصوبہ

بندی ہوسکتی ہے“...... عمران نے کہا۔

”شابو روز تمہیں رپورٹ تو دے رہا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں اور اس کی رپورٹس کے بعد ایکریمیا کا ایک منصوبہ میرے ذہن میں آ رہا ہے“...... عمران نے کہا۔

”کیا“...... جولیا نے چونک کر کہا۔

”یہ ایکریمینز شیطان کے پجاریوں سے بھی بڑے شیطان کے پجاری ہیں۔ یہ لامحالہ ان قبیلے والوں سے بڑھ چڑھ کر وعدہ کریں گے لیکن عین آخری لمحات میں یا تو ایکریمینز فوج کے ہیلی کاپٹرز یہاں پہنچ جائیں گے اور ظاہر ہے قبیلے والے ان سے لڑ نہیں سکیں گے اور وہ دھات سمیت ایکریمیا پہنچ جائیں گے یا دوسری صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ وہ انہیں بھاری مالیت کا چیک دیں اور پھر چیک کیش نہ ہو۔ کیونکہ قبیلے والے تو اس دھات کو نہ ذخیرہ کر سکتے ہیں اور نہ کسی ملک کو فروخت کر سکتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر قبیلے والے کیوں یہ معاہدہ کر رہے ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”قبیلے کے وہ لوگ جو بیرونی دنیا میں کچھ عرصہ گزار چکے ہیں۔ وہ کرنسی نوٹوں یا گارنٹیڈ چیک کی اہمیت کو جانتے اور سمجھتے ہیں اور ان میں بڑا سردار، بڑا پجاری اور چاروں چھوٹے سردار بہرحال شامل ہیں اور انہی لوگوں نے یہ معاہدہ کیا ہے“...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر رکھے

ٹرانسمیٹر سے مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کی فریکوئنسی دیکھی۔ کال شابو کی طرف سے تھی۔ عمران نے نہ صرف رابطے کا بٹن پریس کر دیا بلکہ لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ شابو کالنگ۔ اوور“...... رابطہ ہوتے ہی شابو کی آواز سنائی دی۔ عمران نے اسے ٹرانسمیٹر کا استعمال اچھی طرح سمجھا دیا تھا اور شابو بھی ذہین آدمی تھا کہ جلد ہی اس بارے میں سب کچھ جان گیا تھا۔

”یس مائیکل اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”جناب۔ بڑی اہم رپورٹ دے رہا ہوں۔ اوور“...... شابو نے افریقیوں کے مخصوص انداز میں تجسس پیدا کرنے کے لئے کہا۔

”بولو۔ اوور“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”جناب۔ میں نے چھپ کر ایکریمینز کی آپس کی باتیں سن لی ہیں۔ وہیں دھات والی پہاڑیوں پر یہ بات چیت ہوئی تھی۔ اوور“...... شابو نے کہا۔

”کس کس کے درمیان بات چیت ہوئی تھی اور تمہیں انہوں نے وہاں کیسے برداشت کر لیا۔ اوور“...... عمران نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہاں بڑے سردار کی طرف سے پچاس آدمی تعینات ہیں جن کے پاس نیزے ہیں۔ منگوٹا بھی وہاں بڑے سردار کی نمائندگی کر رہا

ہے اور میں بڑے پجاری کی۔ اوور''...... شابو نے جواب دیا تو
عمران کے ماتھے پر آئے بل دور ہو گئے۔
''کیا باتیں سنی ہیں۔ تفصیل سے بتاؤ''...... عمران نے کہا۔
''ایکریمین ماہرین پہاڑیوں کی گہرائیوں میں موجود دھات تک
پہنچنے والے ہیں۔ یہ دھات سبز رنگ کی کائی کے تھیلوں میں سٹور کی
جائے گی جسے ایکریمین اپنے ساتھ لائے ہوئے پیرا شوٹ کلاتھ
کے بنے ہوئے مخصوص تھیلوں میں ڈال کر لے جائیں گے اور ان کا
منصوبہ یہ ہے کہ جب یہاں کام ختم ہو جائے گا تو وہ گن شپ اور
ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر یہاں کال کریں گے۔ پھر ان پچاس نیزہ
بردار قبیلے والوں کا خاتمہ کر کے دھات کے تھیلوں سمیت واپس چلے
جائیں گے اور اگر ضروری ہوا تو بڑے سردار اور بڑے پجاری کو بھی
ہلاک کر دیا جائے گا۔ بہرحال وہ نہ دھات کا ایک ذرہ کسی اور کو
دینا چاہتے ہیں اور نہ اس کا معاوضہ۔ اوور''...... شابو نے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔
''اس شیطان کے پجاری قبیلے میں کل مرد کتنے ہوں گے۔
اوور''...... عمران نے پوچھا۔
''ایک ہزار کے قریب ہوں گے۔ بوڑھوں، عورتوں اور بچوں
سے ہٹ کر۔ اوور''...... شابو نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے میں
حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔ شاید اسے عمران کے اس سوال کی کوئی وجہ
تسمیہ سمجھ نہ آئی تھی۔

''اور لڑنے والے کتنے ہوں گے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔
''یہ سب لڑنے والے ہی ہیں جناب۔ اگر یہ لڑنا نہ جانتے
ہوں تو دوسرے قبیلے والے انہیں اپنا غلام بنا لیں۔ یہ بھوک سے مر
جائیں کیونکہ شکار صرف یہ لڑنے والے ہی کر سکتے ہیں۔ اوور''......
شابو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
''یہ کس کا حکم مانتے ہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔
''بڑے سردار کا۔ چھوٹے سردار لڑنے والوں سے ہٹ کر
عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کے سردار ہیں۔ پجاری معبد کا رکھوالا
ہے۔ وہ معبد کی حفاظت کے لئے بڑے سردار کو بھی حکم دے سکتا
ہے۔ اوور''...... شابو نے کہا۔
''کیا تم جانتے ہو کہ اس قبیلے میں سردار کو چیلنج کیا جائے تو
فیصلہ کس بات پر ہوتا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔
''ہاں۔ پچھلے سال کسی اور قبیلے کے وحشی نے بڑے سردار کو چیلنج
کیا تھا لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکا اور اسے سزا کے طور پر ہلاک کر
دیا گیا تھا۔ اوور''...... شابو نے کہا۔
''کیا کرنا ہوتا ہے کامیابی کے لئے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔
''آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ آپ تو اسے چیلنج نہیں کر سکتے۔
صرف قبیلے والا یا کوئی افریقی چیلنج کر سکتا ہے۔ اوور''...... شابو نے
کہا۔
''تم بتاؤ۔ ان باتوں کو چھوڑو۔ اوور''...... عمران نے سرد لہجے

میں کہا۔

"سرداری کے لئے چیلنج کرنے والوں کو دو امتحانوں میں کامیاب ہونا پڑتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ وہ نیزہ مار کر ہوا میں اڑنے والی کالی چڑیا کو مار گرائے اور دوسری یہ کہ وہ خالی ہاتھوں افریقی چیتے کو ہلاک کر دے۔ اوور"...... شابو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کالی چڑیا کون سی ہوتی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"کالے رنگ کی چڑیا جس پر زرد رنگ کے نقطے ہوتے ہیں۔ یہ خاص افریقی چڑیا ہے۔ بے حد پھرتیلی اور تیز رفتار۔ اسے پہلے ہوا میں اڑایا جاتا ہے۔ اس کی عادت ہے کہ وہ راؤنڈ کر کے واپس آتی ہے لیکن بے حد تیزی سے گھومتی ہوئی جاتی ہے۔ اسے نشانہ بنانا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ اوور"...... شابو نے کہا۔

"اور چیتا کہاں سے آتا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"سردار کے پاس ہر وقت چار چیتے رہتے ہیں۔ یہ بچے پالے جاتے ہیں اور بڑے کر کے انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اس وقت بڑے سردار کے پاس چار جوان چیتے ہیں۔ اس کا شکار اور وہ بھی خالی ہاتھوں ناممکن ہے۔اوور"...... شابو نے کہا۔

"چیلنج کرنے کا کیا طریقہ ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"قبیلے کا کوئی آدمی یا کوئی افریقی قبیلے میں جا کر اعلان کر دے کہ وہ قبیلے کے سردار کو چیلنج کرتا ہے تو بڑے پجاری اور چاروں

چھوٹے سرداروں کا فریضہ ہے کہ وہ جلد از جلد اس مقابلے کو منعقد کرائیں۔ اوور"...... شابو نے کہا۔

"اچھا اب جیسے ہی دھات نکلنا شروع ہو جائے تو تم نے مجھے فوراً اطلاع دینی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"جہاں تک میرا اندازہ ہے آج شام سے پہلے دھات نکلنا شروع ہو جائے گی اور کل شام تک یہ کام مکمل بھی ہو جائے گا۔ اوور"...... شابو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس میز پر رکھ دیا۔

"کیا تم سردار کو چیلنج کرنا چاہتے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں اس کے علاوہ ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ اگر ہم ایکریمیز کا خاتمہ کرنا چاہیں تو ہمیں سارے قبیلے سے لڑنا پڑے گا اور ایسا ناممکن ہے۔ ہم چار افراد کب تک سینکڑوں نیزوں اور تیروں سے بچ سکیں گے اور اگر کچھ نہ کریں تو یہ لوگ واقعی ہیلی کاپٹر پر نکل جائیں گے اور ہم منہ دیکھتے رہ جائیں گے اس لئے اس مسئلے کا اب یہی حل ہے کہ ہم قبیلے کی سرداری جیت کر بڑے سردار کو ایک طرف کر دیں اور پھر ایکریمین کا خاتمہ کر دیں"...... عمران نے تفصّل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر سرداری جیتنا اتنا آسان ہوتا تو یہاں کوئی بھی ایک دو روز سے زیادہ سردار نہ رہ سکتا"...... جولیا نے کہا۔

"بہرحال مقابلہ تو کیا جاسکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم جوزف کو آگے کرو گے۔ یہ تو زیادتی ہے اگر جوزف ناکام رہا تو اسے ہلاک کر دیا جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"تمہیں جوزف کی صلاحیتوں کا علم نہیں ہے۔ اسے ویسے ہی پرنس کا خطاب نہیں ملا ہوا۔ مزید میں اسے سمجھا دوں گا"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کر دیئے۔

"لیں۔ جوزف بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"میرے کمرے میں آ جاؤ جوانا کو بھی ساتھ لے آنا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور جوزف اور جوانا دونوں کمرے میں داخل ہوئے۔

"بیٹھو"...... عمران نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سنو جوزف۔ ہمیں مشن مکمل کرنے کے لئے سردار کی سرداری کو چیلنج کرنا ہے تاکہ ہم سردار بن کر قبیلے والوں کو ایکریمیز کی حمایت سے ہٹا سکیں ورنہ دھات ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے گی اور پھر اسے حاصل کرنے کے لئے ہمیں ایکریمیا میں خجل وخوار ہونا پڑے گا۔ یہ چیلنج قبیلے کا کوئی فرد یا افریقی کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس میں تیار ہوں اور آپ دیکھیں گے کہ آپ کا غلام کس

طرح کامیاب ہوتا ہے"...... جوزف نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

"جوزف سوچ سمجھ کر فیصلہ کرو۔ یوں جوش میں بات کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ پہلے سن تو لو کہ مقابلہ کیا ہونا ہے اور کیسے ہونا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کچھ بھی ہو میں نے بہرحال مقابلہ جیتنا ہے۔ میں پہلے بھی کئی بار ایسے مقابلے جیت چکا ہوں۔ زیادہ سے زیادہ خطرناک مقابلے کالی چڑیا کو اڑتے ہوئے نشانہ بنانا یا کسی چیتے سے خالی ہاتھ لڑ کر اسے ہلاک کرنا یا بیک وقت دو نیزوں سے بھاگتے ہوئے آدمی کے دونوں کان اس طرح اڑا دینا کہ گال پر خراش تک نہ آئے وغیرہ ہیں"...... جوزف نے کہا۔

"پہلی دو شرطیں یہی بتائی گئی ہیں۔ کیا تم ایسا کر سکتے ہو۔ وہ کالی چڑیا یقیناً بے حد پھرتیلی ہوتی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے باس۔ سب سے بڑا مقابلہ یہی ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ کالی چڑیا واقعی بے حد پھرتیلی ہوتی ہے۔ یہ ایک دائرے میں اڑتی ہے لیکن مسلسل قلابازیاں کھاتی رہتی ہے۔ اسے اڑتے ہوئے شکار کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ میں نے بڑے بڑے نشانہ بازوں کو اس مقابلے میں ناکام ہوتے دیکھا ہے لیکن پرندوں کے وچ ڈاکٹر چاشائی نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ کالی چڑیا کی اڑان اور کالا گک چکر کا گھمانا ایک جیسا ہے۔ بس اس دن سے مجھے معلوم

ہو گیا کہ کالی چڑیا کا شکار کتنی آسانی سے کیا جا سکتا ہے''۔ جوزف نے کہا۔

''یہ کالاگ چکر کیا ہوتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ افریقہ کے وسطی جنگل میں رہنے والے ایک بڑے قبیلے مواگی کا قبائلی نشان ہے۔ یہ لکڑی کا کٹا ہوا ایک بڑا گول چکر ہوتا ہے جس پر مختلف پرندوں کی تصویریں بنی ہوتی ہیں۔ اس چکر کو جب چلایا جاتا ہے تو پرندوں کی تصویریں اس کے الٹی طرف کو چلتی ہیں۔ یہ چکر اگر دائیں سے بائیں چل رہا ہے تو پرندوں کی تصویریں بائیں سے دائیں چلیں گی اور اگر یہ چکر بائیں سے دائیں چل رہا ہے تو یہ تصویریں اس کے الٹ چلیں گی۔ اسی طرح کالی چڑیا اڑتی ہے اگر وہ دائیں سے بائیں جاتی محسوس ہو تو یکلخت گھوم کر الٹی اڑے گی۔ اس طرح یہ مسلسل ایسے ہی اڑتی ہے اس کا شکار کرنے کے لئے نیزے کو اس کی مخالف سمت مارا جاتا ہے''۔ جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اور وہ افریقی چیتا اس کا شکار کیسے ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''وہ کالی چڑیا کے شکار سے بھی آسان ہے باس۔ افریقی چیتا ہمیشہ انسان پر فوری اور بھر پور انداز میں حملہ کرتا ہے۔ یہ انسان کو دیکھ کر بھاگتا نہیں بلکہ اس پر فوری طور پر حملہ کر دیتا ہے لیکن جیسے ہی یہ حملہ کر کے تیزی سے ہٹے تو اسے تھپکی دو تو یہ اپنے ہی جوش میں اڑتا ہوا درخت یا کسی چٹان سے پوری قوت سے ٹکرا کر نیچے

گرے گا اور ہلاک ہو جائے گا''...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ سب کہنے کی باتیں ہیں اور سنو عمران کوئی اور منصوبہ بناؤ میں جوزف کی جان خطرے میں ڈالنے کی اجازت نہیں دے سکتی''...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

''ماسٹر ان ایکریمینز سے نمٹنے کی مجھے اجازت دیں''...... جوانا نے کہا۔

''نہیں جوزف یہ کام کر لے گا اور کوئی چارہ نہیں ہے اور مجھے یقین ہے کہ جوزف یہ کام کر سکتا ہے۔ یہ واقعی افریقہ کا پرنس ہے پھر وچ ڈاکٹر چاشائی کا اس کے سر پر ہاتھ ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار منہ بنا لیا۔

''تھینک یو باس آپ نے اپنے غلام پر اعتماد کر کے اس کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے''...... جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

واگو پہاڑیوں میں ایک بڑی سی چٹان پر ایک خیمہ لگا ہوا تھا۔ خیمے میں ڈیانا کے ساتھ کرسٹی موجود تھی جبکہ چارلس اور جیمز مشین گنیں لئے پہرا دے رہے تھے جبکہ ڈاکٹر ہنری اپنے ساتھیوں سمیت جدید ترین مشینری کے ذریعے کلاسیم دھات واگو پہاڑیوں کی گہرائیوں سے نکالنے میں مصروف تھے۔ انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ دھات کہاں اور کس حالت میں موجود ہے۔ اب وہ اسے باہر نکالنے کے ٹاسک پر کام کر رہے تھے چونکہ ان کے پاس جدید ترین مشینری تھی جو ڈیول گروپ کے افراد لے کر آئے تھے۔ جنہیں ہلاک کر کے اس مشینری پر ڈیانا گروپ نے قبضہ کر لیا تھا۔

"تمہارا کیا خیال ہے ڈیانا ہم کب تک فارغ ہو جائیں گے"...... کرسٹی نے کہا۔

"ڈاکٹر ہنری کے بیان کے مطابق کل رات تک"...... ڈیانا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹو کو اونچی آواز میں پکارا

جو باہر ہی موجود تھا۔ چند لمحوں بعد کوٹو اندر داخل ہوا۔

"کوٹو۔ ہمارے لئے ہاٹ کافی تو بنا لاؤ"...... ڈیانا نے کہا۔

"یس میڈم۔ لیکن تھوڑی دیر لگے گی کیونکہ کافی کے لئے مجھے کچھ دور جانا ہو گا"...... کوٹو نے کہا اور خیمے سے باہر نکل گیا۔

"یہاں کہاں سے وہ کافی لے آئے گا"...... کرسٹی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ابھی دو گھنٹے پہلے تم نے جو مشروب پیا ہے وہ افریقی کافی ہی تو تھی۔ یہاں یہ خودرو پیدا ہوتی ہے۔ یورپین کافی سے مختلف لیکن زیادہ اچھا ٹیسٹ ہوتا ہے اس کا"...... ڈیانا نے جواب دیا اور کرسٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کوٹو بھاگتا ہوا خیمے میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر وحشت کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ اس طرح ہانپ رہا تھا جیسے دور سے بھاگتا ہوا آیا ہو۔

"کیا ہوا کوٹو"...... ڈیانا نے چونک کر پوچھا۔

"میڈم۔ سردار کی سرداری کو چیلنج کر دیا گیا ہے اور ہماری روایات کے مطابق کل شام تک اس چیلنج کا نتیجہ سامنے آ جائے گا"...... کوٹو نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں سردار کی سرداری کو کیسے چیلنج کیا جا سکتا ہے اور کس نے ایسا کیا ہے اور کیوں کیا ہے"...... ڈیانا نے کہا۔

"یہ افریقی قبائل کی صدیوں پرانی روایت ہے کہ سردار قبیلے کا

سب سے بہادر آدمی ہوتا ہے اگر اس سے زیادہ بہادر آدمی سامنے آ
جائے اور وہ سردار کو شکست دے دے تو پھر وہی قبیلے کا سردار بن
جاتا ہے اور پورا قبیلہ اس کا حکم ماننے کا پابند ہوتا ہے۔ بڑے سردار
کو چیلنج ایک افریقی حبشی نے کیا ہے جس کا نام جوزف بتایا گیا
ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ تین مرد اور ایک عورت قبیلے میں داخل ہوئے
ان میں شامل افریقی نے با آواز بلند بڑے سردار کو چیلنج کر دیا ہے۔
جسے بڑے سردار کو قبول کرنا پڑا ہے اور بڑے پجاری کو بھی۔ چنانچہ
اب دو گھنٹوں کے بعد یہ مقابلہ منعقد ہو گا''...... کوٹو نے کہا۔

''چار افراد کا گروپ ایک عورت تین مرد۔ اوہ یہ وہی پاکیشیائی
ایجنٹ تو نہیں ہیں''...... ڈیانا نے کہا۔

''ایک ایکریمین مرد ہے ایک یورپی عورت ہے ایک افریقی حبشی
اور ایک ایکریمین حبشی ہے اور وہ اس وقت بڑے سردار کے مکان
میں موجود ہیں کیونکہ چیلنج کرنے والا اس قدر حق رکھتا ہے کہ سردار
کے مہمان خانے میں بیٹھ سکے''...... کوٹو نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

''کیا ہم وہاں جا کر یہ مقابلہ دیکھ سکتے ہیں''...... ڈیانا نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں نہیں لیکن اگر وہ افریقی جیت گیا تو پھر ہو سکتا ہے
کہ وہ قبیلے کو آپ کے خلاف اکسا دے''...... کوٹو نے کہا تو ڈیانا
بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

''اوہ۔ اوہ اب میں سمجھ گئی کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے''...... ڈیانا

نے کہا۔

''کیا ہو رہا ہے۔ کچھ بتاؤ تو سہی''...... کرسٹی نے کہا۔

''کوٹو تم جا کر معلوم کرو کہ سردار سے ہماری ملاقات کہاں ہو
سکتی ہے۔ ہم اس کا ساتھ کھل کر دیں گے اس گروپ کو کسی صورت
کامیاب نہ ہونے دیں گے''...... ڈیانا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں''...... کوٹو نے کہا اور مڑ کر
خیمے سے باہر چلا گیا۔

''مجھے تو بتاؤ تم کیا سمجھی ہو''...... کرسٹی نے کہا۔

''چارلس اور جیمز کو بلاؤ جلدی۔ ہمیں فوراً کچھ نہ کچھ کرنا ہو گا
ورنہ سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ ہمیں بھی مار دیا جائے گا اور دھات
بھی پاکیشیا پہنچ جائے گی''...... ڈیانا نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو
کرسٹی سر ہلاتی ہوئی تیزی سے خیمے سے باہر چلی گئی تو ڈیانا واپس
فرش پر بچھی ہوئی کھال پر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر تفکر کے
گہرے تاثرات تھے۔ تھوڑی دیر بعد چارلس، جیمز اور کرسٹی تینوں
خیمے میں داخل ہوئے۔

''کیا ہوا میڈم''...... چارلس نے پریشان سے لہجے میں کہا
تو ڈیانا نے کوٹو کی بتائی ہوئی تمام باتیں دوہرا دیں۔

''اس سے آپ کیوں پریشان ہیں۔ یہ قبیلے کا مسئلہ ہے خود ہی
اسے حل کرتے پھریں گے''...... چارلس نے کہا۔

''یہ گروپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہے جس کا سربراہ عمران

ہے۔ جسے دنیا کا سب سے خطرناک ایجنٹ کہا جاتا ہے اور جہاں
تک میں سمجھتی ہوں یہ ہمارے خلاف بہت گہری سازش ہے اور
ہمیں اس سازش کا توڑ کرنا ہے“...... ڈیانا نے کہا۔

”کیسی سازش میڈم“...... اس بار جیمز نے کہا۔

”سنو۔ ہمارا معاہدہ قبیلے کے بڑے سردار سے ہوا ہے۔ ہم نے
اسے کیش رقم بھی دی ہے اور بہت بڑی رقم دینے کا وعدہ بھی کیا
ہے اس لئے پچاس افراد یہاں پہرے کے لئے موجود ہیں۔ ہمارا
منصوبہ یہ ہے کہ ہم ایکریمیا سے گن شپ اور ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر
منگوا کر اس دھات سمیت یہاں سے نکل جائیں گے اور اگر کسی
نے ہمیں روکنے کی کوشش کی تو اسے ہلاک کر دیا جائے گا“۔ ڈیانا
نے کہا۔

”لیکن ڈیانا۔ ایکریمیا تو یہاں سے بہت دور ہے۔ ہیلی کاپٹر
اتنی جلدی یہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں“...... کرسٹی نے کہا۔

”ایکریمیا کے بحری اور فضائی اڈے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے
ہیں اور یہاں سے قریب بھی اڈہ ہے جہاں ہم پہلے بڑے پجاری
کو لے گئے تھے۔ وہاں سے ہیلی کاپٹر آ جائیں گے۔ بات طے ہو
چکی ہے بس ہمارے کال کرنے کی دیر ہے دس منٹ کے اندر
یہاں ہیلی کاپٹر پہنچ جائیں گے۔ ہمارا منصوبہ کامیاب ہو رہا تھا۔ کل
شام تک مشن مکمل کر کے ہم یہاں سے نکل جاتے لیکن اب شاید
ایسا نہ ہو سکے اگر تو عمران اور اس کے ساتھی یہ مقابلہ جیتنے میں

کامیاب ہو گئے تو قبیلہ ان کے تحت ہو جائے گا اور پھر قبیلہ
ہمارے خلاف اٹھ کھڑا ہو گا۔ پورے قبیلے کو جس میں ہزاروں
عورتیں، بچے، بوڑھے اور مرد شامل ہیں اگر ہلاک کر دیا گیا تو
ایکریمیا بین الاقوامی عتاب کا شکار ہو جائے گا اور پھر ہمیں کوئی
موت کی سزا سے نہ بچا سکے گا اور اگر وہ ناکام رہے تو پھر وہ کوئی
اور منصوبہ بندی کر لیں گے اس لئے میرا خیال ہے کہ جیسے ہم نے
ڈیول گروپ کا خاتمہ کیا ہے اس گروپ کا بھی خاتمہ کر دیا جائے۔
اس لئے میں سردار سے ملنا چاہتی ہوں اور اس کی مدد کرنا چاہتی
ہوں“...... ڈیانا نے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے۔ یہ واقعی ہمارے خلاف بہت بڑی
سازش ہے لیکن آپ ان کا خاتمہ کیسے کریں گی۔ چیلنج کے بعد یہ
قبیلہ اپنی روایات پر عمل کرے گا۔ روایات سے ہٹ کر کوئی کچھ نہیں
کرے گا اس لئے مجبوری ہے کہ مقابلہ تو سردار کو ہی کرنا ہو گا۔ ہم
اسے کیسے کامیاب کرا سکتے“...... چارلس نے کہا اور پھر اس سے
پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کوٹو خیمے میں داخل ہوا۔

”ہاں کیا ہوا کوٹو“...... ڈیانا نے کوٹو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”وہ آپ سے ملاقات کے لئے تیار ہے لیکن اکیلی آپ ہی
آئیے میں لے چلتا ہوں۔ یہاں سے قریب ہی ایک مکان میں وہ
موجود ہے اور نہ صرف وہ بلکہ بڑا پجاری اور چاروں چھوٹے سردار
بھی وہیں موجود ہیں اور اس مقابلے کے سلسلے میں ہی بات چیت

ہو رہی ہے''...... کوٹو نے کہا۔

''تم سب یہیں رکو میں بات کر کے آتی ہوں''...... ڈیانا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر کوٹو کی رہنمائی میں ڈیانا اس مکان میں پہنچ گئی جہاں بڑا سردار، بڑا پجاری اور چاروں چھوٹے سردار موجود تھے۔

''آپ کیوں مجھ سے ملنا چاہتی تھیں''...... بڑے سردار نے ڈیانا نے کہا۔

''یہ لوگ جنہوں نے آپ کو چیلنج کیا ہے ان کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور انہوں نے میک اپ کر رکھا ہے میں چاہتی ہوں کہ آپ کی مدد کروں جس مکان میں یہ موجود ہیں وہاں زہریلی گیس فائر کر کے انہیں ہلاک کر دیا جائے''...... ڈیانا نے کہا۔

''چیلنج کے اعلان کے بعد اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ اب مقابلہ تو لازمی ہو گا ورنہ پورا قبیلہ ہمارے خلاف ہو جائے گا۔ ہم روایات پر سختی سے عمل کرتے ہیں۔ بہرحال آپ فکر مت کریں یہ چیلنج کوئی انسان پورا نہیں کر سکتا۔ جب یہ مقابلہ ہار جائیں گے تو ہم انہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیں گے''...... بڑے سردار نے کہا۔

''کیا چیلنج ہے۔ کیا آپ دونوں کی کشتی ہو گی۔ کیا ہو گا''...... ڈیانا نے پوچھا تو بڑے سردار نے اسے مقابلے کی تفصیل بتا دی۔

''کیا اس کالی چڑیا کی کوئی خاص خوبی ہے کہ اسے مقابلے میں شامل کیا گیا ہے''...... ڈیانا نے کہا۔

''ہاں۔ اس چڑیا پر جو باز سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت کرتی ہے اور انتہائی پھرتیلی ہے نظریں نہیں ٹک سکتیں۔ اسے نیزہ لگ ہی نہیں سکتا۔ پھر خوفناک افریقی چیتا وہ تو پلک جھپکنے میں مقابل کو چیر پھاڑ کر رکھ دے گا''...... بڑے سردار نے کہا۔

''مطلب یہ کہ مقابلہ جیتا جانا ناممکن ہے''...... ڈیانا نے کہا۔

''ہاں یہ درست ہے۔ آج تک جتنے بھی مقابلے ہوئے ہیں کوئی بھی آج تک کامیاب نہیں ہو سکا''...... بڑے سردار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ عام افریقی نہیں ہے انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ لازماً انہوں نے یہ قدم سوچ سمجھ کر اٹھایا ہو گا۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ ہم کسی طرح ان کا مقابلے سے پہلے ہی خاتمہ کر دیں''...... ڈیانا نے کہا۔

''نہیں۔ چیلنج کے بعد اگر انہیں غیر طبعی موت آئی تو پورا قبیلہ ہمارے خلاف اٹھ کھڑا ہو گا کیونکہ یہ ہماری صدیوں کی روایات کے خلاف ہے۔اس لئے تم ایسا کچھ نہ سوچو البتہ تم چاہو تو یہ مقابلہ دیکھ سکتی ہو''...... بڑے سردار نے کہا۔

''تمہیں چیلنج اس افریقی حبشی نے کیا ہے اسے ہم ہلاک نہیں کریں گے البتہ اس کے باقی ساتھیوں کو تو ہم ہلاک کر سکتے ہیں۔ ان کی ہلاکت کے بعد یہ افریقی حبشی بھی کامیاب نہ ہو سکے گا اس پر تو کسی کو کوئی اعتراض نہ ہو گا''...... ڈیانا نے کہا۔

"ہاں ایسا ہو تو سکتا ہے لیکن اس میں بھی ایک مسئلہ ہے کہ اگر ان کی ہلاکت قبیلے کے اندر ہوئی تو اس سے یہ مطلب لیا جائے گا کہ چیلنج کرنے والے کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے اسے خوفزدہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ البتہ قبیلے کی حدود سے دور ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے اور پھر ان کی لاشیں لاکر اس میدان میں رکھ دی جائیں گی تو وہ چیلنج میں کامیاب نہ ہو سکے گا"...... بڑے سردار نے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو سردار کیا تم مقابلے سے خوفزدہ ہو"۔ بڑے پجاری نے کہا۔

"میں خوفزدہ نہیں ہوں بلکہ میں چاہتا ہوں کہ دھات ڈیانا اور اس کے ساتھیوں کو مل جائے تاکہ ہمیں معاہدے کے مطابق بھاری رقم مل سکے"...... بڑے سردار نے کہا۔

"بڑے سردار ایک اور بات پر تم نے غور نہیں کیا"...... ایک چھوٹے سردار نے کہا۔

"وہ کیا"...... بڑے سردار نے چونک کر کہا۔

"مقابلہ کل ہے اور اگر آج مقابلہ کرنے والے کے ساتھیوں کی لاشیں قبیلے والوں کے سامنے آئیں اور مقابلہ کرنے والا افریقی بھی بے ہوش پڑا ہوا ملا تو معاملات خراب ہو سکتے ہیں۔ معلوم ہے نا کہ کل اردگرد کے قبیلوں کے سردار بھی اس مقابلے کو دیکھنے کے لئے آئیں گے"...... اس چھوٹے سردار نے کہا۔

"پھر ایسا ہے کہ ہم آج انہیں کچھ نہیں کہتے البتہ مقابلے سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے ہم انہیں بے ہوش کر کے لے جائیں گے اور پھر انہیں دور لے جا کر ہلاک کر کے ان کی لاشیں پہاڑیوں میں ڈال دیں گے اس افریقی سمیت۔ اس طرح جب وہ سامنے ہی نہ آئے گا تو مقابلہ بھی نہیں ہو گا اور تمہیں کامیاب قرار دے دیا جائے گا اس کے بعد جب دھات مل جائے گی تو پھر ہمارے تمہارے درمیان ہونے والے معاہدے کے مطابق سب کچھ طے کر لیں گے"...... ڈیانا نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ کل مقابلے سے پہلے تک انہیں قبیلے والوں کے سامنے رہنا چاہئے پھر وہ اچانک غائب ہو جائیں گے تو قبیلے والے یہی سمجھیں گے کہ وہ مقابلے سے ڈر کر فرار ہو گئے ہیں۔ مقابلے سے دو گھنٹے پہلے انہیں بے ہوش کر کے لے جانا۔ میں تمام انتظامات کر دوں گا"...... بڑے سردار نے کہا۔

"تو پھر یہ طے ہو گیا"...... ڈیانا نے کہا۔

"ہاں طے ہو گیا"...... بڑے سردار نے کہا تو ڈیانا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور بیرونی راستے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے دل میں خوشی کی لہریں دوڑ رہی تھیں کیونکہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی ہلاک کرنے کی مکمل پلاننگ کر لی تھی اور دھات بھی انہیں ہی ملنے والی تھی۔

عمران کے ذہن پر چھائے ہوئے اندھیرے میں روشنی کی کرن نمودار ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات کسی فلم کے مناظر کی طرح گھومتے چلے گئے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت بڑے سردار کے مہمان خانے میں موجود تھا۔ وہ چیلنج کرنے کے بعد مقامی روایات کے مطابق مہمان خانے میں رہ رہے تھے۔ عمران نے شابو کے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی تھی کہ اگر ڈاکٹر ہنری اور اس کے ساتھی دھات نکال لیں اور ڈیانا ہیلی کاپٹر کو کال کر لے تو وہ ٹرانسمیٹر پر فوراً انہیں اطلاع دے۔ عمران کا پروگرام تھا کہ جب جوزف چیلنج پر کام کرے گا تو تمام قبیلہ اس میں مصروف ہو جائے گا اس وقت ڈیانا اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے لیکن اصل مسئلہ کلاسیم دھات کے حصول کا تھا چنانچہ یہ طے ہوا کہ شابو انہیں اس بارے میں اطلاع دے گا۔ عمران کے

ذہن میں یکے بعد دیگرے مناظر گھومتے چلے جا رہے تھے۔ پھر وہ دن آ گیا جب شام کو بڑے سردار اور جوزف کا مقابلہ طے تھا لیکن شابو نے ابھی تک کال نہ کی تھی اور عمران اسے اس لئے خود کال نہ کر رہا تھا کہ اسے معلوم نہ تھا کہ شابو کہاں اور کس پوزیشن میں ہے۔ ٹرانسمیٹر کی سیٹی ڈیانا اور اس کے ساتھیوں کو چونکا بھی سکتی تھی اس طرح شابو کی زندگی بھی خطرے میں پڑ سکتی تھی۔ اس لئے عمران اپنے ساتھیوں سمیت شابو کی کال کے انتظار میں تھا کہ اچانک عمران کو نامانوس سی بو محسوس ہوئی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کا ذہن اس بارے میں کچھ سمجھتا اس کے ذہن پر گہرا اندھیرا پھیلتا چلا گیا اور اب اس کی آنکھ کھلی تھی۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی اسے معلوم ہو گیا کہ وہ اس وقت پہاڑیوں کی سائیڈ میں موجود پہاڑی جنگل میں بنے ہوئے چھپر میں زمین پر موجود ہے۔ اس کے ساتھی جولیا، جوزف اور جوانا اس کے دائیں بائیں فرش پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ انہیں کسی گیس سے بے ہوش کر کے قبیلے کے مکان سے نکال کر یہاں لایا گیا ہے اور اسے اپنی مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے جلدی ہوش آ گیا ہے جبکہ اس کے ساتھی بدستور بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اسی لمحے اسے چھپر کے باہر سے کسی کے بولنے کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے لیکن دبے پاؤں آگے بڑھا اور چھپر کے بیرونی دروازے نما

خلاء کے قریب پہنچ کر سائیڈ کی دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ کوئی عورت بول رہی تھی۔ آواز ہلکی تھی کیونکہ عورت چھپر سے کچھ فاصلے پر تھی۔

"جلدی کرو ہم نے مقابلے کے وقت سے پہلے نکلنا ہے"۔ اس عورت کی آواز سنائی دی لہجہ تحکمانہ تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ عورت اپنے ماتحتوں کو حکم دے رہی ہے۔

"میڈم۔ اب صرف ہیلی کاپٹر کا انتظار ہے اور پھر ہم نے نکل جانا ہے باقی ہم تیار ہیں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی لہجہ قدرے مؤدبانہ تھا۔

"وہ ابھی پہنچنے والا ہے۔ ڈاکٹر ہنری کلاسیم دھات کے چاروں بیگ آپ نے خود ہیلی کاپٹر میں اس طرح رکھنے ہیں کہ ایک ذرہ بھی ضائع نہ ہو"...... میڈم کی آواز سنائی دی۔

"وہ محفوظ ہیں میڈم۔ آپ بے فکر رہیں۔ ایکریمیا کو اس دھات کی صورت میں اس صدی کی سب سے بڑی خوشخبری ملے گی"...... ایک مرد نے جواب دیا۔

"میڈم۔ یہ جو افراد اندر بے ہوش پڑے ہیں انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں پہاڑیوں میں پھینکنی تھیں۔ کیوں نہ ہیلی کاپٹر آنے سے پہلے یہ کام کر لیا جائے"...... ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"انہیں بھی ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہی گہرائیوں میں پھینکا جائے گا ورنہ فوراً ہی ان کی لاشوں کو کھانے کے لئے آسمان پر گدھوں کا

جمگھٹا اکٹھا ہو جائے گا اور قبیلے والے چونک پڑیں گے ہمارے جانے کے بعد وہ جو چاہیں کرتے رہیں"...... میڈم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میڈم ڈیانا۔ آپ واقعی بے حد سمجھدار ہیں اس لئے آپ بہت دور کی بات سوچتی ہیں"...... ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ہنری ہماری ٹریننگ ہی ایسی کی جاتی ہے کہ ہمیں بیک وقت چومکھی لڑائی لڑنا پڑتی ہے"...... ڈیانا نے جواب دیا۔

"ان کو گولی تو مار دیں میڈم ڈیانا"...... ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرسٹی کیوں پریشان ہو رہی ہو۔ یہ گیس سے بے ہوش ہیں اور ابھی انہیں پانچ چھ گھنٹے مزید خود بخود ہوش نہیں آ سکتا۔ یہاں گولیاں چلیں تو آواز پہاڑیوں میں گونجے گی اور قبیلے والے ہوشیار ہو جائیں گے"...... ڈیانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے پہلے انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگانے کا کہا تھا کیونکہ یہ تربیت یافتہ لوگ ہیں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"وہ تو اس لئے کہا تھا کہ اگر ہم کل انہیں بے ہوش کر کے یہاں لاتے۔ اتنے وقت کے لئے تو گیس ہی کافی ہے"...... ڈیانا نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر آ رہا ہے میڈم"...... اچانک ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ جیسے ہی یہ یہاں اترے تم نے سب سے پہلے دھات کے بیگز اس میں رکھنے ہیں"...... ڈیانا نے کہا اور پھر ہیلی کاپٹر کی مخصوص آواز بھی دور سے قریب آتی سنائی دینے لگی۔

"کرسٹی۔ مشین پسٹل مجھے دو میں ان پاکیشیائیوں کا اپنے ہاتھ سے خاتمہ کرنا چاہتی ہوں۔ تم سب نے بھی ڈاکٹر ہنری اور اس کے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر میں سوار ہونا ہے"...... ڈیانا کی آواز سنائی دی۔

"لیکن آپ تو کہہ رہی تھیں کہ ان کی لاشیں ہیلی کاپٹر سے پہاڑیوں میں پھینکنی ہیں"...... دوسری عورت کرسٹی نے کہا۔

"میں نے سوچا ہے کہ خواہ مخواہ ہم اپنا وقت کیوں ضائع کریں ہمارے جانے کے بعد لاشیں یہاں سے ملیں یا پہاڑیوں سے کیا فرق پڑتا ہے"...... ڈیانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ لیں مشین پسٹل"...... کرسٹی نے کہا۔ ہیلی کاپٹر اب سر پر پہنچ چکا تھا اور چھپر سے باہر ایسا ہلکا سا شور سنائی دے رہا تھا جیسے گاڑی آنے پر پلیٹ فارم پر مسافروں کا ہلکا ہلکا شور سنائی دیتا ہے۔ عمران کے ساتھی ویسے ہی بے ہوش پڑے تھے۔ عمران کو معلوم تھا کہ ڈیانا بلیک سٹار ایجنسی کی سپر ایجنٹ ہے اس لئے ہر لحاظ سے تربیت یافتہ ہو گی لیکن عمران کو اس پر ایک برتری حاصل تھی کہ عمران ہوش میں آ چکا تھا جبکہ ڈیانا مشین پسٹل لئے مطمئن انداز میں اندر آ رہی ہو گی کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اندر سب بے

ہوش پڑے تھے اور عمران کو یہ بھی معلوم تھا کہ اگر ڈیانا کے منہ سے چیخ نکلی تو اس کے سب ساتھی اسی طرف بھاگ پڑیں گے اور اس صورت میں جبکہ اس کے ساتھی بے ہوش پڑے تھے ان میں سے کسی کی بھی جان فائرنگ سے جا سکتی تھی اس لئے عمران ہر لحاظ سے چوکنا ہو گیا اور پھر تیز تیز قدموں کی آواز خلاء کے قریب سنائی دی اور چند لمحوں بعد ایک چھریرے جسم کی نوجوان لڑکی تیزی سے اندر داخل ہوئی اس کے ایک ہاتھ میں مشین پسٹل تھا۔ عمران جو دیوار سے پشت لگائے بے حس و حرکت کھڑا تھا یکلخت کسی بھوکے شاہین کی طرح اس پر جھپٹا۔

اس کا ایک ہاتھ ڈیانا کے اس ہاتھ پر پڑا جس میں مشین پسٹل موجود جبکہ دوسرا ہاتھ اس کی پشت سے گھوم کر اس کے منہ پر جم گیا۔ ڈیانا نے لاشعوری طور پر بجلی کی سی تیزی سے عمران کی پسلیوں میں کہنی مارنے کی کوشش کی لیکن عمران کو پہلے سے ہی معلوم تھا کہ اگر یہ کہنی اسے لگ گئی تو خاصا نقصان کر سکتی ہے اس لئے اس نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہی ایک زور دار جھٹکے سے اپنے ہاتھ کو اپنی طرف کھینچا اور اس کے ساتھ ہی ڈیانا کا اکڑا ہوا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ عمران کو کہنی کی ضرب لگی ضرور لیکن اس میں شدت نہ تھی اور ڈیانا گردن میں بل آ جانے کی وجہ سے فوری طور پر بے ہوش ہو گئی تھی۔ عمران نے تیزی سے اسے ایک طرف ڈال دیا اور پھر مشین پسٹل لئے وہ چھپر سے باہر آیا تو اسے کچھ فاصلے پر ایک بڑا

ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آیا۔ اس کے پر چل رہے تھے۔ کچھ لوگ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو چکے تھے۔ جبکہ دو آدمی اور ایک عورت ہیلی کاپٹر کی دوسری سائیڈ پر پہنچ گئے تھے جہاں سے پائلٹ سوار ہوتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ پائلٹ والا دروازہ بند تھا اور اندر بیٹھا پائلٹ دکھائی دے رہا تھا۔ وہ مڑ کر عقبی طرف دیکھ رہا تھا یقیناً وہ ہیلی کاپٹر میں سوار ہونے والوں کو دیکھ رہا تھا۔

عمران تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف لپکا اور اس نے ہلکا سا جمپ لگا کر دروازے کی سائیڈ میں لگے ہوئے راڈ کو پکڑا اور ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔ پائلٹ نے تیزی سے گردن گھمائی اس کا ہیلمٹ اس کے سر پر موجود نہ تھا بلکہ سامنے رکھا ہوا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا یا کچھ کرتا عمران نے اسے گردن سے پکڑا اور دوسرے لمحے ایک زور دار جھٹکے سے اس نے دبلے پتلے پائلٹ کو کھینچ کر باہر زمین پر پھینک دیا اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ گونجی اور زمین پر گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا پائلٹ گولیاں کھا کر بری طرح پھڑکنے لگا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا تو ہیلی کاپٹر میں اس وقت پانچ مرد موجود تھے وہ عمران کو دیکھ کر تیزی سے اٹھنے لگے۔

''کک۔ کک کون ہو تم۔ کون ہو''...... ایک کے منہ سے چیختی ہوئی سی آواز نکلی لیکن اس سے پہلے کہ بولنے والا کا فقرہ مکمل ہوتا۔ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور گولیوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ساتھ ہیلی

کاپٹر انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران سیٹوں کے درمیان دوڑتا ہوا مین دروازے کی طرف بڑھا تو اس نے ایک عورت کو چیختے ہوئے واپس مڑ کر سیڑھیاں اترتے دیکھا جب کہ ایک مرد ابھی نیچے موجود تھا۔ عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور اس بار وہ عورت گولیاں کھا کر اوپر سے نیچے اس طرح جا گری جیسے چھت سے چپکی ہوئی چھپکلی فرش پر آ گرتی ہے جبکہ دوسرا آدمی بھی گولیاں کھا کر وہیں زمین پر پڑا تڑپ رہا تھا۔ عمران نے سیڑھیاں اترنے کی بجائے وہیں سے نیچے چھلانگ لگا دی۔ اسے زخمیوں کی پرواہ نہ تھی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ دل میں اتر جانے والی گولیاں انہیں زیادہ دیر پھڑکنے بھی نہ دیں گی۔ عمران اب جلد از جلد اپنے ساتھیوں سمیت یہاں سے نکلنا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کلاسیم دھات کے چار بیگ ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں موجود ہیں۔ عمران دوڑتا ہوا چھپر میں واپس آیا تو اس نے ایک نظر سائیڈ پر پڑی ہوئی ڈیانا کو دیکھا وہ سانس رک جانے کی وجہ سے ہلاک ہو چکی تھی۔ عمران تیزی سے جولیا کی طرف بڑھا اور اس نے جھک کر اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے چند لمحوں بعد جولیا کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹا دیئے۔

''ہوش میں آ جاؤ جولیا ہم خطرے میں ہیں''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو جولیا ایک جھٹکا کھا کر اٹھ بیٹھی جبکہ عمران دوسری

طرف موجود جوانا کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ہوش میں آ چکے تھے۔ عمران نے انہیں مختصر طور پر صورت حال بتائی اور پھر جوزف اور جوانا نے مل کر ہیلی کاپٹر میں موجود لاشوں کو اٹھا کر باہر پھینک دیا۔ عمران پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ سامنے پڑا ہوا ہیلمٹ سر پر چڑھا کر اس نے انجن آن کر دیا اور پھر چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ عمران کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی تھی کیونکہ ایک لحاظ سے اس نے کلاسیم دھات بلیک سٹار کے سپر ایجنٹوں کے جبڑوں سے واپس کھینچ لی تھی۔

''یہ تو ایکریمین فوجی ہیلی کاپٹر ہے۔ اب تم اسے کہاں جاؤ گے''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہم نے فوری طور پر نگولا کے دارالحکومت کاشا پہنچنا ہے۔ جہاں کلاسیم دھات کے بیگ پاکیشیائی سفارت خانے کے حوالے کئے جائیں گے۔ تاکہ وہ سفارتی ذرائع سے بغیر کسی رکاوٹ کے پاکیشیا پہنچ جائیں اس کے بعد ہم فارغ ہوں گے۔ میک اپ کر کے دو گروپس کی صورت میں ہم پاکیشیا واپس پہنچ جائیں گے''...... عمران جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر تمہیں بروقت ہوش نہ آتا تو ہم اس بار یقینی طور پر مارے گئے تھے''...... جولیا نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

''ہم مسلمان ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ موت کا ایک دن معین ہے اس لئے اس بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

جب موت کا وقت آ جائے گا تو کوئی اسے نہیں روک سکے گا اور جب تک وقت نہیں آئے گا موت از خود ہماری زندگی کی حفاظت کرے گی''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''باس۔ آپ نے مجھے مقابلہ نہیں کرنے دیا ورنہ میں اس قبیلے کا سردار بن جاتا''...... خاموش بیٹھے جوزف نے اچانک کہا۔

''میں تمہیں شیطان کی پوجا کرنے والے قبیلے کا سردار کیسے بننے دے سکتا تھا''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

چیف آف بلیک سٹار ایجنسی کرنل ڈیوڈ اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ اس کے چہرے پر اطمینان، سکون اور کامیابی کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے اطلاع مل چکی تھی کہ ایکریمین نیوی کا ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر افریقی ملک نگولا کے پہاڑی علاقے ہانگو بھیجا گیا ہے جبکہ ڈاکٹر ہنری ایکریمیا کیا پوری دنیا میں ماہر معدنیات سمجھا جاتا تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت واگو پہاڑیوں میں پہنچ کر وہاں موجود کلاسیم دھات نکالنے اور اسے محفوظ کرنے کے لئے اپنے کام میں مصروف تھا لیکن کافی دیر گزر جانے کے باوجود ڈیانا کا فون نہیں آیا تھا اور اسے بڑی بے چینی سے ڈیانا کے فون کا انتظار تھا اسے معلوم تھا کہ ڈیانا اپنی عادت کے مطابق تمام معاملات سمیٹ لینے کے بعد فون کرے گی اور پھر نجانے کتنی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل ڈیوڈ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''نیوی کمانڈر ولسن بات کرنا چاہتے ہیں باس''...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔ کیونکہ یہ اس ایکریمین بحری بیڑے کا کمانڈر تھا جو بحر روقیانوس میں موجود تھا اور جہاں سے ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر نگولا کے پہاڑی علاقے ہانگو میں واقع واگو پہاڑیوں میں ڈیانا اور اس کے ساتھیوں کو واپس لانے کے لئے بھیجا گیا تھا۔

''ہیلو کمانڈر ولسن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ قدرے مؤدبانہ تھا۔

''یس۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ فرمایئے''...... کرنل ڈیوڈ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''جو ہیلی کاپٹر آپ نے ہانگولا بھجوایا تھا وہ ہمیں کاشا میں ایک ویران جگہ کھڑا ملا ہے۔ اس کا پائلٹ بھی ارد گرد موجود نہیں ہے اور اہم بات یہ کہ ہیلی کاپٹر کے اندر بہت سے خون کے دھبے بھی دیکھے گئے ہیں''...... کمانڈر ولسن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

''یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ آپ کو کسی نے غلط رپورٹ دی ہے''...... کرنل ڈیوڈ نے قدرے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''پائلٹ نے ان پہاڑیوں پر پہنچ کر ہمیں اطلاع دی تھی کہ وہ

دو عورتوں اور چھ مردوں کو لے کر تھوڑی دیر بعد واپس پہنچ جائے گا لیکن پھر کوشش کے باوجود اس سے رابطہ نہ ہو سکا اور پھر کافی دیر کے بعد یہ ہیلی کاپٹر خالی کھڑا مل گیا۔ آپ معلوم کریں کہ کیا ہوا ہے اور ہمارا ہیلی کاپٹر پائلٹ کہاں ہے"...... کمانڈر ولسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں کہ اصل حقیقت کیا ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے رابطہ ختم کر دیا اور پھر ٹون آنے پر ایک بٹن پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس نے ڈیانا کے سیل فون کے نمبر پریس کئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ڈیانا کے پاس سیٹلائٹ سیل فون ہے۔ دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے فون اٹنڈ نہ کیا تو اس کے چہرے کا رنگ بدلنے لگ گیا۔ اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں موجود سپیشل کارڈ لیس فون نکال کر اسے آن کیا اور پھر اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس کوٹو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک قدرے لرزتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ یہ کوٹو تھا جو بطور گائیڈ اور ڈرائیور ڈیانا اور اس کے گروپ کے ساتھ اٹیچ تھا۔ کرنل ڈیوڈ نے اسے نگولا میں بلیک سٹار ایجنسی کے مقامی ایجنٹ کے طور پر سیلکٹ کر لیا تھا تاکہ وہاں آنے والے بلیک سٹار ایجنسی کے ایجنٹوں کی یہ ہر طرح سے مدد کر سکے اور رابطے کے لئے کرنل ڈیوڈ

نے اسے یہ سپیشل فون دیا تھا۔ تاکہ وہ کسی بھی وقت اس سپیشل فون پر رابطہ کر کے بلیک سٹار ایجنسی کے ایجنٹوں کے بارے میں حقیقی رپورٹ لے سکے۔ کرنل ڈیوڈ نے اب اسے فون اس لئے کیا تھا تاکہ وہ اصل حقائق جان سکے۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ تم کہاں ہو اس وقت"...... کرنل ڈیوڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں کارے ڈور وادی میں موجود شیطان کے پجاری قبیلے میں موجود ہوں۔ مجھے تیز بخار ہے"...... کوٹو نے کہا۔

"ڈیانا اور اس کے ساتھی کہاں ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اس لئے تو مجھے بخار چڑھ گیا ہے کیونکہ جو کچھ میں نے دیکھا ہے وہ ناقابل برداشت ہے سر"...... کوٹو نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اس قدر تیز بخار ہے کہ تم اول فول بکنے پر اتر آئے ہو۔ کیا کہہ رہے ہو"...... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ میں اول فول نہیں بک رہا اصل حقائق بتا رہا ہوں۔ ڈیانا اور اس کے ساتھیوں نے ڈیول گروپ کو ہلاک کر دیا تھا۔ پھر انہوں نے بڑے سردار کے ساتھ معاہدہ کر لیا۔ پھر ماہر معدنیات ڈاکٹر ہنری اور ان کے ساتھی وہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے دھات تلاش کرنا شروع کر دی ادھر پاکیشیائی ایجنٹوں کا گروپ قبیلے میں پہنچ گیا اور انہوں نے بڑے سردار کو سرداری کے لئے چیلنج کر دیا

لیکن اس مقابلے سے پہلے ڈیانا اور اس کے ساتھی پاکیشیائی ایجنٹوں
کو کسی گیس سے بے ہوش کر کے اٹھا کر پہاڑیوں کے عقب میں
موجود چھوٹے سے پہاڑی جنگل میں لے گئے۔ وہاں ایک بڑا ہیلی
کاپٹر بھی پہنچ گیا اور ڈاکٹر ہنری اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ
میڈم ڈیانا اور اس کے ساتھیوں نے بھی اسی ہیلی کاپٹر پر واپس جانا
تھا۔ مجھے میڈم ڈیانا نے پہلے ہی رقم دے کر واپس بھجوا دیا تھا۔ میں
وہاں سے دور موجود تھا اور میرے سامنے ہیلی کاپٹر انہیں لے کر
واپس چلا گیا تو میں وہاں گیا جہاں پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں میڈم
ڈیانا اور اس کے ساتھی چھوڑ گئے تھے تاکہ میں انہیں ٹھکانے لگا
سکوں لیکن وہاں یہ دیکھ کر میں پاگل ہو گیا کہ وہاں پاکیشیائیوں کی
لاشوں کی بجائے میڈم ڈیانا ان کے ساتھیوں کرسٹی، چارلس، جیمز
اور ڈاکٹر ہنری اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ ہیلی کاپٹر کے
پائلٹ کی لاشیں پڑی تھیں اور اب بھی پڑی ہیں اور وہاں گدھیں
اکٹھی ہو رہی ہیں۔ اب آپ بتائیں میں کیا کروں۔ یہ سب دیکھ
کر مجھے بخار ہو گیا ہے''...... کوٹو نے رو دینے والے لہجے میں
مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو
گئے''...... کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیخ کر کہا۔

''آپ کسی کو بھیج کر کم از کم یہ لاشیں اٹھوا لیں ورنہ گدھیں نوچ
نوچ کر کھا جائیں گی''...... کوٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم

ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے لاشعوری طور پر کارڈلیس فون آف کر کے
میز پر رکھ دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے ویسے
ہی لاشعوری انداز میں رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل ڈیوڈ نے اسی لاشعوری انداز میں کہا۔ اس کا
ساکت چہرہ اور ایک جگہ ساکت آنکھیں بتا رہی تھیں کہ اس کا ذہن
ماؤف ہو گیا ہے اور اب وہ جو کچھ کر رہا ہے لاشعوری انداز میں کر
رہا ہے۔

''پاکیشیا سے علی عمران کی کال ہے ان کا کہنا ہے کہ اگر آپ
فون سن لیں گے تو فائدہ میں رہیں گے ورنہ اتنا بڑا نقصان ہو سکتا
ہے کہ جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے''...... دوسری طرف سے
فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''...... کرنل ڈیوڈ نے اسی طرح لاشعوری انداز میں
کہا۔

''ہیلو۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)
پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ تم کرنل ڈیوڈ ایکریمیا کی بلیک سٹار ایجنسی
کے چیف ہو اور تم نے کلاسیم دھات کے حصول اور ہمیں ہلاک
کرنے کے لئے اپنے سپر ایجنٹس کو واگو پہاڑیوں میں بھجوایا تھا
اب تک تمہیں اطلاع مل چکی ہوگی کہ بلیک سٹار ایجنسی کے سپر
گروپ ڈیانا اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں واگو پہاڑیوں کے عقبی
طرف ایک پہاڑی جنگل میں بنے ہوئے چھپر کے اندر اور باہر

پڑی ہیں۔ ان کے ساتھ ماہر معدنیات ڈاکٹر ہنری اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی موجود ہیں۔ جب کہ کلاسیم دھات پاکیشیا پہنچ چکی ہے۔ میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ اب اگر تم نے یا تمہاری ایجنسی نے پاکیشیا سے یہ دھات حاصل کرنے کے لئے کوئی حرکت کی تو پھر تم سمیت تمہاری ایجنسی کے تمام گروپس موت کے گھاٹ اتار دیئے جائیں گے۔ یہ بات یاد رکھنا۔ بائی بائی“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”میں تمہارے ٹکڑے کرا دوں گا۔ میں تمہیں زندہ زمین میں دفن کرا دوں گا“...... کرنل ڈیوڈ نے رسیور کریڈل پر پٹخ کر چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔

”تم زندہ نہیں رہ سکتے۔ تم نے ڈیانا کو ہلاک کر دیا۔ تمہیں بھی ہلاک ہونا پڑے گا“...... کرنل ڈیوڈ نے ایک ہاتھ سے سر کے بالوں کو نوچتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

”اب میں تمہیں بتاؤں گا کہ تمہاری کیا حقیقت ہے“...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... کرنل ڈیوڈ نے گلا پھاڑ کر چیختے ہوئے کہا۔

”چیف سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے“...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی اور کرنل ڈیوڈ کو یوں محسوس ہوا جیسے اسے انتہائی یخ پانی میں ڈبکیاں دی جا رہی ہوں۔

”یس۔ سر۔ یس سر۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں سر“...... کرنل

ڈیوڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ چیف سیکرٹری کے اختیارات ملک کے صدر سے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔

”کرنل ڈیوڈ۔ پاکیشیا سے علی عمران نے مجھے فون کر کے پوری تفصیل بتا دی ہے کہ تم اور تمہارا سپر گروپ کس طرح اس کے مقابل ناکام ہو گیا ہے اور وہ کلاسیم دھات کا پورا ذخیرہ پاکیشیا لے جانے میں کامیاب رہا ہے۔ اس ناکامی پر تمہیں انتہائی سخت سزا دی جا سکتی تھی لیکن تمہیں اس لئے وارننگ دی جاتی ہے کہ تمہارا مقابلہ عمران سے تھا اور یہ انسان نہیں عفریت ہے۔ کاش یہ شخص پاکیشیائی کی بجائے ایکریمین ہوتا جہاں تک دھات کا تعلق ہے تو ہم اب سفارتی سطح پر اس کا کچھ حصہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور سنو اب تم نے پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرنی یہ میرا حکم ہے“...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔

”چیف سیکرٹری صاحب کی بات سچ ہے۔ کاش تم ایکریمین ہوتے کاش ایسا ہوتا“...... کرنل ڈیوڈ نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے دونوں ہاتھ میز پر رکھ دیئے اور اپنا سر ان پر ٹکا دیا۔ جیسے وہ زندگی کی آخری بازی بھی ہار چکا ہو۔

ختم شد

عمران سیریز میں دلچسپ اور یادگار ناول

مکمل ناول

ٹوٹل زیرو

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

پاکیشیا کا انتہائی اہم سائنسی فارمولا جسے انتہائی حیرت انگیز انداز میں پاکیشیا سے اسرائیل لے جایا گیا۔ کیسے اور کیوں ——؟

ریڈ وولف ☆☆ یہودیوں کی ایسی بین الاقوامی تنظیم جسے درپردہ اسرائیل کی سرپرستی حاصل تھی۔

جینڈی ☆☆ ریڈ وولف کی سپر ایجنٹ جسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خوف سے خود ریڈ وولف نے ہلاک کرا دیا۔

کرنل ہارگ ☆☆ ریڈ وولف کا سپر چیف جس کا آفس اسرائیل میں تھا۔ اسی طرح وہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا تھا۔ مگر درحقیقت وہ محفوظ نہ تھا۔

وہ لمحہ ☆☆ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسرائیل جانا پڑا اور پھر وہ ریڈ وولف کے سپر چیف سے ٹکرا گئے۔ پھر کیا ہوا ——؟

وہ لمحہ ☆☆ جب خوفناک فائٹر سے جولیا کو فائٹ کرنی پڑی۔ اس فائٹ کا انجام کیا ہوا؟ (انتہائی دلچسپ، ایکشن اور سسپنس سے بھرپور ایک یادگار ناول)

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666